خطبات صدیقیہ

جلد ہفتم

خطیب پاکستان

مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

خطیب مرکزی سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ

Marfat.com

Marfat.com

خطباتِ صدیقیہ

جلد ہفتم

خطیبِ پاکستان مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com

111.368

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ــــــــ خطباتِ صدیقیہ (حصہ ہفتم)

مؤلف ــــــــ مولانا محمد صدیق صاحب ملتانی

تزئین واہتمام ــــــــ سید حمایت رسول قادری

پروف ریڈنگ ــــــــ محمد سجاد علی نقشبندی

(فاضل دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد)

صفحات ــــــــ 424

اشاعت ــــــــ باراوّل، جولائی 2011ء

تعداد ــــــــ 1100

کمپوزنگ ــــــــ غلام محمد یٰسین خاں

مطبع ــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ــــــــ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت ــــــــ روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مولانا محمد صدیق ملتانی فیصل آباد

موبائل: 0300-6608706

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

عنوان	صفحہ نمبر
کعبے کا کعبہ	7
دلیل اوّل	7
دلیل دوم	8
دلیل سوم	9
دلیل چہارم	10
دلیل پنجم	12
دلیل ششم	12
دلیل ہفتم	13
دلیل ہشتم	14
دلیل نہم	16
دلیل دہم	18
کعبہ اور کعبے کا کعبہ میں وجوہات مناسبت	19
پہلی وجہ شفاعت	19
وجہ دوم شفاء	21
وجہ سوم حفاظت	22
وجہ چہارم نزول ملائکہ	25
وجہ پنجم گناہ ختم	26
وجہ ششم دیدار عبادت	28
وجہ ہفتم نزول رحمت	30
وجہ ہشتم خدا کا فخر	32
وجہ نہم حکمت تخلیق	33
ضعیف حدیث کے بارے میں وضاحت	38
محدثین کے نزدیک	43
وجہ دہم مومن کی اقتدار میں نماز کی ممانعت	46
وجہ یازدھم خیال کعبہ فاسد نماز نہیں	47
مقاماتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	50
آیات قرآن	50
فضیلت اول	55
صدیق اکبر کا عشق رسول	55
فضیلت دوم	58
فضیلت سوم	58
فضیلت چہارم	59
خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	59
فضیلت پنجم	67
فضیلت ششم	68
فضیلت ہفتم	70
فضیلت ہشتم	70
واقعہ ہجرت	71
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی وجوہ	83

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
عنداللہ مقام صدیق ازروئے احادیث	88
افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	90
مقامات صدیق رضی اللہ عنہ حصہ دوم	116
عندالرسول مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	116
عندالملائکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام	119
شیخین حضرات	123
مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کی نظر میں	130
عند فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	130
عندعلی المرتضیٰ مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	133
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	135
حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام	135
مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی کنیت اور القابات کے آئینے میں.....ابوبکر	136
القابات	138
عتیق	138
صدیق	146
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	147
جبریل امین علیہ السلام	147
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	147
امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	147
امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	148
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	148
رفیق	151
عالم انوار	151
عالم ارواح	153
عالم دنیا	153
عالم برزخ	155
جنت میں ساتھی	156
صدیق اکبر اور خدمات اسلام	156
صدیق رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت اور کامل فنائیت	158
قوت عقلیہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تشبہ حاصل ہونا	162
قوت عملیہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تشبہ حاصل ہونا	166
اجماعِ امت	167
اکابرین اُمت کی تحقیق	172
حضرت عمر رضی اللہ عنہ	175
حالات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	175
فاروق کیسے بنے	175
موافقات	180
عدالت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	185
اوصاف حمیدہ	193

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
خدمت خلق	199
کرامات	206
آگ میں کرامت	206
پانی پر کرامت	206
ہوا پر کرامت	207
مٹی پر کرامت	209
شیر کا حفاظت کرنا	209
نظر ایمان	211
نارگلزار	212
مساوات	213
مردم شناسی	215
شہادت	217
رحماء بینھم	219
وہ آپس میں مہربان ہیں	219
حضرت علی و شیخین حضرات	219
حضرت صدیق اکبر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم	221
حضرت عمر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما	230
تعریفی جملے	230
مشورے	233
عطیات	237
فیصلے	240
شادی	242
حضرت عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما	244
دوران محاصرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور انکی اولاد کی خدمات	251
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	254
حالات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	254
فضائل خلفاء راشدین	254
اصحاب ثلاثہ	260
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور خدمت اسلام	261
غزوہ تبوک میں امداد	261
قرآن کی خدمت	263
بئر رومہ	264
فراہمی اشیائے خوردونوش	265
قحط میں اہل مدینہ کی امداد	267
فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	268
اعتراضات	278
حرب العبادلہ	280
شہادت	284
محاصرہ	296
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	300
حالات شیر خدا رضی اللہ عنہ	300
ابتدائی حالات	300
فضائل	303
خدا کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام	306

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
رسول خدا کے نزدیک آپ کا مقام	308
فرشتوں کے نزدیک مقام	316
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم	321
حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ	329
حضرت علی رضی اللہ عنہ بحیثیت قاضی	334
شجاعت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	338
کرامات	344
شان اہلبیت	349
فضائل اہلبیت	349
ا: اہلبیت سکنی	349
ب: اہل بیت نسبی	351
ج: اہلبیت ولادتی	352
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	359
حالات حضرت خاتون جنت	360
شادی	360
فضائل	363
گھریلو زندگی	371
تقابلی جائزہ	373
وفات	378
فضائل حسنین کریمین	381
فضائل امام حسن رضی اللہ عنہ	384
فضائل امام حسین رضی اللہ عنہ	387

عنوان	صفحہ نمبر
فلسفہ شہادت	390
پانچواں حجاب	393
شہادت سری کی ظاہر صورت	396
اعتراض	396
الجواب	397
قرآن کی مثال	397
حدیث کی مثال	398
امامین حضور کے بیٹے	400
امامین کریمین رضی اللہ عنہم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں	404
امام حسن رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں	409
امام حسین رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں	409
پہلی مرتبہ	410
دوسری مرتبہ	411
تیسری مرتبہ	411
چوتھی مرتبہ	412
پانچویں مرتبہ	412
شہادت محمدی کا ظہور تام	413
امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر دیا	414
وجہ اول	423
وجہ دوم	423
وجہ سوم	423
وجہ چہارم	424

Marfat.com

فقیر کی لائبریری گلشن اقبال لاہور پاکستان

کعبے کا کعبہ

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تم کو زندگی بخشے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اس کے لئے حسب ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل اوّل:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دی انہوں نے جلدی سے نماز پوری کی اور حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا اب تک کہاں تھے عرض کی نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ۔ اس سے ثابت ہوا کہ نمازی پر لازم ہے کہ نماز چھوڑ کر حضور کے بلانے پر حاضر ہو جائے جو خدمت فرمائیں اس کو پورا کرے پھر نماز ہی میں ہے چنانچہ علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں یہی لکھا ہے اور یہ بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ اگر اس نے کلام کیا تو کس سے کیا ان سے کیا جن کو نماز میں سلام کرنا واجب ہے السلام علیك ایها النبی اگر کسی اور کو سلام کرتا تو نماز جاتی رہتی اور کعبہ سے سینہ پھرا تو کس کی طرف پھرا ادھر جو کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔

Marfat.com

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

دلیل دوم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ پیر کے دن نماز میں مشغول تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کا پردہ اٹھا کر اپنے غلاموں کو نماز پڑھتے دیکھا مسکرائے اور ہنسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانا چاہتے ہیں اس لئے آپ پیچھے ہٹے تاکہ صف کے ساتھ مل جائیں۔

(بخاری ص ۹۴/۳)

اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور دیدار کی خوشی میں نماز کو توڑ دیں مگر آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی نماز کو پورا کرو پھر آپ نے پردہ گرا دیا اور حجرہ میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے اپنا چہرہ کعبہ سے پھیرا کیونکہ مسجد نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ کعبہ کی جانب نہیں بلکہ مشرقی جانب ہے اس جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چہروں کو قبلہ کی جانب سے پھیرے بغیر ممکن نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اور اشارے کو دیکھنا اور سمجھنا بھی بغیر اس کے متصور نہیں ہو سکتا کہ سب پروانوں کی نظریں اس شمع نبوت پر ہوں۔

نماز کی حالت میں اگر ہمارا رخ کعبہ سے پھر جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن صحابہ کرام نے اپنا رخ کعبہ سے پھیرا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور آپ کا دیدار کیا ان کی نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ ان کا رخ اگرچہ کعبہ سے پھر

Marfat.com

گیا ہے مگر اس ہستی کی طرف پھرا جو کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔

دلیل سوم:

جب مشرکین مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر چڑھانا چاہا تو وہ آپ کو مکہ سے باہر مقام تنعیم میں لے آئے اس وقت حضرت خبیب نے مشرکین مکہ سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کرلوں انہوں نے اجازت دیدی آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تا کہ شہیدان حق کے درمیان ان کی یہ سنت یادگار رہے پھر آپ نے دعا کی اے خدا ان مشرکین میں سے کسی کو نہ چھوڑ اور ان سب کو جدا جدا ہلاک فرما دے۔

اس کے بعد آپ کو سولی کے قریب لایا گیا اور آپ کا چہرہ مدینہ کی طرف پھیر دیا گیا اور کعبہ سے آپ کا رخ پھیر دیا گیا آپ نے فرمایا مجھے اس سے کیا نقصان ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ تم جدھر رخ کرو گے حق کا رخ اسی طرف ہے

بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

جے میں اپنے باہر ڈھونڈا میرے اندر کون سماناں
جے میں اپنے اندر ڈھونڈا پھیر مقید جاناں
سب کچھ تو ہیں تے سب وچہ تو ہیں میں سب تو پاک پچھاناں
میں وی توہیں تو بھی توہیں تے بلھا کون نماناں

پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خود مدینہ منورہ کعبہ کا اور ان کا حقیقی قبلہ ہے کیونکہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا بھی کعبہ ہیں۔ (مدراج النبوت ۲/۱۸۸)

Marfat.com

دلیل چہارم :

غزالیٔ زماں رازی دوراں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہوکر پرسوز گزارشات اور التجائیں کر رہے تھے چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا اور پیٹھ کعبہ کی جانب تھی نجدی پہرہ داروں نے منع کیا اور کہا کعبہ کی طرف پیٹھ نہ کرو بلکہ کعبہ کی طرف منہ کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ کرلو آپنے ان کے منع کرنے کی طرف توجہ نہ کی دوسرے دن آپ کو قاضی کے سامنے پیش کیا گیا قاضی نے کہا کیا آپ قبر رسول کو کعبہ سے افضل سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا تم کعبہ کی بات کر رہے ہو میں تو اس جگہ کو عرش سے بھی افضل جانتا ہوں اس نے پوچھا دلیل آپنے فرمایا دیکھو از روئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہیں اور اللہ فرماتا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہارے مراتب میں زیادتی کروں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے زیادتی دی زمین سے چوتھے آسمان پر لے گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں بھی شکر گزار رہے چاہیے یہ تھا کہ ان کو اور بلندی پر لے جایا جاتا یہاں تک کہ اللہ ان کو عرش پر لے جاتا لیکن اللہ تعالیٰ ان کو حضور کے پہلو میں لائے گا معلوم ہوا جو عظمت اور بلندی جوار مصطفےٰ میں ہے وہ عرش کو حاصل نہیں جب آپ نے یہ دلیل قائم کی تو نجدی قاضی دم بخود رہ گیا۔

اس دلیل سے معلوم ہوا کہ قبر انور کا وہ حصہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اقدس سے لگا ہوا ہے وہ یقیناً عرش سے افضل ہے اور یہ مقام کعبہ کو حاصل نہیں پس ثابت ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا بھی کعبہ ہیں۔

Marfat.com

شان کعبہ کی بے شک بڑی ہے ہر گھڑی رحمتوں کی گھڑی ہے
مصطفیٰ تو ہیں کعبے کا کعبہ عرش سے شان ان کی بڑی ہے

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔

میں اس شہر کی قسم صرف اس وجہ سے کھاتا ہوں کہ آپ اس شہر میں چلتے ہیں۔

مکہ مکرمہ کو یہ عزت صرف اس لئے ملی کہ آپ اس شہر میں قیام پذیر ہیں جب آپ مدینہ گئے تو وہ فضیلت مدینہ کو حاصل ہوگئی جب آسمانوں پر گئے تو آسمانوں کو عزت ملی جب عرش پر گئے تو عرش کو یہ کرامت ملی اور اب جس جگہ آرام فرما ہیں وہ جگہ تمام جگہوں سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔ ثابت ہوا کہ آپ کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: القبر روضة من ریاض الجنة یعنی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جنت کے بارے میں فرمایا: موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا ومافیها ایک چابک کے برابر بھی جنت کی جگہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ جس جگہ حضور آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے پس کعبہ سے افضل وہ جگہ ہے جہاں آرام فرما ہیں۔

دلیل چہارم ؎:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر ظہر کی اذان دی۔ (طبقات ابن سعد ۲/۱۳۷)

دنیا بھر کی مساجد میں جب اذان ہوتی ہے تو مؤذن اپنا رخ کعبہ کی

Marfat.com

طرف کرتے ہیں لیکن جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ کی چھت پر اذان دی تو انہوں نے اپنا رخ کس طرف کیا ہو گا علماء فرماتے ہیں کہ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے طواف کی حالت میں جدھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مڑتا جاتا ہے کعبہ کی چھت پر اذان کی حالت میں حضرت بلال کا رخ بھی ادھر ہی مڑتا جاتا ہے اس لئے کہ حضور کعبہ کا بھی کعبہ ہیں۔

دلیل پنجم:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح سجا کر میدان محشر میں لے جائیں گے اثنائے راہ ان کا گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور سے ہو گا اس وقت کعبہ بزبان فصیح کہے گا السلام علیک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرمائیں گے وعلیک السلام یا بیت اللہ بتا میری امت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا کعبہ عرض کرے گا اے محمد تیرا جو امتی میری زیارت کے لئے آیا اس کی شفاعت میں کروں گا اور جو میری زیارت کے لئے نہ آسکا اس کی شفاعت آپ فرما دیں۔ کعبہ قیامت کے دن حضور کی بارگاہ میں حاضری دے گا اس لئے کہ آپ کعبہ کا بھی کعبہ ہیں۔ (تفسیر عزیزی ۱/۴۶۳)

دلیل ششم:

علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہر ایک کا الگ الگ قبلہ ہے مقربین کا قبلہ اللہ کا عرش ہے روحانیین کا قبلہ اللہ کی کرسی ہے اور کروبیین کا قبلہ بیت المعمور ہے اور آپ سے پہلے انبیاء کا قبلہ بیت المقدس ہے اور آپ کا قبلہ کعبہ ہے اور یہ آپ کے جسم کا قبلہ ہے اور اے محبوب آپ کی روح کا قبلہ

Marfat.com

میری ذات وانت قبلتی اور میرا قبلہ آپ کی ذات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ۲/۱۵)

چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی ذات کا قبلہ اس لئے آپ یقیناً کعبہ سے افضل ہیں لہٰذا آپ کو کعبہ کا کعبہ کہہ سکتے ہیں۔

دلیل ہفتم:

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس رات حضرت عبدالمطلب گھر میں موجود نہ تے کعبہ کی دیوار مرمت کرنے تشریف لے گئے تھے عبدالمطلب فرماتے ہیں میں مرمت کے بعد کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے دیکھا کعبہ چاروں طرف جھکا اور مقام ابراہیم کی جانب سجدہ میں پڑ گیا اور تکبیر و تسبیح کی آوازیں آنے لگیں تھوڑی دیر بعد دیواروں پر کھڑا ہو گیا اور کعبہ کے اندر سے آواز آئی:

''سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص کیا''۔

ارکان کعبہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے عبدالمطلب فرماتے ہیں میں باب الصفاء سے نکل کر آمنہ کے گھر کی جانب روانہ ہوا تو میں نے کچھ فرشتے دیکھے جو کہہ رہے تھے۔

قَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ تمہارے پاس اللہ کا رسول آیا

میں نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا یہ خواب ہے یا بیداری آمنہ کے مکان پر کچھ پرندے چکر کاٹ رہے تھے اور کمرہ سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی میں نے پوچھا کیا ہوا مجھے بتایا گیا سید مضر اور خیر البشر کی ولادت ہوئی ہے میں نے دروازہ پر دستک دی تو آمنہ نے دروازہ کھلا ان پر نفاس کا کچھ اثر نہ تھا میں نے آمنہ سے پوچھا تمہاری پیشانی کی چمک کہاں گئی آمنہ نے کہا وہ چمک دنیا میں اتر آئی ہے پھر مجھے ہاتف نے یہ ندا دی اے عبدالمطلب اپنے پوتے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا

Marfat.com

ان کا نام آسمانوں میں محمود ہے تورات میں مؤید ہے زبور میں ہادی ہے انجیل میں احمد ہے اور قرآن میں طٰہٰ ویٰسین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

میں نے آمنہ سے کہا مجھے پوتا دکھاؤ آمنہ نے کہا آیئے وہ کمرے میں ہے میں کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ فرشتے فوج درفوج نازل ہو رہے ہیں۔(جامع المعجزات ۳۰۶)

کعبہ حضور کی ولادت کی رات چاروں طرف جھکا ان چاروں طرف حضرت آمنہ کا گھر بھی یقیناً موجود تھا جس میں سرورکائنات تشریف فرما تھے تو کعبہ کا حضور کے گھر کی طرف جھکنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کعبہ کا بھی کعبہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

دلیل ہشتم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کا طریقہ یہ ہے کہ جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آؤ تو اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف اور منہ قبر انور کی طرف کرو پھر کہو السلام علیك ایھاالنبی ورحمة الله وبر کاته۔ معلوم ہوا کہ امام اعظم کا مسلک یہ ہے کہ دعا کے وقت چہرہ حضور کی طرف ہونا چاہیے۔(فتح القدیر ص ۳/۹۵)

اب سنئے امام مالک کا مسلک۔ امیر المومنین ابوجعفر منصور رضی اللہ عنہ نے جو خلفائے عباسیہ سی دوسرے خلیفہ ہیں امام مالک کے ساتھ مسجد نبوی میں کسی مسئلے پر

Marfat.com

مباحثہ کیا جس سے ان کی آواز کچھ بلند ہوگئی اس پر امام مالک نے کہا اے امیر المومنین اس مسجد میں آواز بلند نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ادب سکھایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آوازوں سے اونچا نہ کرو یعنی میرے حبیب کے دربار میں اپنی آواز بلند نہ کرو۔

اور تعریف کی ہے ان لوگوں کی جو نبی کے حضور اپنی آواز پست رکھتے ہیں خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

جو لوگ دبی آواز سے بات کرتے ہیں رسول خدا کے حضور وہی لوگ ہیں کہ اللہ نے جانچ لیا ہے ان کے دلوں کو پرہیز گاری کے لئے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

اور اس قوم کی مذمت کی جو آپ کے حجرہ کے باہر سے پکارتے تھے خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ۔

جو لوگ تجھے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بیوقوف ہیں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وصال کے بعد بھی وہی ہے جو قبل وصال کے تھی امیر المومنین منصور نے جب یہ بات سنی تو نہایت مؤدب ہو گئے پھر امام مالک سے پوچھا امام صاحب میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر دعا کرو یا رسول خدا کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوں آپ نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے کیوں منہ پھیرتے ہو وہ تو وسیلہ ہیں آپ کا اور آپ کے باپ آدم علیہ السلام کا قیامت کے دن آپ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوکر شفاعت اور سفارش طلب کریں گے اللہ تعالیٰ حضور کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔ خدا فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً۔

اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو تیرے پاس آجائیں پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کے لئے معافی مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پالیں گے۔

امام صاحب نے امیر المومنین منصور رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضور ﷺ سے منہ نہ پھیرو بلکہ کعبہ کی طرف پیٹھ کرکے اور حضور کی طرف منہ کرکے دعا مانگو جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ حضور ﷺ کعبے کا بھی کعبہ ہیں۔

دلیل نہم:

بعض مشاہیر اولیاء کرام کو خدا تعالیٰ نے یہ بلند مقام عطا فرمایا ہے کعبہ ان کا طواف کرنے آیا ہے مثلاً:

ا: حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک مدت تک کعبہ کا طواف کیا اور ایک مدت ہوگئی ہے کہ کعبہ آکر میرے گرد طواف کرتا ہے۔ (سیر الاقطاف ۱۰۵)

ب: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ یہ تھا کہ نماز فجر پڑھانے کے بعد آپ لوگوں کی طرف چہرہ کرکے دعا مانگتے تھے اور دعا کے بعد

Marfat.com

آپ مراقبہ کرتے تھے ایک مرتبہ عرفہ کے دن نماز فجر کے سلام کے بعد آپ قبلہ روہوکر تشریف فرما تھے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا بعد ازاں مراقبہ ختم کر کے آپ نے بعض محرمان راز سے فرمایا کہ آج کعبہ کی زیارت کا شوق غالب آیا اچانک میں نے دیکھا کہ کعبہ میرے طواف کے لئے آ گیا تعجب کی بات ہے اصحاب کشف اس حال سے غافل تھے وگرنہ وہ بھی اس وقت میرا طواف کرتے۔(حضرات المقدس ۱۰۶)

ج: ایک مرتبہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کعبہ مبارکہ میں حاضر تھے آدھی رات کا وقت تھا کہ کعبہ آپ کو نظر نہ آیا عرض کی الٰہی کعبہ نظر نہیں آیا ارشاد ہوا کعبہ شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے طواف کے لئے دہلی گیا ہوا ہے آپ کے دل میں خیال آیا کہ سبحان اللہ میں تو کعبہ کے طواف کو آؤں اور کعبہ خود ان کے طواف کو جائے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ میں بھی ان کے طواف کو جاؤں چنانچہ آپ یہاں سے چل پڑے اور دل میں تین چیزوں کی نیت کی ایک تو ان کا طواف کریں دوسرے ان کے وضو کا پانی پئیں تیسرے یہ کہ ان کی پالکی کندھے پر لادیں جب آپ دہلی میں حضرت نصیرالدین محمود چراغ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت اس وقت قبلہ رو ہو کر وضو فرما رہے تھے مخدوم جہانیاں آپ کے روبرو اس نیت سے کھڑے ہو گئے کہ جب آپ وضو اور دوگانہ سے فارغ ہوں تو ملاقات کروں حضرت نصیرالدین محمود جب سر کے مسح سے فارغ ہوئے تو پاؤں دھونے کے لئے آپ مشرق کی طرف ہو گئے حضرت مخدوم جہانیاں بھی سامنے آ گئے جب آپ وضو سے فارغ ہوئے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور اپنے مبارک بالوں میں کنگھا فرمانے لگے مخدوم جہانیاں پھر آپ کے سامنے آ گئے جہاں پہلے کھڑے تھے اور جب وہ دوگانے سے فارغ

Marfat.com

ہوئے تو آپس میں ملاقات ہوئی حضرت نصیرالدین محمود چراغ نے فرمایا اے فرزند رسول تم نے طواف کی نیت کی تھی وہ تو حاصل ہو گیا وضو کا پانی جو آبخورے میں باقی ہے وہ پی لو اور پالکی اٹھانے کی جو نیت کی تھی اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ تم اپنا کندھا اس کے پائے سے لگا لو اس کے بعد حضرت نصیرالدین نے خلافت کی نیت سے ایک تہ بند طلب کیا اور ان کے سامنے رکھ دیا کہ اسے پہن لو اور آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ فرزند رسول ہیں ہم اپنی جانب سے ایک کپڑا دیتے ہیں تا کہ وہ اسے پہن لیں مخدوم جہانیاں نے وہ تہ بند اپنے سر پر باندھ لیا۔

(سبع سنابل ۱۶۸)

کعبہ جس نبی مکرم کے غلاموں کا طواف کرتا ہے وہ نبی کیوں نہ کعبے کا کعبہ ہو گا۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف دروالا.....تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے کعبے پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

(اعلیٰ حضرت)

دلیل دہم:

حضور علیہ السلام نے فرمایا اے کعبہ والذی نفسی بیدہ لحرمة المومن اعظم عندالله حرمة منك قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ کے نزدیک مومن کی عزت تجھ سے زیادہ ہے جب حضور کے ایک مومن امتی کی عزت خدا کے نزدیک کعبہ سے زیادہ ہے تو پھر نبی کریم تو یقیناً کعبہ سے افضل ہیں لہٰذا آپ کو کعبے کا کعبہ کہنا جائز ہے۔

Marfat.com

کعبہ اور کعبے کا کعبہ میں وجوہات مناسبت

پہلی وجہ شفاعت:

کعبہ قیامت کے روز شفاعت فرمائیگا چنانچہ حدیث میں آیا ہے وھب بن منبہ فرماتے ہیں کہ توارت مقدس میں لکھا ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی تو خدا تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو کعبہ کے پاس بھیجے گا کہ اسے میدان محسر میں لے جا کر کھڑا کریں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں سونے کی زنجیریں ہونگی جب فرشتے کعبہ کے پاس آئیں گے تو ایک فرشتہ کہے گا اے کعبہ میدان محشر میں چل کعبہ کہے گا جب تک میرے سوال کو قبولیت کا جامہ نہ پہنایا جائیگا میں یہاں سے تل بھر بھی نہ سرکوں گا فرشتے کہیں گے تو اپنا سوال جناب الٰہی میں پیش فرما کعبہ کہے گا الٰہی میرے شفاعت ان ایماندداروں پڑوسیوں کے حق میں قبول فرما جو میرے اردگرد مدفون ہیں اس پر جناب الٰہی سے ارساد ہوگا تیری التجا قبول کی گئی اس کے بعد کہا جائے گا اے کعبہ تو میدان محشر میں چل کعبہ کہے گا جب تک میری ایک اور تمنا پوری نہ کی جائیگی میں یہیں رہونگا فرشتے کہیں گے اسے بھی بارگاہ الٰہی میں پیش کرو کعبہ کہے گا یا اللہ جو تیرے گنہگار بندے دوردراز سے سفر کر کے میرے پاس آئے انکی بابت سوال کرتا ہوں کہ انہیں فزع اکبر سے بے خوف کردے اسوقت اہل محشر میں ایک فرشتہ ندا کریگا زائرین کعبہ الگ ایک جگہ جمع ہوجائیں خدا تعالیٰ سب کو کعبہ کے گرد اکٹھا کردیگا اس وقت ان کے چہرے نہایت روشن ہونگے اس کے بعد پھر کہا جائیگا اے کعبہ اب تو میدان محشر چل کعبہ کہے گا الٰہی میں حاضر ہوں چنانچہ فرشتے اسے سونے کی زنجیروں سے کھینچتے ہوئے میدا محشر میں لے جائیں گے راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انوار آئیگی آپ قبر شریف سے اٹھیں گے کعبہ

Marfat.com

کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صرف ان لوگوں کی شفاعت فرمائیں جو میری زیارت کو نہیں آئے کیونکہ میرے زائرین میرے شفاعت میں آ گئے ہیں۔

(۳۳۵ خیر الموانس)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک وفد میں شامل ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے تو اونٹوں کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اندر داخل ہوئے اس وقت ہماری حالت یہ تھی کہ ہمارے نزدیک اس شخص سے بڑھ کر کوئی اور مبغوض اور ناپسندیدہ نہ تھا جو آپکی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن جب ہم آپکی کی محفل مبارک سے اٹھے تو کوئی شخص ہمیں اس سے زیادہ محبوب اوز پسندیدہ نہیں تھا جو انکی بارگاہ والا جاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرے۔

ہم میں سے کسی شخص نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے رب کریم سے ایسا ملک طلب کیوں نہ فرمایا جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تھا آپ ہنسے اور فرمایا امید قوی ہے کہ تمہارے نبی کا ملک اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت سلیمان کے ملک سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا اسے ایک دعا کا حق عطا کیا بعض نے اس کو دنیوی جاہ جلال کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کا مطلوب عطا فردیا بعض نے اس دعا کو اپنی قوم کی ہلاکت اور بربادی کے لئے استعمال کردیا جب انہوں نے اطاعت سے سرکشی کی تو اس دعا کی وجہ سے ہلاک کردئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دعا کا حق عطا کیا جو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ذخیرہ کررکھا ہے۔

(۲۰۵ شواہد الحق)

Marfat.com

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سواترے کس کو یہ قدرت ملی ہے

وجہ دوم شفاء:

جو پرندے بیمار ہوجاتے ہیں مثلاً کبوتر وہ اپنے آپ کو کعبہ کی چھت پر گرادیتے ہیں تو ان کو شفا مل جاتی ہے صحت یافتہ پرندے کعبہ کے اوپر سے نہیں گزرتے بلکہ ایک طرف سے ہو کر گزرتے ہیں کوئی پرندہ کعبہ پر بیٹ نہیں کرتا درندے جب بیمار ہوجاتے ہیں تو اپنے آپ کو کعبہ کے محاذ میں کھڑا کر لیتے ہیں وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کو کعبہ کا فیض پہنچتا ہے اور وہ شفایاب ہوجاتے ہیں۔ (۱۸۵/۱ شفاء الغرام)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو جنون کا مرض ہے صبح اور شام جنون اس کو عارض ہوتا ہے اور یہ ہمیں تنگ کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اس نے قے کی اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی۔ (۱۹/۱ دارمی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پرہمراہ حج کو جارہے تھے جب ہم بطن روحاء میں پہنچے تو ایک عورت کو دیکھا جو آپکی طرف آرہی تھی آپ نے اپنی سواری کو روک لیا وہ حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بچہ ہے جس روز سے پیدا ہوا ہے اسی روز سے آج تک اسے ہوش نہیں آیا آپ نے اس بچے کو پکڑا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا نکل اے دشمن خدا میں اللہ کا رسول ہوں پھر اس لڑکے کو اس عورت کے حوالے کردیا

Marfat.com

اور فرمایا اب اس پر کوئی اثر نہیں۔ (۲۲/۳۳۶ طبرانی کبیر)

حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور کو جمرۃ العقبیٰ کے پاس رمی فرماتے دیکھا رمی فرمانے کے بعد آپ منیٰ میں اپنے مقام پر تشریف لے گئے وہاں ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی جو آسیب زدہ تھا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس لڑکے پر کوئی بلا مسلط ہے یہ بات نہیں کرتا آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ پانی لاؤ تو وہ ایک برتن میں پانی لے آئی آپ نے اس سے پانی لے کر اس میں کلی کی اور دعا فرمائی اور اس کو دے کر فرمایا یہ پانی اس لڑکے کو پلاؤ اور اس میں نہلاؤ ام جندب کہتی ہے جب وہ جانے لگی تو میں بھی اس کے ہمراہ ہوگئی اور اس سے کہا اس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے دو اس نے کہا لے لو وہ لے کر اپنے لڑکے عبداللہ کو پلایا وہ بہت روز زندہ رہا اور بہت نیک بخت ہوا پھر اس عورت سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا وہ لڑکا اچھا ہوگیا اور اس کے ہم عمروں میں اسکی کوئی نظیر نہیں اور وہ عقل وفراست میں اوروں سے بڑھا ہوا ہے۔ (۲۵/۱۶۰ طبرانی کبیر+۸/۵۲ مصنف ابن ابی شیبہ)

مریضوں . سوائے در مصطفیٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا ٹھکانہ تمہارا

وجہ سوم حفاظت:

یمن کا بادشاہ تبع اول ایک مرتبہ ایک لشکر جرار لے کر یمن سے نکلا اس کا لشکر ایک لاکھ تیس ہزار گھوڑ سواروں اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیدل فوج پر مشتمل تھا اپنے وزراء میں ایک وزیر کو اپنے ساتھ لیا وہ جس شہر سے گزرتا وہاں کے لوگ اسکی بڑی تعظیم کرتے اور اس شہر کے دس صاحب فراست حکماء کا انتخاب کر کے ان کو

11348

Marfat.com

اپنے ساتھ لے لیتا جب وہ مکہ کے قریب پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے اسکی کوئی قدر ومنزلت نہ کی اس نے اپنے کسی ساتھی سے اسکی وجہ پوچھی اس نے کہا یہ لوگ عربی ہیں اور ان کے ہاں بیت اللہ ہے جس کو کعبہ کہتے ہیں اس پر یہ لوگ فخر کرتے ہیں۔اور یہ لوگ بتوں کے پجاری ہیں تبع نے اپنے لشکر سمیت مکہ کے قریب پڑواڈالا اور تبع نے دل میں خیال کیا کہ کعبہ کو منہدم کردیا جائے یہاں تک کے مردوں کو قتل کردیا جائے اور انکی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے بس یہ سوچنا تھا کہ اسکی آنکھوں کانوں اور ناک سے گندہ پانی بہنا شروع ہوگیا اس سے اس قدر بدبو آنی شروع ہوگئی کہ کوئی اس کے قریب نہ آتا اس نے اپنے وزیر کو کہا کہ تمام حکماء کو اکٹھا کرو اور میری بیماری کے بارے میں ان سے مشورہ کرو سب کو جمع کیا گیا انہوں نے کہا یہ کوئی آسمانی آفت ہے اس کا علاج ہم نہیں کرسکتے بادشاہ کی حالت زیادہ خراب ہونے لگی یہاں تک کہ رات آگئی اس کے لشکر میں سے ایک عالم اس کے وزیر کے پاس آیا اور کہا اگر بادشاہ میرے سامنے سچ بولے تو میں اسکا علاج کرسکتا ہوں وزیر خوش ہوگیا اور اسے بادشاہ کے پاس لے گیا عالم نے بادشاہ سے پوچھا آپ سچ بتائیں کہ آپ نے دل میں کیا ارادہ کیا ہے بادشاہ نے کہا بیت اللہ کو گرانے کا مردوں کو قتل کرنے کا عورتوں اور بچوں کو غلام بنانے کا اس عالم نے کہا بس تیری بیماری کی یہی وجہ ہے بادشاہ نے کہا میں نے یہ سارے میرے بُرے خیالات دل سے نکال دئے اسی وقت بادشاہ صحت یاب ہوگیا پھر اس نے کعبہ کو غلاف پہنایا۔(۳/۳۳۲ ابن عساکر)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ سے بادشاہوں کے نام فرامین لکھے تو ایک فرمان کسریٰ شاہ فارس کو بھی لکھا جس میں آپ نے اس کو دعوت اسلام دی اس بدبخت نے آپ کے مبارک خط کو پڑھ کر غصے میں پرزے پرزے کردیا جب

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات علم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی اللھم مزق ملکة کما مزق کتابی یا اللہ جس طرح اس نے میرے خط کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہیں تو اس کے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

شاہ کسریٰ نے اپنے گورنر یمن کو خط لکھا کہ بہت جلد دو سپاہی روانہ کرو جو اس مدعی نبوت کا سر اتار کر میرے پاس لے آئیں یا اسے زندہ گرفتار کر کے میرے پاس لے آئیں شاہ یمن نے دو قوی آدمی مدینے کی طرف حضور کو شہید کرنے یا زندہ گرفتار کرنے کے لئے بھیجے یہ دونوں سپاہی مکہ کے راستے مدینہ پہنچے تو حضور کو اطلاع ہوئی دو سپاہی آپ کو قتل کرنے کے لئے آئے ہیں آپ نے فرمایا میرے مہمانوں کو اچھے مکان میں اتارو اور اعلیٰ درجے کی مہمان نوازی کرو تا کہ ان کی تھکان دور ہو جائے سات دن تک ان کی مہمان نوازی کی گئی آٹھویں دن حضور کے حکم کے مطابق ان کو آپ کی بارگاہ میں لایا گیا ملاقات ہوئی حضور کے رعب سے ان کے ہاتھوں میں رعشہ طاری ہوا پاؤں میں جنبش اور زبان میں لکنت تھی آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا لیکن وہ اوندھے منہ گر پڑے آپ نے ان کو اٹھا کر پوچھا کہاں سے آئے ہو اور کیا مطلب ہے انہوں نے کہا ہمیں شاہ فارس نے آپ کے قتل کے لئے بھیجا ہے آپ نے فرمایا تمہارا بادشاہ آج رات قتل کر دیا گیا ہے اس کے بیٹے نے اس کو قتل کر دیا ہے جاؤ شاہ یمن کو شاہ فارس کے قتل کی خبر کرو شاہ فارس کے قتل کی خبر سن کر دونوں سپاہی رخصت ہو گئے۔

(آداب رسول:٦٧)

اس سے پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور وہ دونوں قابل خائب وخاسر واپس چلے گئے خدا فرماتا ہے۔ واللہ یعصمك من الناس اے محبوب تیرا اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا نیز نبی کریم کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ چلا

Marfat.com

کہ آپ نے اپنے دشمنوں کی خاطر و مدارت کا حکم دیا۔

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

وجہ چہارم نزول ملائکہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے دائیں طرف نور کی ایک نہر ہے جو اتنی بڑی ہے کہ ساتوں آسمان ساتوں زمینیں اور ساتوں سمندر اس میں سما سکتے ہیں روزانہ سحری کے وقت جبریل علیہ السلام اس میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں ان کی نورانیت اور حسن و جمال میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس نہر سے نکل کر اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں بے شمار قطرے گرتے ہیں ہر قطرے سے ہزاروں فرشتے پیدا ہوتے ہیں ان میں ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے کعبہ پر نازل ہوتے ہیں یعنی ستر ہزار فرشتے اور جو ایک بار آتے ہیں قیامت تک ان کی دوبارہ باری نہ آئے گی۔

(تفسیر کبیر ۲۹۳/۵)

حضرت نبہتہ بن وھب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول خدا کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے اور آجاتے ہیں

Marfat.com

اور صبح تک یہی کرتے ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری ہے گا جبکہ قیامت کے دن قبر کھلے گی اور آپ قبر سے باہر تشریف لائیں گے اور ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں خدا کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ باب الکرمات)

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگئ زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

وجہ پنجم گناہ ختم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من نظر الی الکعبة ایمانا وتصدیقا تحاتت عنه الذنوب کما یتهات الورق من الشجر۔ (شفاء الغرام ۱/۱۸۳)

جو ایمان اور تصدیق سے کعبہ کی طرف دیکھے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من نظر الی الکعبة ایمانا وتصدیقا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه۔

جو ایمان اور تصدیق سی کعبہ کو دیکھے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ماں کے بطن سے پیدا ہوا۔

کعبہ کے کعبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنے سے بھی گناہ ختم ہوتے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا

Marfat.com

کیسے عرض کی میں رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کردو عرض کی میرے پاس غلام کہاں سے آیا فرمایا دو ماہ کے متواتر روزے رکھو عرض کی اتنی طاقت نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو عرض کی اس کی بھی طاقت نہیں اتنے میں حضور کے پاس کھجوروں سے بھری ایک زنبیل لائی گئی آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے اس نے عرض کی حضور میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جاؤ اور غریبوں میں تقسیم کردو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہم سے زیادہ بھی غریب ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مدینہ میں کوئی گھر ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا جاؤ اپنے اہل وعیال کو جا کر کھلا دو۔ (مسلم شریف ۱/۳۵۴)

حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دحیہ کلبی کے مسلمان ہو جانے کی بہت تمنا تھی اور آپ اکثر دعا کرتے تھے کہ الٰہی دحیہ اسلام قبول کر لے کیونکہ ان کے رشتہ داروں کی تعداد سات سو تھی جن کا اسلام لازماً ان کے اسلام لانے پر موقوف تھا ایک دن دحیہ کے دل میں اسلام کی محبت اور صداقت پیدا ہوئی اور مسلمان ہونے کے لئے چلے ادھر حضرت جبریل حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ خدا آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور بشارت دیتا ہے کہ دحیہ عنقریب آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے آرہا ہے ذرا سی دیر گزری کہ حضرت دحیہ حاضر ہو گئے آپ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی کیونکہ آپ کا ارشاد عالی ہے۔ اذاجاء کریم قوم فاکرموہ جب کسی قوم کو بڑا تمہارے پاس آجائے تو اس کی عزت کرو دحیہ آپ کا یہ اخلاق دیکھ کر رونے لگے اور آپ کی چادر کو اٹھا کر آنکھوں پہ لگایا اور سر پر رکھ کر عرض کی مجھ پر شرائط اسلام پیش فرمائیں آپ نے

Marfat.com

ان کو کلمہ طیبہ پڑھایا پھر دحیہ نے رونا شروع کر دیا حضور نے وجہ پوچھی عرض کی مجھ سے بہت بڑے گناہ سرزد ہوئے ہیں آپ خدا تعالیٰ سے معلوم کریں کہ ان کا کفارہ کیا ہے اگر آپ مجھے قتل بھی کر دیں تو مجھے قبول ہے اور اگر میرا سارا گھر بارراہ خدا میں لٹ جائے تو مجھے قبول ہے لیکن میرے گناہ معاف ہو جائیں آپ نے پوچھا وہ گناہ کیا ہیں عرض کی میں اپنی قوم کا سردار ہوں میں نے عار کی وجہ سے ستر لڑکیاں بلاوجہ قتل کی ہیں بھلا میرا یہ گناہ کیسے معاف ہوگا حضور حیران ہوئے فوراً حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ دحیہ سے فرما دیں کہ کلمہ پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کا کفر اور ستر لڑکیوں کا قتل معاف کر دیا ہے۔ ان الاسلام یھدم ماکان قبلہ اسلام لانے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (روح البیان جلد اول)

ہور دوانہ دل دی کاری کلمہ دلدی کاری ہو
کلمہ دور زنگار کریندا کلمے میل اتاری ہو
کلمہ ہیرے لعل جواہر کلمہ ہٹ پساری ہو
ایتھے اوتھے دوئیں جہانیں باھو کلمہ دولت ساری ہو

وجہ ششم دیدار عبادت:

کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے چنانچہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

النظر الی البیت عبادۃ وتکتب لہ بھا حسنۃ وتصلی علیہ الملائکۃ مادام ینظر الیہ۔

کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے جب

Marfat.com

تک بندہ کعبہ کو دیکھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق ۵/۱۳۵)

بلکہ ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے کہ۔

النظر الی البیت افضل من عبادۃ الصائم القائم الدائم المجاھد فی سبیل اللہ۔

کبہ کی طرف نظر کرنا اس آدمی کی عبادت سے افضل ہے جس نے ساری زندگی دن کو روزہ رکھ کر جہاد کیا۔ (تفسیر عزیزی ۱/۴۶۲)

اب سنئے کہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا کتنی بڑی عبادت ہے نماز میں اصل یہ ہے قیام کے وقت سجدہ گاہ پر نظر ہو رکوع میں پاؤں پر نظر ہو اور قعدہ میں اپنی گود میں نظر ہو لیکن جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے تو ان کی نگاہیں صرف اور صرف آپ کی طرف ہوتی تھیں کیونکہ نماز کے آداب اپنی جگہ پر لیکن سرور کونین کے رخ زیبا کو دیکھنا وہ عبادت ہے کہ کائنات میں کسی عبادت کا یہ مرتبہ اور مقام نہیں حضرت عبداللہ بن سعود فرماتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہم رسول خدا کے رخ زیبا کی سفیدی دیکھتے تھے زیارت بھی ایک عبادت ہے نبی کریم نے فرمایا۔ النظر الی وجہ علی عبادۃ حضرت علی کو دیکھنا عبادت ہے النظر الٰی العلماء والقرآن عبادۃ علماء اور قرآن کو دیکھنا عبادت ہے النظر الی وجہ الوالدین عبادۃ ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور سب سے افضل عبادت سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہے کیونکہ آپ کو حالت ایمان میں ایک نظر دیکھنے سے انسان صحابی بن ہے اور کوئی بڑی سے بڑی عبادت مرتبہ صحابیت کو نہیں پا سکتی۔

Marfat.com

صحابہ وہ جنہیں ہر صبح صبح عید ہوتی تھی
نبی کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں محو لقائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
صحابہ سی تقدیر والوں پہ صدقے
ہے پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا

وجہ ہفتم نزول رحمت:

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لله تعالیٰ فی کل یوم ولیلة مائة وعشرون رحمة ینزلها لذا لبیت ستون منها للطائفین واربعون للمصلین وعشرون للناظرین۔ (عزیزی ۱/۲۶۳)

اللہ تعالیٰ کی ہر دن رات میں ایک سو بیس رحمتیں کعبہ پر نازل ہوتی ہیں ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں ان کے لئے جو کعبہ کا دیدار کرتے ہیں۔

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں مثلاً ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ نے طائف جانے کا قصد فرمایا کہ شاید وہاں کے لوگ ہدایت قبول کرلیں اور اللہ کے دین کے حامی اور مددگار بن جائیں زید بن حارثہ کو ہمراہ لے کر وہاں تشریف لے گئے عبد یالیل مسعود اور حبیب ان تینوں بھائیوں پر اسلام پیش کیا انہوں نے سختی سے جواب دیا ایک نے کہا خدا نے کعبہ کا پردہ چاک کرنے کے لئے تجھ کو نبی بنایا ہے دوسرے نے کہا پیغمبری کے لئے خدا کو تیرے سوا کوئی دوسرا آدمی نہیں ملا تیسرے نے کہا

Marfat.com

خدا کی قسم میں تم سے کلام ہی نہ کروں گا اگر تو واقعی رسول ہے تو تیرے کلام کا رد کرنا بہت خطرناک ہے اور اگر تم اللہ کے رسول نہیں تو پھر قابل خطاب اور لائق التفات نہیں بعدازاں اوباش اور بازاری لڑکوں کو اکسایا کہ وہ آپ پر پتھر برسائیں اور آپ کی ہنسی اڑائیں ظالموں نے اس قدر پتھر برسائے کہ آپ زخمی ہو گئے جب آپ زخموں کی تکلیف سے بیٹھ جاتے تو یہ بدنصیب آپ کے بازو پکڑ کر دوبارہ پتھر مارنے کے لئے آپ کو کھڑا کر دیتے اور ہنستے۔ حضرت زید آپ کا بچاؤ کرتے پتھر اپنے اوپر لے لیتے آپ کا سر زخمی ہو گیا آپ کے پاؤں اس قدر زخمی ہو گئے کہ ان سے خون بہنے لگا نبی کریم نہایت غمگین اور رنجیدہ وہاں سے واپس ہو کر مقام قرب الشعالب میں پہنچے کچھ افاقہ ہوا اچانک جو سر اٹھایا تو ایک بادل کو سایہ افگن دیکھا اور اس میں جبریل امین تھے جبریل نے وہیں سے آواز دی کہ آپ کی قوم نے جو آپ کو جواب دیا ہے وہ اللہ نے سن لیا ہے اور اللہ نے آپ کی خدمت میں پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں۔

اتنے میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور آپ کو آواز دی اور سلام پیش کیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اگر آپ حکم دیں تو ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں جن کے درمیان مکہ اور طائف، ہے جس سے تمام لوگ پس جائیں آپ نے فرمایا نہیں میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی نسل میں سے ایسی لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

جناب رحمۃ للعالمین نے ہنس کے فرمایا
کہ میں اس دھر میں قہر غضب بن کر نہیں آیا

Marfat.com

الٰہی فضل کہ کہسار طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

وجہ ہشتم خدا کا فخر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان اللہ تعالیٰ یباھی بالطائفین اللہ تعالیٰ کعبہ کا طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ (شفا الغرام ۱/۱۸۰)

کعبہ کے کعبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر اللہ تعالیٰ نے فخر کیا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مہاجرین وانصار کی دو صفیں بنائیں پھر حضرت علی اور حضرت عباس کا ہاتھ پکڑا اور دونوں صفوں کے درمیان سے گزرے اور مسکرائے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ اس مسکرانے میں کیا حکمت ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں فرمایا مجھ پر جبریل امین نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے مہاجرین اور انصار پر فخر کررہا ہے اور جن فرشتوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے ان کے سامنے اللہ تعالیٰ مجھ پر اے علی تجھ پر اور اے عباس تجھ پر فخر کررہا ہے۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۹۲)

امام فخرالدین رازی اور امام غزالی نے لکھا ہے کہ سب ہجرت حضرت علی رسول خدا پر جان نثار کرتے ہوئے آپ کے بستر پر سوگئے تو اللہ تعالیٰ نے جبریل امین اور میکائیل سے فرمایا میں نے تم دونوں میں اخوت قائم کی ہے اور تمہاری زندگی بھی ایک دوسرے سے دراز کی ہے بتاؤ تم میں سے کون ہے جو اپنے بھائی پر اپنی زندگی کا ایثار کرے اور مرنے کو تیار ہو دونوں اپنی اپنی زندگی بارگاہ الٰہی سے طلب کرنے لگے خدا کی طرف سے ارشاد ہوا اے جبریل اور میکائیل دیکھو علی کی

Marfat.com

بزرگی اور شرافت کہ وہ تم سے بلند ہے ہم نے علی اور اپنے حبیب کے درمیان اخوت قائم کی ہے تو علی اپنی موت کو قبول کر کے ہمارے حبیب کی خوابگاہ پر سو گیا ہے اور اپنی جان ہمارے حبیب پر قربان کر دی ہے۔

حوصلہ ہارے نہ انسان پریشانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
اور کبھی ڈوب سکتی نہیں موجوں کی طغیانی میں
جن کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

اب تم دونوں جاؤ اور دشمنوں سے اس کی حفاظت کرو چنانچہ جبریل اور میکائی حضرت علی کی خدمت میں آئے ایک سرہانے بیٹھ گیا اور ایک پاؤں کی طرف بیٹھ گیا اور حضرت علی کی خدمت میں زبان حال سے کہنے لگے اے علی تیرے مثل کون ہے اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضاة الله والله رؤف بالعباد۔ (۳۵۸ کشف المحبوب ۱۹۸/۲ تفسیر کبیر)

وجہ نہم حکمت تخلیق:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ امام محمد باقر کے ساتھ مکہ میں موجود تھا اور میرے والد حجر اسود کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھی وہ میرے باپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا میرے والد نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے کہا میں آپ سے یہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ تخلیق کعبہ میں کیا حکمت ہے میرے والد نے پوچھا

Marfat.com

آپ کون ہیں اس نے کہا میں مغرب کا رہنے والا ہوں فرمایا کعبہ کی تعمیر میں حکمت یہ ہے کہ جب اللہ نے فرمایا اے فرشتو میں آدم کو خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کی یا اللہ یہ تو خونریز ہوگا فسادی ہوگا تو اللہ ان سے ناراض ہوگیا اس پر ان فرشتوں نے عرش کا طواف کیا اور اللہ ان سے راضی ہوگیا پھر اللہ نے فرمایا زمین پر ایک گھر بناؤ انہوں نے کعبہ تعمیر کیا خدا نے فرمایا جس بندے سے میں ناراض ہونگا وہ اگر آ کر کعبہ کا طواف کریگا تو میں اس سے راضی ہوجاؤ نگا جس طرح اے فرشتوں میں تم سے راضی ہوگیا ہوں اس آدمی نے میرے والد سے کہا آپ تمام اہل زمین سے زیادہ عالم ہیں پھر وہ آدمی چلا گیا میرے والد نے فرمایا اس آدمی کو واپس لاؤ چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور میں اس کو دیکھ رہا تھا جب وہ باب الصفا کے قریب پہنچا تو وہ غائب ہوگیا میں نے آ کر اپنے والد کو اطلاع دی آپ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھا میں نے عرض کی میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا یہ حضرت خضر تھے۔ (۴۴۱/۱ کتاب الاصابہ فی تسفیر الصحابہ)

اب سنئے کہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق میں کیا حکمت ہے۔

(۱) جب حضرت آدم سے لغزش ہوئی تو خدا کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتا ہوں مجھے بخشدے خدا نے فرمایا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانا عرض کی جب تو نے مجھ میں روح پھونکی تو میں نے عرش کے ہر پائے پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے جان لیا کہ تو نے اپنی محبوب ہستی کا نام اپنے ساتھ ملایا ہے خدا نے فرمایا اے آدم:

رفعناک کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نام والا تمہارا

تو نے سچ کہا واقعی وہ تمام مخلوق سے زیادہ میرا محبوب ہے جب تو نے

Marfat.com

اس کے وسیلے سے سوال کیا ہے تو میں نے تجھے بخش دیا۔ ولولا محمد ماخلقتك
اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ (۴۸۹/۵ دلائل النبوت)

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو کونین میں روشنائی نہ ہوتی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا مقصد یہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا جائے اور زمین پر ان کی اولاد پھیلے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ خود بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جن امتیوں کو پاؤ ان کو بھی حکم دو کہ وہ ان پر ایمان لائیں۔

فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنته ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن (۲/۶۱۷ المستدرک)

پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا میں نے عرش پانی پر پیدا کیا اس میں جنبش پیدا ہوئی میں نے اس پر لکھا لا اله الا الله محمد رسول الله اس کو سکون آ گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کی تخلیق میں حکمت یہ تھی کہ حضرت آدم اور جنت اور دوزخ کو پیدا کیا جائے تا کہ خدا کی اطاعت کرنے والوں کو داخل جنت کیا جائے اور نافرمانوں کو داخل دوزخ کیا جائے۔

Marfat.com

(ج) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی کنیت ابو محمد رکھی انہوں نے عرض کی یا اللہ تو نے میری کنیت ابو محمد کیوں رکھی حکم ہوا سر اٹھاؤ حضرت آدم نے سر اٹھایا تو سراپردہ عرش پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نظر آیا عرض کی یا الٰہی یہ نور کیسا ہے فرمایا۔

هذا نور نبی من ذرتیك اسمه فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاه ماخلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ (۴۴/ازرقانی)

یہ تیری اولاد سے اس کا نور ہے جسکا آسمان میں نام احمد ہے اور زمین میں محمد ہے اگر وہ نہ ہوتے تو نہ میں تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین اور آسمان کو پیدا فرماتا۔

تو نہ ہوتا تو محمد ہوتا دو جہاں کا انتظام

تو زمین کا نور ہے تو آسمان کا نور ہے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور کی تخلیق میں حکمت یہ تھی کہ حضرت آدم کو پیدا کیا جائے زمین کا فرش بچھایا جائے اور آسمان کی چھت قائم کی جائے تاکہ اس میں آفتاب ومہتاب اور ستاروں کو روشن کیا جائے اور انسان ان کی روشنی سے مستفید ہو۔

(د) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین نازل ہوئے اور عرض کی آپ کا رب فرماتا ہے اگر میں نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا ہے تو تجھے میں نے اپنا حبیب بنایا ہے۔ وما خلقت خلقا اکرم علی منك ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك ماخلقت الدنیا۔ (۶۳/ازرقانی)

میں نے کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ

Marfat.com

باعزت ہو میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ ان کو تیری عزت اور مقام کی پہچان کراؤں اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

دنیا ساتویں آسمان سے ساتویں زمین تک کا نام ہے معلوم ہوا یہ بزم کائنات میں جو بہار نظر آ رہی ہے یہ صدقہ ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

گر ارض وسا کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو کونین میں روشنائی نہ ہوتی

(ی) حضرت مجدود الف ثانی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم سے فرمایا۔

لولاك لما خلقت الا فلاك لولاك لما اظهرت الربوبية۔

(۳/۱۲۲ مکتوبات)

اے حبیب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اگر آپ کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آپکی تخلیق میں حکمت یہ رکھی کہ اپنا رب ہونا ظاہر فرما دے اور یہ حقیقت ہے کہ ہمیں خدا کا تعارف آپکی برکت سے ہوا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں خدا کا خدا ہونا معلوم ہوتا۔

فیض پہنچا رضا احمد پاک سے
ورنہ تم کیا سمجھتے خدا کون ہے
خدا کس کو کہتے تھے کیا جانتے تھے
تیرے منہ سے ذکر خدا ہے محمد

Marfat.com

ان احادیث کے بارے میں اگر کوئی یہ کہے یہ ضعیف ہیں تو اس کے لئے چند اصول حدیث بیان کئے جاتے ہیں تا کہ ذہن سے ضعیف حدیث کا غبار صاف ہو جائے ملاحظہ فرمائیں۔

ضعیف حدیث کے بارے میں وضاحت

اصول اول:

ضعیف حدیث اہل علم کے عمل سے قوت پا جاتی ہے۔

مثال نمبر ۱:

شیخ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جس کے لئے پڑھا جائے اسکی بھی مغفرت ہو جاتی ہے میں نے اتنی مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہوتھا اور کسی خاص انسان کی نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک جوان تھا جس کے کشف کا شہرہ تھا وہ کھانا کھاتے وقت رونے لگا میں نے سبب پوچھا اس نے کہا میں اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں میں نے دل میں کلمہ کا ثواب اسکی ماں کو بخش دیا وہ جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے اچھی جگہ یعنی جنت میں دیکھتا ہوں ابن عربی فرماتے ہیں میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے معلوم کی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے پہچانی۔ (۳/۹۸ مرقاۃ)

مثال نمبر ۲:

بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے کہا ایک مرتبہ میں گنگوہ

Marfat.com

حاضر ہوا تو حضرت کی سہ دری میں ایک کورہ بندھنا رکھا ہوا تھا میں نے اس کو اٹھا کر کنویں سے پانی کھینچا اور اس سے بھر کر پیا تو پانی کڑوہ تھا ظہر کی نماز کے وقت حضرت (مولوی رشید احمد گنگوھی) سے ملا اور یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کنویں کا پانی تو کڑوہ نہیں میٹھا ہے میں نے وہ پانی والا کورا بندھنا پیش کیا حضرت نے بھی پانی چکھا تو پانی بدستور کڑوہ تھا آپ نے فرمایا اچھا اس کو رکھدو ظہر کے بعد حضرت نے سب نمازیوں سے فرمایا کلمہ طیبہ جس قدر ہو سکے پڑھو اور حضرت نے بھی پڑھنا شروع کیا بعد میں حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت خشوع وخضوع سے دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے اس کے بعد پانی پیا تو وہ شیریں تھا اس وقت جتنے نمازی تھے سب نے چکھا تو کسی قسم کی تلخی نہ تھی بعد میں حضرت نے فرمایا اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جس پر عذاب ہو رہا تھا الحمد اللہ کلمہ کی برکت سے عذاب رفع ہوگیا۔ (۳۵۷ حکایات اولیاء).

زیر بحث حدی اگر چہ ضعیف ہے لیکن علماء کے عمل نے اس کو قوی کر دیا۔

اصول دوم:

حدیث اگر متعدد طریقوں سے روایت کی جائے اور وہ سب ضعف رکھتے ہوں تو ضعیف ضعیف مل کر قوت حاصل کر لیتے ہیں امام عبدالوہاب شعرانی جنکا تعارف یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری شریف پڑھی اور آپ مصر میں رہ کر مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ تک اپنا ہاتھ پہنچا دیتے ہیں اور حضور سے بالمشافہ گفتگو فرماتے ہیں۔

(۱۵۱ الیواقیت والجواہر)

انہوں نے میزان الشریۃ الکبریٰ میں لکھا ہے۔

Marfat.com

احتج جمهور المحدیثن بالحدیث الضعیف اذاکثرت طرقه۔

بیشک جمہور محدثین نے حدیث ضعیف کو کثرت طرق سے حجت مانا ہے۔

مثال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے دن روزہ رکھو اور اس روز اپنے گھر والوں کے خرچ میں فراخی اور وسعت کرو جس نے اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کو پورا سال کشادگی اور کشائش عطا فرماتا ہے۔ (۴۲۷ غنیۃ الطالبین)

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن متعدد طرق کی وجہ سے قوی ہے۔

(۳۷ سیز العین)

ابو مصعب مکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تشریف لے گئے تو اللہ کے حکم سے آپ کے چہرے کے سامنے ایک درخت آ گ آیا اور ایک جنگلی کبوتر کے جوڑے نے آ کر انڈے دئے مشرکین جب تلاش کرتے کرتے غار کے دروازے تک پہنچے تو کبوتروں کے گھونسلے دیکھ کر واپس ہو گئے رسول خدا نے فرمایا اللہ نے ان کو ہم سے دفع کر دیا۔

(طبقات ابن سعد ۱۱۵۴ زرقانی ۳۳۱/۱ البدریہ والنھایہ ۱۸۱/۳)

مولوی ادریس کا ندھلوی دیو بندی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث مختلف سندوں سے مروی ہے ہر سند میں اگرچہ بعض راوی ضعیف ہیں لیکن مجموعہ سے قوت اور وثاقت آ جاتی ہے۔

حضور کی حدیث ہے طلب علم فریضة علی کل مسلم علم کا طلب

Marfat.com

کرنا ہر مسلم پر فرض ہے امام نودی کے نزدیک یہ ضعیف ہے لیکن علامہ سیوطی نے فرمایا یہ صحیح ہے کیونکہ مجھے اسکی روایت پچاس سندوں سے معلوم ہے۔ (۱/۹۰۲ سیرت المصطفیٰ) (۸۶ قزگرہ نعمان)

اگر حدیث ضعیف ہو اور اسکی تائید قرآن سے ہوجائے تو وہ قوی بن جاتی ہے۔

مثال:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی تو خدا نے فرمایا اے موسیٰ

فخذ ما اتیتك وكن من الشاكرين۔

جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا وہ لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہوجاؤ

ومت على التوحيد وعلى حب محمد صلى الله عليه وسلم۔

اور تمہاری وفات توحید اور حب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آنی چاہئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے فرمایا۔

لولا محمد وامته لماخلقت الجنة ولا النار وه الشمس ولا القمر ولا دليل ولا النهار ولا ملكا مقرباولا بنيا مرسلاولا اياك۔

(۱۰ ارکن روم معارج النبوت)

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت نہ ہوتی تو میں جنت اور دوزخ سورج اور چاند دن اور رات کوئی مقرب فرشتہ کوئی نبی مرسل اور نہ ہی اے موسیٰ تجھے پیدا فرماتا۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لکین بقول محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد اسکی تائید اس آیت سے ہوتی ہے خدا فرماتا ہے۔

ماخلقنا السموات والارض وما بينهما الا بالحق۔

Marfat.com

ہم نے زمین اور آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے وسیلے سے پیدا فرمایا ہے۔

محدث اعظم پاکستان فرماتے ہیں حق حضور کا نام ہے جیسے کہ بخاری ۲/۹۳۵ میں لکھا ہے محمد حق محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور بالحق میں بامصاحبت کے لئے ہے توسل ثابت ہوا اب آیت مذکورہ کے معنی یہ ہوئے کہ ہم نے زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پیدا کیا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو زمین وآسمان اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے کبھی بھی پیدا نہ ہوتا لہٰذا جنت اور دوزخ آفتاب اور مہتاب دن اور رات مقرب فرشتے اور تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے توسل سے معرض وجود میں آئے ہیں۔ لہٰذا قرآن کی تائید سے یہ حدیث قوی ہوگئی۔

اصول چہارم:

ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ:

قد اتفق العلماء علی جوازا العمل الحدیث الضعیف۔

بے شک علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔

مثال:

ایک ضعیف حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جسے مجھ سے کسی عمل پر ثواب کی خبر پہنچے وہ اس پر عمل کرے اسکا اجر اسے حاصل ہوگا اگرچہ وہ بات واقع میں نے نہ فرمائی ہے۔ (۲/۳۶۷ مسند امام احمد)

۱۰ رابو طالب مکی نے قوت القلوب میں لکھا ہے۔

الا حادیث فی فضائل الا عمال وتفصیل الا صحاب متقبلة۔

Marfat.com

فضائل اعمال فضیلت صحابہ میں حدیثیں کسی ہی ہوں مقبول ہیں۔

مثال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

میرے صحابہ ستاروں کی ماند ہیں ان میں سے جسکی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے۔

محدثین کے نزدیک:

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن چونکہ اس سے صحابہ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اس لئے اسکا بیان کرنا جائز ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ضعیف حدیث فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔

غسل کرکے رومال سے بدن صاف کرنا مستحب ہے ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد رومال سے اعضاء مبارک کو صاف فرماتے تھے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل میں ضعیف پر عمل جائز ہے۔

اصول پنجم:

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک حدیث محدثین کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے لیکن اہل کشف کے ہاں وہ صحیح ہوتی ہے۔

مثال:

کشف الغمہ میں امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا اسکا دل نفاق سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے کپڑا

Marfat.com

پانی سے آپ نے فرمایا جو کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اللہ اسکی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا اس سے بغض وہ رکھے گا جسکے دل میں نفاق ہوگا یہ حدیث حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

یہ حدیث محدثین کے نزدیک ضعیف ہے لیکن اہل کشف کے ہاں یہ صحیح ہے ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ بدھ اور ہفتہ کے دن پچھنے لگانے سے سفید داغ ہوجاتے ہیں ایک صاحب محمد بن جعفر نے اس حدیث کو ضعیف خیال کر کے پچھنے لگائے اسے برص کی بیماری ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا میری حدیث کو ہلکا نہ جانو انہوں نے توبہ کی اور درست ہوگئے۔

اصول ششم:

اگر حدیث ضعیف ہو اور صحابہ کرام کے زمانے سے امت اس پر عمل کرتی چلی آرہی ہو تو امت کے عمل سے وہ ضعیف حدیث قوی بن جاتی ہے۔

مثال:

بخاری شریف کے محشی نے ایک جگہ صلوٰۃ تراویح کی تعداد رکعت میں اختلاف کیا اور روایات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ

ابن ابی شیبہ نے لکھا ہے کہ اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمْضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ فَضَعِیْفٌ۔ (بخاری شریف ۱/۲۲۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت پڑھا کرتے تھے یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن جب امت کا عمل صحابہ سے لے کر آج تک بیس رکعت پر ہے تو اصول حدیث کے مطابق عمل امت سے ضعیف حدیث قوی ہوگئی۔

Marfat.com

ملا علی قاری نے لکھا ہے اجمع الصحابة علی ان التروایح عشرون رکعة۔

صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں اور یہ اجماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوا اور اس بنا پر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء نے یہ مسلک اپنایا کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں لہٰذا امت کے اس عمل کی بنا پر ضعیف حدیث قوی ہوگئی۔

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر بھیجے اور بندہ یقین کی بنا پر ثواب کی امید پر اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمادیتا ہے اگر چہ خبر ٹھیک نہ ہو۔ (۹۱۰/۱۵ کنز العمال)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ میں دیکھا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں مجھے آپ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کوئی ایسی حدیث سنے جس مین کسی ثواب کا ذکر ہو اور وہ اس حدیث پر ثواب کی امید سے عمل کرے اللہ اسے وہ ثواب عطا فرمائیگا اگر چہ حدیث باطل ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس شہر کے رب کی میں نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

معلوم ہوا ضعیف حدیث ہر نیک نیتی سے عمل کیا جائے تو جائز ہے۔

شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ رجب کے مہینے کی فضیلت میں ضعیف سندوں سے احادیث آئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگر اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔ (الانبیاء:۲۶)

Marfat.com

اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اسی دن کا رخیر کرنا بدعت نہیں بلکہ بحکم انما الاعمال یا لنیات موجب ثواب ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ۱/۶۵)

وجہ دہم مومن کی اقتداء میں نماز کی ممانعت:

حضرت سائب بن خلاد فرماتے ہیں کہ:

ان ارجلا ام قوما فبصق فی القبلة ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر فقال رسول الله لقومه حین فرغ لا یصلی لکم (۱۷مشکوٰۃ)

ایک آدمی نے ایک قوم کی امامت کرائی اس حالت میں اس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے نماز ختم ہونے پر آپ نے فرمایا یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اسکی وجہ یہ تھی اس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکا کعبہ کی بے ادبی کی کعبہ کی توہین کی اب حضور کے ارشاد کے بعد اگر کوئی اس کے پیچھے نماز پڑھتا تو یقیناً اسکی نماز نہ ہوتی معلوم ہوا جو کعبہ کی توہین کرے اسکی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔

اب سنتے جو کعبہ کے کعبہ کی توہین کرے اسکی اقتداء میں بھی نماز نہیں ہوتی مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ (۱۲۶ صراط مستقیم)

Marfat.com

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے برا ہے اور یہ آپکی شان میں گستاخی ہے اور جسکا یہ عقیدہ ہواسکی اقتداء میں نماز جائز نہیں اس لئے کہ قرآن میں چار جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے اگر کوئی نماز میں وہ آیات پڑھے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تو ممکن ہے کہ اس کے دل میں حضور کا خیال آجائے پھر نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں حضور کا نام آتا اس وقت بھی آپکا خیال آسکتا ہے اب خیال آنے کی دو صورتیں ہیں خیال یا تو تعظیم کے ساتھ آئیگا یا تحقیر کے ساتھ آئیگا اگر خیال آئیگا تعظیم کے ساتھ تو متذکرہ بالا عبارت کی رو سے شرک ہوجائیگا اور اگر خیال آئیگا تحقیر کے ساتھ تو یہ کفر ہے شرک اور کفر کے ارتکاب سے نماز نہ ہوگی چونکہ اس عبارت کے لکھنے والے اور ایسا عقیدہ رکھنے والی کی اپنی نماز نہیں ہوتی تو انکی اقتداء میں ہماری نماز کیسے ہوگی پس ثابت ہوا گستاخ رسول کی اقتداء میں نماز ہوتی ہی نہیں۔

وجہ یازدھم خیال کعبہ فاسد نماز نہیں:

اگر کوئی آدمی کعبہ کے ساتھ ساتھ طواف کررہا ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو حکم یہ ہے کہ یہ وہیں کھڑا ہوکر نماز باجماعت پڑھ لے نماز کی حالت میں اس کے دل میں اگر کعبہ کا خیال آئیگا تو یہ خیال فاسد نماز نہ ہوگا۔

جب کعبہ کا خیال آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو کعبہ کے کعبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنے سے بھی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن (دیوبندیوں کی کتاب بلغۃ الحیر ان میں لکھا ہے کہ التحیات پڑھتے وقت اگر نبی کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے) حالانکہ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

جب حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کے پاس بے موسم پھل دیکھے تو آپ کے دل میں خیال آیا جو اللہ حضرت مریم کو بے موسم کے پھل دے سکتا ہے وہ مجھے بھی بڑھاپے میں اولاد دے سکتا ہے آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پاکیزہ لڑکے کی دعا مانگی تو فنادته الملائكة وهو قائم يصلى فى المحراب ان الله يبنزك بيحى۔

فرشتوں نے ان کو پکارا اور وہ محراب میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تجھے یحیٰ کی بشارت دیتا ہے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ دو فرشتے جبریل اور میکائیل دے انہوں نے نماز کی حالت میں حضرت زکریا کو پکارا اس وقت یقیناً حضرت زکریا کے دل میں ان فرشتوں کا خیال آیا ہوگا لیکن انکی نماز فاسد نہیں ہوئی اور علامہ منبھانی نے لکھا ہے کہ

انما جبريل خلق لخدمة النبى صلى الله عليه وسلم۔

جبریل تو ہمارے نبی کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں

جب حضور کے خادم کے خیال آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو آقا کے خیال آنے سے نماز کیسے ٹوٹے گی۔

محمد کا اعلیٰ مقام اللہ اللہ

ہے جبریل ان کا غلام اللہ اللہ

مرض وفات میں حضور نے صحابہ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ مسکرائے حدیث میں ہے۔

وهم المسلمون ان يفتنوا فى صلاتهم فرحا برسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليهم بيده رسول الله ان اتموا صلاتكم۔

اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں نماز

Marfat.com

توڑدیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اپنی نماز کو پورا کرو گویا ہر صحابی زبان حال سے کہہ رہا تھا۔

نماز پڑھاں کہ میں تہیں ول دیکھا مینوں کعبہ بھل گیا ای
بھل گئے سارے صوم صلاتاں اکو یار دا فکر پیا ای

عین نماز کی حالت میں صحابہ کے دلوں میں حضور کا خیال آیا لیکن انکی نماز ٹوٹی نہیں ورنہ نبی کریم ﷺ فرماتے نماز دوبارہ پڑھو میرا خیال آنے سے تمہاری نماز فاسد ہوگئی ہے معلوم ہوا نبی کا خیال آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ کامل اور اکمل ہوجاتی ہے۔

سجدہ کرنا ہے تو یوں کر سر ہو سجدے میں جھکا
سر خدا کے واسطے دل مصطفیٰ کے واسطے

❁❁❁

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقامات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

آیات قرآن:

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے ہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے اور ان کا رب ان کو خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا اور ان باغوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہے ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے۔

ان آیات سے پتہ چلا کہ جن مسلمانوں نے تین کام کئے ایمان قبول کیا خدا کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا تعالیٰ نے ان کو تین انعام دیئے اپنی رحمت کی بارش ان پر برسائی ان کو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دیا اور ان کے لئے جنت الاٹ کر دی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بشارت کے بطریق اولیٰ مستحق ہیں کیونکہ آپ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے ہیں اور آپ نے ہر غزوہ میں شریک ہو کر جہاد کیا اور ایک مرتبہ اپنے گھر کا سارا سامان خدا کی راہ میں دے دیا اس لئے آپ پر خدا کی رحمت سایہ افگن ہے خدا تعالیٰ آپ

Marfat.com

سے راضی ہے اور آپ یقیناً جنتی ہیں۔

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ○

اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لے آؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں۔

مسلمانوں کو مرتد کرنے کی یہ چال یہود خیبر کے بارہ راہبوں نے سوچی تھی کہ صبح کو یہود کی ایک جماعت ایمان لائے شام کو مرتد ہو جائے یہ کہہ کر کہ اسلام میں کوئی خوبی نہیں اور نہ نبی اسلام وہ نبی ہیں جنکی خبر ہماری کتب میں تھی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں وہ بھی مرتد ہو جائیں گے کہ یہود اصل علم ہیں وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے لیکن قرآن نے پہلے ہی انکی سازش کو بے نقاب کر کے یہودیوں کا ناپاک منصوبہ ناکام بنا دیا۔

اس آیت کی عبادت پر غور کریں یہودیوں نے کہا اس قرآن پر ایمان لاؤ جو ایمان والوں پر نازل ہوا اور اس وقت ایمان والوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہودی حضرت صدیق اکبر کو مومن سمجھتے تھے اور جو آپ کو مومن نہ جانے وہ یہودیوں سے بھی بدتر ہے۔

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ○

اللہ کا احسان یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اس کی مہربانی سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

Marfat.com

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ اسلام سے پہلے صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے خدا تعالیٰ نے ان کی دشمنی ختم کر کے باہمی اخوت کا سلسلہ قائم کر دیا آپس میں شیر و شکر ہو گئے پھر وہ ایک دوسرے کے مفاد پر جان قربان کرتے ایک دوسرے کی تعریفیں کرتے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ مجھ سے چار وجوہات کی بنا پر افضل ہیں۔

ایک تو نماز کی امامت میں کہ حضور علیہ السلام کی ظاہر حیات میں امامت کا مصلیٰ آپ کے سپرد کر دیا گیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے نبی کریم کے ساتھ ہجرت فرمائی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کو غار ثور میں نبی کریم کی رفاقت حاصل ہوئی اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے اظہار اور اشاعت میں بھر پور حصہ لیا ہے۔ (۶/۳۱۸ کنز العمال)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت صدیق اکبر نے قیامت کے دن کے بارے میں غور و فکر کیا اور میزان جنت اور دوزخ کے بارے میں فکر و دامن گیر ہوا تو آپ نے فرمایا کاش میں کوئی سبزہ ہوتا جس کو کوئی جانور کھا لیتا اور میں انسان کی حیثیت سے دنیا میں پیدا نہ ہوتا اس پر خدا نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔ (۱۵۶/ ۹ تفسیر مظہری)

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

معلوم ہوا خوف الٰہی ایک اعلیٰ نعمت ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی اس نعمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ آپ لو دو جنتیں عطا فرمائیگا ایک

Marfat.com

جنت اعمال کی جزا ہوگی اور دوسری رب کا انعام ہوگا۔

ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی صدیق اکبر نے ان کے منہ پر تھپڑ مارا جسکی وجہ سے وہ گر گئے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا ابوبکر تم نے ایسا کام کیا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں انکی گردن مار دیتا اس پر یہ آیہ کریم نازل ہوئی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ ○

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور رسول کی مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں ایمان نقش کر دیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ خوش بخت صحابی رسول ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور جن کے دل کو خدا تعالیٰ ایمان کے زیور سے آراستہ کر دے ان سے خدا کو کس قدر محبت ہوگی کوئی دوسرا کون ہے جو ان کو ایمان کی دولت سے محروم کر دے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرتبہ چالیس ہزار اشرفیاں تھیں آپ نے دس ہزار اشرفیاں دن کو اتنی ہی رات اور اتنی ہی اعلانیہ اور اتنی ہی پوشیدہ طور پر راہ خدا میں خرچ کر دیں خدا تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (نورالعرفان)

Marfat.com

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کا ثواب رب کے پاس اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل نواز دیتا ہے اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل کی۔

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا○

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لے جائے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبر اور صحابہ کرام پر خدا کا عظیم کرم ہوا کہ ان کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکالکر ایمان کی روشنی کی طرف لایا لہٰذا اب وہ گمراہ نہیں بلکہ ہدایت یافتہ ہیں ان کو گمراہ کہنے والا اس آیت کا منکر ہے۔

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَ اَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا۔

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اسکی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔

Marfat.com

اب اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلتیں ملاحظ فرمائیں تاکہ اہل سنت کا دل باغ باغ ہوجائے۔

فضیلت اول

جب مشرکین مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر اتفاق کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک ارادے سے آپ کو آگاہ فرمایا اور ہجرت کی اجازت دی تب رسول پاک نے بحکم الٰہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لیا پس اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابوبکر ایمان میں سچے اور اسلام میں پکے نہ ہوتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان ودل سے عاشق نہ ہوتے تو ہرگز وہ ان کو ایسے وقت میں اپنے ساتھ نہ لیتے اور نہ ہی اللہ اجازت دیتا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر انکی محبت اور عشق پر یقین نہ ہوتا تو کبھی ابوبکر کو اس سفر میں اپنے ہمراہ نہ لیتے۔ پس معلوم ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت میں مخلص اور سچے تھے۔

صدیق اکبر کا عشق رسول:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول خدا کی وفات کے بعد صرف دو برس تین مہینے زندہ رہے اور یہی آپکی خلافت کا زمانہ تھا اس قلیل سے زمانے میں آپ نے فراق رسول کے جو صدمے اٹھائے وہ بیان سے باہر ہیں امام عبدالوہاب شعرانی نے طبقات کبری رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے کہ صدیق اکبر پر فراق رسول کا غم اس حد تک غالب آگیا کہ آپ کا کلیجہ جل کر کباب ہوگیا تھا جسکی وجہ سے آپ کے منہ سے کباب بھننے کی سی بو آیا کرتی تھے اور سوائے فراق محبوب کے اور کوئی غم نہ تھا۔

Marfat.com

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو درد کا مزہ نازروا اٹھائے کیوں

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور نہایت اہم کام سرانجام دے رہے تھے یک بیک تمام کاموں کو چھوڑا اور مسجد سے باہر نکل کر ملک شام کے راستے پر چلے گئے اور کچھ دور جا کر واپس آ گئے لوگوں نے عرض کیا جناب آپ کہاں تشریف لے گئے تھے فرمایا ایک مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لے گئے تھے کئی روز تک مدینہ سے غائب رہے پھر ایک دن اس راستے سے واپس مدینہ میں تشریف لے آئے اب بھی ایک عرصہ ہو گیا ہے آپ مدینہ میں نظر نہین آئے خیال آیا شاید حضور شام کی طرف تشریف لے گئے ہوں اور ادھر سے آپ اکیلے چلے آتے ہوں اس لئے میں جناب کو لینے کے لئے ادھر آ گیا مگر افسوس کہ آپ ابھی تک تشریف نہیں لائے آخر کار شدید عشق کی برداشت نہ رہی اور آپ عشق کی آگ میں سوختہ ہو کر بیمار ہو گئے طبیب کو بلایا اس نے آپ کو غور سے دیکھا اور کہا یہ مریض کسی کے عاشق ہیں اور ان کا محبوب ان سے جدا ہو گیا ہے اس کے غم میں یہ بیمار ہو گئے ہیں انکا علاج دیدار یار کے علاوہ اور کچھ نہیں جتنی جلد ہو سکے ان کا محبوب ان کو ملا دیا جائے ورنہ یہ بہت جلد وفات پا جائیں گے لوگ سن کر بہت روئے کہ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں آپ کو کہاں سے لائیں۔ (۷۲ اکرم)

آویں آویں نہ چرلائیں آویں بری جدائی
دور وسیندیا سجناں مینوں سخت مصیبت پائی

مولانا عبد الرحمٰن جامی نے لکھا ہے کہ خواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ کے بدن پر دو سفید کپڑے ہیں

Marfat.com

تھوڑی دیر میں وہ دونوں کپڑے سبز رنگ کے ہوگئے اور اس قدر چمکنے لگے ان پر نگاہ نہیں ٹھہرتی آپ صدیق اکبر کے سامنے آئے اور سلام کیا اور مصافحہ کیا اور اپنا نورانی ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جسکی وجہ سے قلب اور سینے کی تکلیف دور ہوگئی پھر فرمایا ابوبکر ابھی ملاقات کا وقت نہیں آیا اس پر ابوبکر بہت روئے سارے گھر والوں کو خبر ہوگئی آپ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے کب ملاقات ہوتی ہے حضرت ابوبکر کا فراق میں رونا سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جلد ہی ملاقات ہونے والی ہے اس خواب کو دیکھ کر صدیق اکبر بہت خوش ہوئے۔

(۲۶۲ شواہد النبوت)

حضرت صدیق اکبر کی وفات کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اچانک حضرت ابوبکر کے مکان کی چھت کو دیکھا کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی ہے گھر والوں سے چھت کے جلنے کا سبب پوچھا محرمان راز نے عرض کیا کہ حضرت صدیق اکبر کبھی کبھی دل سے ایک پر درد آہ نکالا کرتے تھے جسکی حرارت سے یہ چھت جل گئی ہے اللہ اکبر کیا عشق کی آگ تھی جو جناب ابوبکر اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھے۔

عشق ایہا وچہ لکھاں آتش بھکھ بھکھ لاٹاں مارے
عشق لکایاں لک دا ناہیں آکر جوش کھلارے

جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ثوری کی طرف جارہے تھے تو صدیق اکبر کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آجاتے ہیں کبھی پیچھے چلے جاتے ہیں کبھی دائیں آجاتے ہیں اور کبھی بائیں جانب چلے جاتے ہیں حضور نے اسکی وجہ پوچھی تو عرض کی مجھے آپ پر دشمن کا خطرہ ہے آگے ہوتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ دشمن پچھلی طرف سے حملہ آور نہ ہوجائے تو پیچھے آجاتا ہون پھر خیال آتا

Marfat.com

ہے کہ کہیں دشمن دائیں طرف سے حملہ نہ کردے تو دائیں طرف چلا جاتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ دشمن بائیں جانب نہ آجائے تو بائیں جانب آجاتا ہوں صدیق اکبر اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پھرتے ہیں جیسے شمع کے گرد پروانہ پھرتا ہے۔

(جلد ا، ص ۹۰، الریاض النضرہ)

عشق تے آگ دونویں اک برابر پر عشق دا سیک ودھیرا
اگ تے ساڑے لکھ تے کانے عشق ساڑے تن میرا
اگ دے تائیں پانی ٹھارے عشق دا دارو کہڑا
بھلے شاہ اوتھے کجہ نہ سجدا جتھے عشق نے لایا ڈھیرا

فضیلت دوم

اگر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جان و مال کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کرنے سے راضی نہ ہوتے تو وہ ایسی مصیبت کے وقت میں خود شریک نہ ہوتے اور اپنے آپ کو معرض ہلاکت میں نہ ڈالتے بلکہ حیلہ حوالہ کرکے اپنے آپ کو اس مصیبت کے وقت میں شریک ہونے سے بچا لیتے۔

فضیلت سوم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت جتنے صحابہ کرام تھے ان میں سے کوئی بھی اس مرتبے کا نہ تھا کہ جس کو آپ اپنا یار غار بناتے سوائے صدیق اکبر کے اس سے معلوم ہوا کہ آپکا مرتبہ تمام صحابہ سے زیادہ ہے آپ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

Marfat.com

فضیلت چہارم

خدا تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ثانی اثنین اور امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ثانی اثنین کے لفظ میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر ہونگے اس لئے کہ خلیفہ بادشاہ کا ثانی ہوتا ہے۔ (تفسیر قرطبی ۸/۱۴۷۰)

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دلیل نمبر ۱:

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا نے ارشاد فرمایا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ○

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جوان کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں مہربان ہیں تو ان کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھے گا۔

اس آیت میں اللہ کی طرف سے خلفاء اربعہ کی تربیت خلافت کی طرف واضح اشارہ ہے چنانچہ والذین معہ سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور اَشداء علی الکفار سے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے اور رحماء بینھم سے خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا سے خلیفہ رابع حضرت علی کی خلافت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ معیت اور صحبت میں حضرت صدیق اکبر کفار پر شدت میں حضرت عمر اور حلم وکرم میں حضرت عثمان غنی اور عبادت اور اخلاص میں

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ خصوصی شان رکھتے تھے۔ (۴۲۴ مہر منیر)

دلیل نمبر۲:

حضرت جبرین مطعم فرماتے ہیں تجارت کی غرض سے ملک شام گیا زمانہ جاہلیت میں جب میں شام کے قریب پہنچا تو ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو اہل کتاب تھا اس نے مجھ سے کہا کیا تمہارے پاس کسی آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا اگر اسکی صورت دیکھ لوتو پہچان لوگے میں نے کہا ہاں اس نے مجھے ایسے مکان میں داخل کیا جس میں تصاویر تھیں میں نے ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نہ دیکھی اتنے میں ایک آدمی اور آیا اس نے کہا کس شغل میں ہو ہم نے بتایا وہ ہمیں اپنے مکالف میں لے گیا جونہی میں اس کے مکان میں داخل ہوا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی میں نے دیکھا کہ آپ کو پیچھے سے ایک اور آدمی نے پکڑا ہوا ہے میں نے پوچھا یہ آپکے پیچھے کھڑا ہونے والا کون ہے اس نے کہا ہر نبی کے بعد ایک نبی ہوتا ہے مگر اس تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں وَھٰذَا الْخَلِیْفَۃُ بَعْدَہٗ اور جو پیچھے کھڑا ہے یہ اس نبی کے بعد اس کا خلیفہ ہے۔ (۲/۱۲۵ طبرانی)

دلیل نمبر۳:

حضرت عصمہ کا فرمان ہے کہ ایک دیہاتی اونٹ لے کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ نے اس سے وہ اونٹ ادھار خرید لیا پھر اس دیہاتی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی آپ نے اس سے آنے کی وجہ پوچھی اس نے کہا اونٹ لے کر آیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ادھار خرید لیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر آپکی وفات ہوگئی تو میری رقم

Marfat.com

کون ادا کرے گا اس نے جا کر پوچھا آپ نے فرمایا پھر تمہاری رقم ابوبکر ادا کرے گا اس نے جا کر حضرت علی کو بتادیا آپ نے اس سے فرمایا جاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر ابوبکر کا بھی انتقال ہوگیا پھر یہ رقم کون ادا کرے گا۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پھر اونٹ کی قیمت عمر دے گا اس نے آ کر حضرت علی کو بتادیا آپ نے فرمای جاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر عمر کا بھی انتقال ہوگیا تو یہ قیمت کون ادا کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عمر کی وفات ہوجائے تو ہوسکے تو بھی مرجانا۔ (۱۸۰/۱۷ طبرانی۔ ۱۷۹/۵ مجمع الزوائد)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے بعد تمہارے اونٹ کی قیمت کی ادائیگی صدیق اکبر کریگا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق ہونگے اور ان کے بعد خلیفہ حضرت عمر ہونگے صدیق اکبر کے انتقال کی صورت میں آپ نے اونٹ کی قیمت کی ادائیگی کا اشارہ حضرت عمر کی طرف کیا۔

دلیل نمبر۴:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں مجھ سے فرمایا میری طرف سے اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھدوں اس لئے کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (خلافت کی آرزو) اور مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں اور اللہ اور مومن ابوبکر (کی خلافت) کے سوا کسی اور کی خلافت نہ مانیں گے۔

(۳۳۸/۳ مشکوٰۃ) (۱۶۹/۵ طبرانی اوسط) (۴۶/۶ مسند امام احمد)

Marfat.com

دلیل نمبر ۵:

ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیمار ہوگے انکی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی مجھے اجازت دیجئے میں اپنے باپ کی بیمار پرسی کے لئے ان کے گھر جانا چاہتی ہوں آپ نے اجازت دے دی جب حضرت حفصہ اپنے والد کے ہاں تشریف لے گئیں تو بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کو حضرت حفصہ کے گھر بلا کر ان کو اپنی صحبت سے سرفراز فرمایا ابھی حضرت ماریہ وہیں تشریف فرما تھیں کہ حضرت حفصہ بھی تشریف لے آئیں دیکھا کہ دروازہ بند ہے یہ دروازے پر بیٹھ گئیں جب دروازہ کھلا تو انہوں نے حضرت ماریہ کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری باری میں میرے بستر پر آپ نے حضرت ماریہ کو شرف صحبت سے سرفراز فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا اور دوسری خوش خبری یہ ہے کہ میرے بعد صدیق اکبر خلفیہ ہونگے اور ان کے بعد تمہارے والد عمر بن خطاب ہونگے اور ان دونوں باتوں کی کسی کو خبر نہ دینا۔

بعد میں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضور علیہ السلام کو مطلع فرما دیا کہ حفصہ آپکی رازداری نہ کرسکیں اور انہوں نے یہ دونوں باتیں حضرت عائشہ کو بتادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے فرمایا تم نے ماریہ کی خبر شائع کردی حضرت حفصہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر آپ کو کس نے بتائی ہے۔

قَالَ نَبَّانِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ۔

فرمایا مجھے علم والے خبردار نے خبر دی ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل حضرت

Marfat.com

صدیق اکبر ہیں۔

(۱۳/۱۳ کنز العمال) (تفسیر خزائن العرفان۔ تفسیر نورا العرفان)

دلیل نمبر ۶:

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وعدہ کرلیا ہے کہ ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔

اس آیت میں ھم جمع کی ضمیر ہے جب کم ازکم تین اشخاص کے لئے استعمال ہوتی ہے معلوم ہوا کہ جن خوش نصیب لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے وہ ایک سے زیادہ ہیں اور وہ چاروں خلفاء ہیں چنانچہ ذیل کی احادیث ہمارے دعوے کی دلیل ہیں ان میں خلفائے ثلاثہ کا ذکر ہے۔

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی اور اسکی بنیاد میں ایک پتھر رکھا پھر فرمایا حضرت ابوبکر میرے پتھر کے ساتھ پتھر رکھیں پھر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ پتھر رکھے پھر فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ پتھر رکھیں جب اسی ترتیب سے پتھر رکھ دیئے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ هٰؤُلَاءِ الْخَلَفَاءُ مِنْ بَعْدِیْ یہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔

(۱۳/۲۴۰ کنز العمال)

Marfat.com

حدیث نمبر۲:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ کے ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس دیکھو یہ کون ہے میں نے دیکھا تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق ہیں فرمایا لوٹ جاؤ اور دروازہ کھولو وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِیْ ان کو جنت کی بشارت دے دو اور ان کو خبر کر دو کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہونگے میں نے ان کو خبر کر دی پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو یہ کون ہے میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میں نے عرض کی عمر آئے ہیں فرمایا لوٹ جاؤ اور دروازہ کھول دو اور انکو جنت کی بشارت دے دو۔

وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

اور ان کو خبر کر دو کہ وہ ابوبکر کے بعد خلیفہ ہونگے۔

میں نے باہر نکل کر ان کو خبر کر دی پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی دروازہ کھولنے کو کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کون ہے میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی تھے میں نے عرض کیا عثمان تجھی ہیں فرمایا لوٹ جاؤ دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو اور۔

اَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ۔

ان کو خبر کر دو کہ وہ عمر کے بعد خلفیہ ہونگے۔ (۱۳/۶۵ کنز العمال)

حدیث نمبر۳:

قبیلہ بنی مصطلق کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میرے قبیلے نے مجھے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ آپ کے بعد صدقات کس. کے سپرد کیا کریں گے مین نے حاضر ہوکر عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کے سپرد کردیا کرنا مین حضرت علی سے ملا اور ان کو خبر دی آپ نے فرمایا حضور کی بارگاہ میں لوٹ جاؤ اور پوچھو کہ ابوبکر کے بعد صدقات کس کے سپرد کرنے ہیں میں نے واپس جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای عمر کے سپرد کرنے ہیں میں نے آکر حضرت علی کو مطلع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جاؤ اور حضور سے پوچھو عمر کے بعد صدقات کس کے سپرد کرنے ہیں میں نے جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عثمان غنی کے سپرد کرنے ہیں۔

(۱۳/۲۴۱ کنز العمال)

اس حدیث میں بھی اشارۃً خلافت کی ترتیب بیان کردی گئی۔

دلیل نمبر ۷:

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

اے ایمان والوتم میں سے جوکوئی اپنے دین سے پھر گیا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرین گے یہ اللہ کا فضل ہے جیسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

Marfat.com

یہ آیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بین دلیل ہے کیونکہ مرتدین سے جہاد آپ ہی نے کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر عام پھیل گیی تو کچھ لوگ مرتد ہوگئے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی ان سے لڑائی نہ کی جائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک رسی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی جاتی تھی مجھ سے روک لی گئی تو میں لڑائی کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگون کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے گیں جس نے کلمہ پڑھ لیا اس نے اپنا مال اور جان بچالی۔

حضرت عبداللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

وَاللّٰهِ لَاَ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ۔

خدا کی قسم میں ان سے ضرور لڑونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم خدا نے صدیق اکبر کا سینہ کھول دیا اور میں نے پہچان لیا کہ آپ حق پر ہیں۔

دلیل نمبر ۸:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اسکی رضا چاہتے اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے

Marfat.com

وہی سچے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو سچا کہا ہے اور جس کو خدا نے سچا کہہ دے وہ جھوٹ نہیں بول سکتا اور چونکہ مہاجرین نے صدیق اکبر کو خلیفہ اول مانا ہے لہٰذا صدیق اکبر خلیفہ ہیں۔

دلیل نمبر ۹:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کبھی آنا عرض کی میں بعد میں آؤں اور آپکی وفات ہوچکی ہوتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے ان کے پاس آجانا۔ (ص ۲۰، الصواحق المحرقہ)

دلیل نمبر ۱۰:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل امین آئے تو میں نے دریافت کیا کہ میرے ساتھ ہجرت کون کریگا فرمایا ابوبکر اور وہی آپ کے بعد خلیفہ ہونگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری امت سے افضل ہیں۔ (ص ۱۳۸/۶ کنز العمال)

فضیلت پنجم

اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ جب انہوں نے اپنے صاحب سے فرمایا، صاحب کا لفظ ابوبکر کے بارے میں فرما کر آپکی صحابیت کو ثابت کر دیا یہ مرتبہ کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت قرآن سے ثابت ہے لہٰذا آپکی صحابیت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج

Marfat.com

ہے کیونکہ وہ نص قطعی کا انکار کرتا ہے قرآن وحدیث میں صحابہ کے جتنے بھی فضائل ہیں صدیق البر بطریق اولیٰ ان کے مستحق ہیں۔

یہ بات ذہب نشین رہے کہ کوئی صحابی بھی فاسق وفاجر نہیں کیونکہ اگر صحابی کو فاسق مانا جائے تو نہ قرآن صحیح رہ سکتا ہے نہ کوئی حدیث قابل اعتماد غرضکہ تمام دین درہم برہم ہوجائے گا کیونکہ قرآن میں خدا فرماتا ہے۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اور ظاہر قرآن شک سے پاک نہیں ہوسکتا جب تک جبریل پر کسی کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو وہ امین ہوں کہ رب سے جیسا قرآن لیں ویسا ہی نبی تک پہنچا دیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالکل سچے امین ہوں جیسا قرآن جبریل سے لیں ویسا ہی صحابہ تک پہنچا دیں پھر سارے صحابہ ثقہ عادل ہوں اور متقی دیانت دار ہوں جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیں ویسا ہی امت تک پہنچا دیں تو قرآن کی حقانیت کے لئے ضروری ہے کہ جیسا جبریل اور نبی کو امین سچا اور پرہیز گار ماننا ضروری ہے ویسا ہی صحابہ کرام ثقہ اور عادل ومتقی مانا جائے۔

اور جہاں تک ذخیرہ احادیث کا تعلق ہے تو یہ بات امر مسلمہ ہے کہ احادیث کی حقانیت صحابہ کی حقانیت پر موقوف ہے اگر یہ حضرات فاسق ہوں تو کوئی حدیث قابل اعتماد نہیں کیونکہ فاسق کی بات کا اعتبار نہیں لہٰذا صدیق متقی عادل اور ثقہ ہیں۔

فضیلت ششم

اللہ تعالیٰ نے زیر بحث آیت میں فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو تسلی دی اور خدا کی حفاظت ونصرت میں ان کو اپنے ساتھ شامل فرمالیا۔ جس سے معلوم ہوا اللہ جس طرح اپنے محبوب کا حافظ اور ناصر ہے اسی طرح صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی حافظ وناصر ہے جب یہ ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے تو اس سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوگیا خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

بے شک اللہ متقیوں اور محسنون کے ساتھ ہوتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دوصفات ہوئیں متقی ہونا اور محسن اور خدا فرماتا ہے۔

تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا ○

ہمارے بندوں میں سے متقی اس جنت کے وارث ہیں۔

معلوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنت کے وارث ہیں۔

اور دوسرے مقام پر خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

اللہ کی رحمت محسنون کے قریب ہے۔

معلوم ہوا کہ ہر وقت صدیق اکبر پر خدا کی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے۔

ایک اور مقام پر خدا نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ بے شک اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

اور چونکہ اللہ صدیق اکبر کے ساتھ ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ صدیق اکبر پکے سچے مومن ہیں اور مومنوں کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○

بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔

معلوم ہوا خدا تعالیٰ صدیق اکبر کی مہمانی جنت الفردوس میں فرمائیگا۔

ان اللہ معنا جملہ اسمیہ ہے جو دوام پر دلالت کرتا ہے جس کی معنی یہ

Marfat.com

ہوئے کہ معیت نصرت اور حمایت ہمیشہ ہمیشہ صدیق اکبر کے ساتھ رہے گی۔

فضیلت ہفتم

خدا تعالیٰ نے زیر بحث آیت میں فرمایا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِ یعنی اللہ نے (صدیق اکبر) پر سکینہ نازل فرمایا اور اللہ تعالیٰ اپنی تسلی ان پر نازل فرماتا ہے جو ایمان میں پکے اور اسلام میں مضبوط ہوں اور جن پر خدا کا فضل ہو۔

سکینت میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔

(۱) نور = نور سے قلب روشن ہوتا ہے حق اور باطل میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔

(۲) قوت = قوت سے دل میں عزم واستقلال پیدا ہوتا ہے۔

(۳) روح = اس سے دل زندہ ہو جاتا ہے غفلت دور ہو جاتی ہے انسان خدا کی راہ میں ہر وقت چست چالاک رہتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل جس کے نتیجے میں آپ کا دل منور ہو گیا اس عزم استقلال پیدا ہو گیا اور آپ پر نیک کام کرنے میں غفلت طاری نہ ہوتی تھی۔

فضیلت ہشتم

خدا تعالیٰ نے زیر بحث آیت میں فرمایا۔ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا ○

اللہ تعالیٰ نے لشکروں سے اسکی مدد فرمائی جن کو تو نہیں دیکھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے کس کی مدد فرمائی اور کس پر سکینہ نازل فرمایا اس کے متعلق علامہ محمود آلوسی بغدادی نے لکھا کہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَا اَبَابَكْرٍ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْكَ وَاَيَّدَكَ ○

(۱۰/۸۷ روح المعانی)

Marfat.com

اے ابوبکر اللہ نے تجھ پر سکینہ نازل فرمایا اور تیری مدد کی۔

اللہ تعالیٰ نے غار ثور پر فرشتوں کا پہرہ لگادیا جسکی وجہ سے مشرکین کے دلوں پر رعب طاری ہوگیا ان کو اندر جھانکنے کی ہمت نہ ہوئی جیسے اصحاب کہف کی غار پر ایک خاص رعب ہے جسکی وجہ سے کوئی شخص اس غار کے اندر جھانک کر نہیں دیکھ سکتا چنانچہ حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ جب قریش تلاش کرتے کرتے غار تک پہنچے تو ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص بالکل غار کے سامنے کھڑا ہے ہمیں ضرور دیکھ لے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں فرشتے ہمیں پردوں سے چھپائے ہوئے ہیں اتنے میں وہ آدمی غار کے سامنے بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ (۱۸۷/۷ فتح الباری) (۸۸/۱۰ روح المعانی)

واقعہ ہجرت:

قریش نے جب دیکھا کہ صحابہ رفتہ رفتہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آج کل میں جانے والے ہیں تو مشورہ کے لئے بڑے بڑے سردار جمع ہوئے شیطان بھی ایک بوڑھے کی شکل میں نمودار ہوا اور دروازہ پر کھڑا ہوگیا لوگوں نے دریافت کیا تم کون ہو کہنے لگا نجد کا ایک شیخ ہوں تمہاری گفتگو سننے آیا ہوں اگر ممکن ہو تو مشورہ سے تمہاری امداد کرونگا لوگوں نے اندر آنے کی اجازت دے دی گفتگو شروع ہوئی کسی نے کہا آپ کو کوٹھڑی میں قید کر دیا جائے شیخ نجدی نے کہا یہ رائے درست نہیں اس لئے کہ ان کے صحابہ اگر سن پائیں گے تو تم پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو چھڑا کر لے جائیں گے کسی نے کہا ان کو جلا وطن کر دیا جائے شیخ نجدی نے کہا یہ رائے بھی بالکل غلط ہے تم اس کے کلام کی شیرینی سے خوب واقف ہو اگر وہ یہاں سے نکال دئے گئے تو عین ممکن ہے کہ

Marfat.com

دوسرے شہر والے اسکا کلام سن کا ان پر ایمان لے آئیں گے پھر سب مل کر تم پر حملہ آور ہونگے۔

ابوجہل نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ نہ تو انہیں قید کیا جائے اور نہ ہی جلا وطن کیا جائے بلکہ ہر قبیلہ سے ایک نوجوان منتخب کیا جائے پھر سب مل کر دفعۃً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالیں اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خون تمام قبائل میں تقسیم ہوجائیگا اور نبی عبد مناف تمام قبائل سے لڑ نہ سکیں گے مجبوراً دیت پر معاملہ ختم ہوجائیگا۔

شیخ نجدی نے کہا واللہ رائے ہے تو بس یہ ہے حاضرین جلسہ نے بھی اس رائے کو بہت پسند کیا۔ (۱/۳۲، زرقانی) (۱/۱۵۲، طبقات ابن سعد)

یہ بھی طے پایا کہ یہ کام آج کی رات سر انجام دیا جائے ادھر جلسہ برخاست ہوا ادھر جبریل امین وحی ربانی لے کر پہنچے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ○

اور یاد کرو جس وقت کافر تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا نکال دیں اور طرح طرح کے فریب کرتے تھے اور تدبیر کرتا ہے اللہ اور اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا اور تمام واقعہ سے آپ کو مطلع کیا اور اللہ کی طرف سے آپ کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے دریافت فرمایا کہ میرے ساتھ کون جائیگا جبریل نے عرض کیا آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق ہجرت کریں گے۔

(۳/۵ المستدرک)

چنانچہ رات ہوئی اور تاریکی چھا گئی تو قریس نے آپکے مکان کا محاصرہ کرلیا کہ جب آپ سو جائیں تو آپ پر حملہ کر دیا جائے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو حکم دیا کہ میری سبز چادر اوڑھ کر میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور ڈرو مت تم کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا۔ آپ نے لوگوں کی امانتیں حضرت علی کے سپرد کیں کہ صبح کو یہ امانتیں لوگوں تک پہنچا دیں ابوجہل باہر کھڑا ہنس ہنس کر لوگوں سے کہہ رہا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال یہ ہے کہ اگر تم ان کا اتباع کروگے تو دنیا میں عرب وعجم کے بادشاہ بنو گے اور مرنے کے بعد تم کو جنت ملے گی اور اگر ان پر ایمان نہ لاؤ گے تو دنیا میں ان کے صحابہ کے ہاتھ سے قتل کئے جاؤ گے اور مرنے کے بعد جہنم میں جاؤ گے اور اسکی آگ میں جلو گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے ایک مشت خاک لئے ہوئے برآمد ہوئے اور فرمایا ہاں میں یہی کہتا ہوں اور تو بھی میرے اصحاب کے ہاتھ سے قتل ہوگا اور مرنے کے بعد جہنم میں جلے گا اور اس مشت خاک پر سورہ یٰسین کی تلاوت کی اور ان کے سروں پر وہ خاک ڈال دی۔ (عیون الاثر ۱/۱۷۹)

وہ دراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورہ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے سے نکل کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں دیکھتی چلی آئی ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح بھی اور شام بھی میرے ابا جان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لاتے تھے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نبی کا آستانہ وہ ہے کہ جبریل جیسے نوریوں کے سردار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حیدر کرار رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ اس آستانے پر آتے ہیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ صدیق اکبر کے دروازے پر جاتے ہیں۔

Marfat.com

تصدیق ہے جس پر ازل سے زمانہ
وہ ہے مصطفیٰ کا حسین آستانہ

میر عبدالواحد بلگرامی نے لکھا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا عنقریب ہجرت ہوگی لیکن ایسے وقت میں کہ کسی کو خبر نہ ہو یہاں تک کہ ایک روز آدھی رات کے وقت جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا ارشاد ہے کہ مکہ سے ہجرت کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ ابوبکر موجود ہیں فرمایا اے ابوبکر تمہیں کس نے خبر دی ہے عرض کی یا رسول اللہ اس روز آپ نے فرمایا تھا کہ ہجرت ایسے وقت میں ہوگی کہ کسی کو خبر نہ ہوگی اسی روز سے اپنے گھر میں نہیں سویا اور تمام رات حضور کے در دولت پر حاضر رہتا ہوں۔ (۶۲ سبع سنابل)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد ایک شخص آپ کے مکان کے دروازے کے قریب سے گزرا اور قریش کی جماعت سے دریافت کیا تم یہاں کیوں کھڑے ہو اور کس کا انتظار کر رہے ہو کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں اس شخص نے کہا خدا تمہیں ناکام کرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سروں پر خاک ڈال کر گزر بھی گئے جب صبح ہوئی حضرت علی آپ کے بستر سے اٹھے تو یہ کہنے لگے اس شخص نے سچ کہا اور نہایت ندامت کے ساتھ حضرت علی سے پوچھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں آپ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ (۱۷۶/۳ البدریہ والنہایہ)

الغرض گھر سے نکل کر ابوبکر کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف چلے راستے میں صدیق اکبر نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے پاؤں ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل چل رہے ہیں آپ نے نبی کریم کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اسکی ایک وجہ تو یہ معلوم

Marfat.com

ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین پر نہ لگیں اور کفار آپ کے قدموں کے نشان سے آپ کی تلاش نہ کرسکیں کیونکہ اس زمانے میں کسی کو تلاش کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مکہ کے تمام راستے پتھریلے تھے صدیق اکبر نے خیال کیا کہ چھوٹے چھوٹے پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چبھ رہے ہیں کیوں نہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ ہو بہر حال اس وقت حالت یہ تھی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اور اس سے صدیق اکبر کی عظمت کو کیسے چار چاند لگے اس کے لئے کچھ دلائل ملاحظ فرمائیں۔

نمبر۱:

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا قسم ہے انکی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہے جب صحابہ کرام جہاد میں گھوڑے دوڑاتے ہیں تو تیز دوڑنے کی وجہ سے ان کے سینوں سے جو سانس نکلتی ہے وہ خدا کو اتنی پیاری لگتی ہے کہ خدا اسکی قسم یاد فرما رہا ہے جب مجاہد صحابی کی سواری کی سانس خدا کو پیاری ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری صدیق اکبر کی سانس اللہ کو کتنی پیاری لگتی ہوگی۔

نمبر۲:

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار ہوکر بنی نجار کے باغ کے قریب سے گزرے اور ہم آپ کے ساتھ تھے اچانک آپ کی خچر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرادے ناگہاں پانچ چھ قبریں نظر آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس حال میں

Marfat.com

مرے تھے اس شخص نے کہا شرک کی حالت میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان مشرکوں کی قبروں میں ان کو عذاب ہو رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر نے قبروں کے اندر کا منظر دیکھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار ہو جائیں تو اسکی نگاہ میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ منوں مٹی کے اندر کے حالات دیکھ لیتی ہے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم 'صدیق اکبر پر سوار ہو جائیں تو آپکی نگاہ میں کتنی طاقت آ گئی ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸)

نمبر۳:

جب حضرت حلیمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے آئیں تو انکی سواری کو مار مار کر ہنکایا جاتا تھا یہ لاغر اور کمزور تھی لیکن. جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر حلیمہ اسی سواری پر سوار ہوئی تو اسکی برق رفتاری قابل دید تھی وہ بنی سعد کی عورتوں کی سواریوں سے آگے بڑھ گئی ان عورتوں نے پوچھا اے حلیمہ یہ سواری تو وہی ہے نا آپ نے فرمایا سواری تو وہی ہے لیکن اس وقت اسی سواری پر ایک ایسی ہستی سوار ہے کہ:

جنکی خاطر یہ سب کچھ بنایا جن کو گھر اپنے حق نے بلایا
اے حلیمہ تیرا یہ مقدر وہ تیرے گھر میں آئے ہوئے ہیں

اگر حلیمہ کی سواری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیں تو وہ باقی تمام سواریوں سے افضل ہو جاتی ہے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر پر سوار ہو جائیں تو آپ کیوں نہ تمام صحابہ سے افضل ہو گئے ہوں گے۔

نمبر۴

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر دریا قلزم سے پار گزر گئے تو

Marfat.com

جبریل بھی ایک گھوڑی پر سوار آپ کے ساتھ تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک سامری نامی آدمی تھا اس نے دیکھا کہ جبریل کی سواری کے قدم کے نیچے سے تازہ گھاس پیدا ہوجاتی ہے اس نے اس سواری کے قدموں کے نیچے سے مٹی لے لی اور بعد میں سونے کا ایک بچھڑا بنا کر وہ خاک اس میں ڈالی تو اس بچھڑے میں جان آ گئی حضرت جبریل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں علامہ بنھانی نے لکھا ہے کہ اِنَّمَا جِبْرِیْلُ خُلِقَ لِخِدْمَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبریل تو ہماری نبی کے خادم ہیں۔

محمد کا اعلیٰ مقام اللہ اللہ
ہے جبریل ان کا غلام اللہ اللہ

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جبریل کی سواری کے قدموں کی خاک ایک بے جان و جاندار بنا دیتی ہے تو آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سیدنا صدیق اکبر کے قدموں کی خاک میں کیا تاثیر ہوگئی۔

نمبر۵:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء نے آپکی وفات کے بعد کھانا پینا چھوڑ دیا امام نسفی فرماتے ہیں ایک رات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء ملی تو اس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تجھ پر سلام ہو کیا آپ اپنے باپ کو کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں کیوں کہ میں ان کے پاس جارہی ہوں یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور اونٹنی نے اپنا سر سیدہ کی گود میں رکھا اور اسی وقت مرگئی تو اس کو کفن دے کر دفن کر دیا گیا۔ تین روز کے بعد دیکھا گیا تو وہ قبر میں موجود نہ تھیں۔ (۲/۱۷۶ نزہتہ المجالس)

Marfat.com

وہ یقیناً جنت میں پہنچ گئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری اونٹنی کی یہ فضیلت ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری صدیق اکبر کی کیا فضیلت ہوگی آپ بھی یقیناً جنتی ہیں۔

نمبر۶:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے تھے کہ حضرت ام ایمن تشریف لائیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین دونوں گم ہوگئے ہیں اور اس وقت سورج کافی بلند ہو چکا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما اٹھو میرے دونوں بیٹوں کو تلاش کرو ہر آدمی تلاش کے لئے نکلا اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیا حتیٰ کہ ہم ایک پہاڑ کے قریب پہنچے ہم نے دیکھا کہ حسنین کریمین ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہیں اور ایک سانپ اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ نکل رہی ہے حضور اسکی طرف متوجہ ہوئے وہ سانپ بھی آپکی طرف متوجہ ہوا پھر ایک بل میں داخل ہوگیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے پاس آئے اور ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا اور ایک کو دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر سوار کرلیا میں نے عرض کی اے شہزادو تمہاری سواری کتنی اچھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو اچھے ہیں اور انکا باپ ان دونوں سے اچھا ہے۔ (۲/۳۴ کشف الغمہ)

حبذا صلی علی حسنین کاندھے پر سوار

مرحبا دوش نبی پر ہے دوشالہ نور کا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتہ نے آکر خبر دی کہ امام حسن اور امام حسین دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (۵۷۰ مشکوٰۃ)

Marfat.com

جو شہزادے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سوار ہو جائیں وہ تو جنتی نوجوانوں کے سردار ہو جاتے ہیں اور جس صدیق اکبر کے کندھوں پر خود نبی سورا ہو جائے وہ کیوں نہ جنتی سردار ہوگا۔

نمبر ۷:

بخاری شریف میں حدیث ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ملکر نہ نہاتے تھے بلکہ تنہا غسل فرمایا کرتے تھے قوم نے اعتراض کر دیا کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے اس لئے یہ تنہا غسل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن تنہا نہا رہے تھے اور آپ نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے تھوڑی دیر بعد آپ نے دیکھا کہ وہ پتھر آپ کے کپڑوں کو لے کر دوڑا آپ نے فرمایا اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے وہ دوڑ کر ان لوگوں کے پاس جا کر ٹھہر گیا جو آپ پر اعتراض کیا کرتے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہاں پہنچ گئے انہوں نے دیکھا کہ آپ کا جسم بے عیب اگر موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے ایک پتھر پر سوار ہوں تو اس میں دوڑنے کی قوت آ جاتی ہے اور امام الانبیاء صدیق اکبر پر سوار ہو جائیں تو آپ میں کتنی طاقت آ گئی ہوگی۔

نمبر ۸:

وفات کے قریب حضور علیہ السلام نے صحابہ کے ایک مجمع میں فرمایا جس پر میری طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہو وہ مجھ سے ابھی اس دنیا میں بدلہ لے حضرت عکاشہ آگے بڑھے اور عرض کی ایک مرتبہ آپکی چھڑی میرے پیٹ پر لگی تھی نہ جانے آپ نے قصداً ماری تھی یا سواری کو مارنے گئے اور مجھے لگ گئی اگر آپ بدلہ دینا چاہتے ہیں تو اسکا بدلہ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی منگا کر حضرت

Marfat.com

عکاشہ کے ہاتھ میں دی اور فرمایا بدلہ لے کو انہوں نے کہا جب آپکی چھڑی لگی تو میرا پیٹ ننگا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھالیا حضرت عکاشہ آگے بڑھے اور چھڑی ہاتھ سے پھینک کر آپ کا پیٹ چوم لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ ○

جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے جس کے صرف ہونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم سے لگے وہ جنتی اور جس کے جسم کا بہت سا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے مس کر رہا ہے وہ صدیق کیوں نہیں جنتی۔ (جلیہ ۳/۷۴)

نمبر ۹:

جب حضرت حاجرہ صفا اومروہ پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑی ہیں تو اس وقت انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اٹھایا ہوا نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ○

صفا اور مروہ پہاڑیاں اللہ کی نشانیاں ہیں۔

اگر حضرت ہاجرہ کے قدموں سے لگنے والی پہاڑیاں اللہ کی نشانیاں ہیں تو جب صدیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر اس پہاڑ پر لے گئے جس میں غار ثور ہے تو وہ پہاڑ صدیق اکبر کے قدموں کے ساتھ لگنے کی وجہ سے یقینا اللہ کی نشانی ہے۔

نمبر ۱۰:

رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ صدیق اکبر کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی

Marfat.com

ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چند روٹیاں تنور میں لگائیں لیکن وہ سب کچی برآمد ہوئی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حیران ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیران ہونے کی ضرورت نہیں میرے جسم سے جو چیز چھو جاتی ہے اس پر آگ اثر نہیں کیا کرتی لہٰذا شیعوں کا عقیدہ غلط ہے سواری کی حالت میں انکا جسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے لگا لہٰذا ان پر کوئی آگ بھی اثر نہیں کرسکتی بلکہ آپ کی قبر تو جنت کا اعلیٰ باغ ہے۔

(۲/۳۸۵ مدارج النبوت)

بہر حال صدیق اکبر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھوں پر بٹھا کر غار ثور تک پہنچایا۔

اٹھایا شب ہجر بار نبوت

یہ ہمت یہ جرأت یہ کام اللہ اللہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام غار میں جلوہ فرما ہوئے تو اللہ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کے سامنے ایک درخت اُگ آیا اور ایک جنگلی کبوتر کے جوڑے نے آکر انڈے دئے مشرکین جو ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار تک پہنچے تو کبوتر کے گھونسلے دیکھ کر واپس ہوگئے رسول خدا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم سے دفع کردیا۔ (۱۵۲/۱ طبقات ابن سعد)

مسند امام احمد میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں صدیق اکبر نے مجھے مجھ سے بیان فرمای جب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے اور قریش ہمیں تلاش کرتے کرتے غار کے منہ پر آکھڑے ہوئے اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اگر کسی نے اپنے قدموں پر دیکھ لیا تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ان دو کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جن کا تیرا خدا ہے یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ غار ثور میں صدیق اکبر کو شدید پیاس لگی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غار کے دروازے پر چلے جاؤ اور پانی پی لو ابوبکر فرماتے ہیں میں گیا اور میں نے شہد سے میٹھا دودھ سے زیادہ سفید اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پانی پیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا پانی پی لیا ہے میں نے عرض کی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیا میں تجھے بشارت نہ دوں میں نے عرض کیا ضرور بشارت دیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کی نہروں کے مؤکل فرشتے کو حکم دیا جنت الفردوس کی ایک نہر کا رخ غار کے دروازے کی طرف پھیر دو تاکہ صدیق اکبر پانی پی لیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی بارگاہ میں میرا اتنا بلند مقام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بلکہ تمہارا مقام اس سے بھی بلند ہے اور فرمایا۔

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَا یُدْخُلُ الْجَنَّةَ مُبْغِضُكَ وَلَوْ كَانَ لَهٗ عَمَلُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا ○

قسم اس خدا کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے تیرا دشمن جنت میں نہ جائیگا اگرچہ اس کے عمل ستر نبیوں کے برابر کیوں نہ ہوں۔

(۱۹۵۰/۱۱ الریاض النضرہ)

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر غار کے قریب پہنچے تو صدیق اکبر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں پہلے میں جاتا ہوں اور اس کو صاف کرتا ہوں آپ غار کے اندر تشریف لے گئے غار کے اندر سوراخ تھے آپ نے اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر سوراخ بند کر دیئے لیکن ایک سوراخ کے لئے کپڑا باقی نہ بچا وہاں آپ نے اپنی ایڑی رکھدی اور نبی کو آواز دی حضور غار کے اندر تشریف لے

Marfat.com

گئے اور صدیق اکبر کی آغوش میں سر رکھ کر خواب استراحت میں جلوہ فرما ہوئے جس سوراخ پر ایڑھی تھی اس میں سانپ تھا اس نے اپکی ایڑی پر ڈنگ مارا آپ کو شدید درد ہوا لیکن جنبش نہ کی کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند میں خلل نہ آجائے آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے گرم گرم آنسو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر گرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے حقیقت حال معلوم ہوئی آپ نے اپنا لعاب دہن ایڑی پر لگایا خدا تعالیٰ نے شفاء کاملہ اور صحت عاجلہ عطا فرمائی۔

دیکھئے تو وہ غار کے اندر کون ہے بیٹھا گود میں لے کر
سرور عالم کا سر انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ایڑی رکھ دی سانپ کے بل پر زہر کا صدمہ سہ لیا دل پر
سب کچھ ہے یہ خاطر دلبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صدقے کرنے والا
منزل عشق وصدق کا رہبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی وجوہ:

(۱) کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے درپے تھے اور آپ ان سے چھپ کر غار ثور میں داخل ہوئے تھے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان اور ان کی جانثاری پر مکمل اعتماد نہ ہوتا تو ان کو اپنے ساتھ لے کر کبھی غار میں داخل نہ ہوتے۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا اللہ کے حکم سے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبی قرابت دار بھی بہت تھے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر میں رفاقت کے لئے صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لینا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چُن لیا۔

(۳) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ثانی اثنین (دو میں سے دوسرا) فرمایا ہے، اور دین کے اکثر مناصب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی تھے۔ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اس طرح اسلام کی دعوت دینے میں اول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ثانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی طرح ہر غزوہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کی خدمت میں حاضر رہے، اس طرح وہ غزوات میں بھی ثانی اثنین ہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا، پس امامت میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ثانی اثنین ہیں اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ آپ کے پہلو میں دفن ہوئے اس طرح وہ قبر میں بھی ثانی اثنین ہیں اور حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے قبر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھیں گے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۹۲) اور جنت میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوں گے اور امت میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ (سنن داؤد: ۴۶۵۲) خلاصہ یہ ہے کہ تبلیغ دین میں، ہجرت کرنے میں، مغازی میں، امامت میں، امارت میں، قبر میں، حشر میں، دخول جنت میں، تمام اہم دینی مناصب میں اول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۴) اس آیت میں مذکور ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین ہوئے تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا: غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

Marfat.com

اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تسلی دینے والے ہوں۔

(۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ تصریح کی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں اور یہ نص قطعی ہے جس کا انکار کفر ہے اور تمام صحابہ میں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت منصوص ہے اور آپ کے صحابی ہونے کا انکار کفر ہے۔

(۶) اس آیت میں فرمایا ہے: اللہ ہمارے مع (ساتھ) ہے، اور اس معیت سے حفاظت اور نصرت کی معیت مراد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حفاظت اور نصرت فرمائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرمالیا اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ متقین اور محسنین کے مع (ساتھ) ہوتا ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا متقی اور محسن ہونا بھی منصوص ہوا۔

(۷) احادیث اور کتب سیر سے ثابت ہے کہ غار ثور میں قیام کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، عبداللہ بن ابی بکر اور ان کی بیٹی حضرت اسماء، ان کا غلام عامر بن فہیرہ آپ تک مکہ کی خبریں پہنچانے اور آپ کے لئے طعام پیش کرنے میں لگے رہے اور یہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کہ ان کی اولاد اور ان کے خدام اس خطرے کے موقع پر جان کی بازی لگا کر آپ کی خدمت میں مشغول رہے۔

(۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے پہنچے تو سب لوگوں نے جان لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹) اس آیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ حاکمیت

Marfat.com

میں اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا کون شخص ہے جس کے متعلق یہ تین آیتیں ہوں: اذھما فی الغار (جب وہ دونوں غار میں تھے) وہ دونوں کون تھے؟ اذ یقول لصاحبہ (جب وہ اپنے صاحب سے کہہ رہے تھے) وہ صاحب کون ہیں؟ لا تحزن ان اللہ معنا (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے) یہ دنوں کون ہیں؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور سب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنی شروع کر دی اور یہ بہت عمدہ بیعت تھی۔

(السنن الکبریٰ ج ۶، ص ۳۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۲۱۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۱ھ)

(۱۰) غار ثور کی ان تین راتوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں انوار رسالت اس طرح جذب ہو گئے تھے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچے تو استقبال کے لئے آئے ہوئے مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سمجھا کہ یہ رسول اللہ ہیں اور وہ سب آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملنے لگے، تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر چادر کا سایہ کیا تا کہ لوگ جان لیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں تو ان کا ایک غلام اور اُمتی ہوں۔

امام بخاری حدیث ہجرت کے اخیر میں عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کی ایک جماعت میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی جو شام سے تجارت کر کے لوٹ رہے تھے، پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے اور مدینہ کے مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے تشریف لا رہے ہیں، وہ ہر روز صبح مدینہ کی پتھریلی زمین پر جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے اور دوپہر کو لوٹ

Marfat.com

آتے، حتیٰ کہ ایک روز جب ان کا انتظار بہت طویل ہو گیا اور وہ اپنے گھروں کو لوٹ گئے، ایک یہودی کسی ٹیلہ پر کھڑا ہوا کسی کا انتظار کر رہا تھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سفید لباس میں آتے ہوئے دیکھ لیا۔ وہ یہودی بے اختیار بلند آواز سے چلا کر بولا: اے معاشر العرب! یہ ہیں وہ تمہارے بزرگ جن کا تم انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے اور انہوں نے اس پتھریلی زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب مڑ گئے اور بنو عمرو بن عوف کے محلّہ میں ٹھہرے۔ یہ ماہ ربیع الاول کا پہلا دن تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے۔ پھر انصار کے جن لوگوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تعظیم دینے لگے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا..... الحدیث۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۹۰۵، مطبوعہ دار ارقم، بیروت)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گمان کیا اسی لئے انہوں نے ابتداء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور جب دھوپ آ گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چادر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا تب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔ (فتح الباری ج ۷ ص ۲۴۴، طبع لاہور)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں انوار رسالت اس طرح جذب ہو گئے تھے کہ دیکھنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان کرتے تھے۔

Marfat.com

عنداللہ مقام صدیق از روئے احادیث

حدیث نمبر ۱:

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور صحابہ اکرام بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں حاضر تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چالیس غلام تھے ان میں سے میں نے بیس غلام رسول خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے آزاد کر دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے خیر کی اس وقت جبریل امین نازل ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے اے رسول اکرم ان بیس غلاموں کے جسم پر جتنے بال ہیں تیری امت سے اسی قدر لوگوں کو ہم نے جہنم سے آزاد کر دیا اور اتنا ہی ثواب صدیق اکبر کو عطا کیا اور جنت میں اتنے درجے ان کو بلند کر دیا۔ (۳۱ انیس الارواح)

حدیث نمبر ۲:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو انگوٹھی دی کہ اس پر لا الہ اللہ لکھوالاؤ آپ وہ انگوٹھی نقاش کے پاس لے گئے اور فرمایا اس انگوٹھی پر لا الہ اللہ محمد رسول اللہ لکھ دو اس نے لکھ دیا جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ انگوٹھی لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے دیکھا کہ اس پر لکھا ہوا ہے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر یہ زائد عبارت کیوں لکھا لائے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے نام کو خدا کے نام سے جدا کرنا نہ چاہا اور اپنا نام میں نے نہیں لکھوایا اور شرم سار ہوئے اتنے میں جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق کا نام میں نے لکھا ہے اور اسکی

Marfat.com

وجہ یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ کا نام خدا کے نام سے جدا نہ ہوا اور اللہ نے چاہا کہ صدیق کا نام آپ کے نام سے جدا نہ ہو۔ (۸۷/ التفسیر کبیر)

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَکْرَہُ فَوْقَ سَمَائِہٖ اَنْ یَخْطَاءَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

بے شک اللہ ناپسند فرماتا ہے اپنے آسمان پر کہ صدیقؓ سے کوئی غلطی سرزد ہو۔ (۶۸/۳ طبرانی کبیر)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَرَکَ اَنْ تَسْتَشِیْرَ اَبَابَکْرٍ ○ (۱۴۳/۱ الریاض النضرہ)

اللہ تعالیٰ آپ کو ارشاد فرماتا ہے کہ ابوبکر سے مشورہ کر لیا کرو۔

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں نے ہر آسمان پر لکھا دیکھا۔

محمد رسول اللہ وابوبکر الصدیق۔

(۴۸۸/۱۱، مسند ابی یعلیٰ، ۴۱/۹ مجمع الزوائد)

اب تک کے دلائل سے ثابت کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام بہت بلند ہے بعد الانبیاء کوئی ایک بھی ایسا مومن نہیں جو صدیق اکبر سے افضل ہو آپ پوری امت میں سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خدا نے فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دیگا کہ تو راضی ہوجائیگا۔ اور صدیق کے بارے میں فرمایا وَلَسَوْفَ يَرْضٰى اور صدیق راضی ہوجائیگا۔

یعنی خدا دونوں کی رضا چاہتا ہے۔

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔

اور وہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا سچ لانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسکی تصدیق کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔

(کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۷۶)

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر دونوں کو متقی کہا گیا جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑے متقی حضرت صدیق اکبر ہیں اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صدیق اکبر کا ذکر کس ہستی کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ہستی جن کے بارے میں حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

قلبت مشارق الارض ومعارب بها فلم احد رجلا افضل من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۸/۲۱۷ مجمع الزوائد)

میں نے زمین کے مشارق ومغارب کو چھان مارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کسی آدمی کو نہ پایا۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے سبھی میں نے چھان

Marfat.com

ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

امام شاذلی صاحب ''حزب البحر'' نے فرمایا ایک مرتبہ میں مسجد اقصیٰ میں سوگیا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد اقصیٰ کے باہر وسط حرم میں ایک تخت بچھایا گیا اور فوج درفوج مخلوق کا اژدھام ہونا شروع ہوگیا میں نے دریافت کیا کہ یہ کیسا اژدھام ہے معلوم ہوا کہ تمام رسول اور انبیاء علیہم السلام حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں منصور حلاج کی سوء ادبی کے بارہ میں شفاعت کے لئے حاضر ہورہے ہیں میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رونق افروز ہیں اور تمام انبیاء کرام جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں میں وہاں ٹھہر گیا اور ان حضرات کی باتیں سننے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں تو آپ ان سے کوئی عالم دین دکھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ایک سوال کیا امام غزالی نے اس کے دس جوابات دئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جواب سوال کے مطابق ہونا چاہئے ایک سوال کا ایک جواب چاہئے تھا آپ نے دس جواب کیوں دیئے امام غزالی نے عرض کی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ایک سوال کیا تھا ما تلک بیمینک یا موسیٰ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے آپ نے اس کے کئی جواب دئے تھے یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہو اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس لے علاوہ میرے اور کام بھی سرانجام پاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوال کا ایک جواب کافی تھا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔

امام شاذلی فرماتے ہیں یہ منظر دیکھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر جلوہ

Marfat.com

یہ آیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے خدا کی راہ میں مال خرچ کیا اس لئے آپ کا مرتبہ تمام صحابہ سے زیادہ ہے چنانچہ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی آپکی بارگاہ میں تشریف فرما تھے اور آپ نے ایسا لباس زیب تن کیا ہوا تھا جس کے کانٹوں کے بٹن تھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کیا وجہ ہے کہ ابوبکر نے اپنے لباس کو کانٹوں کے بٹن لگا رکھے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال مجھ پر خرچ کردیا جبریل نے عرض کی خدا آپ کو فرماتا ہے کہ ابوبکر کو سلام کہو اور اس سے پوچھو کہ وہ اس فقر میں راضی ہے یا ناراض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر خدا تعالیٰ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس فقر میں تم راضی ہو یا ناراض حضرت ابوبکر نے عرض کی میں اپنے رب سے کیسے ناراض ہوسکتا ہوں اور تین مرتبہ فرمایا میں اپنے رب سے راضی ہوں جبریل نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے ابوبکر میں تجھ سے راضی ہوگیا جس طرح تو مجھ سے راضی ہوگیا ہے اس پر حضرت صدیق رونے لگے جبریل نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب سے صدیق اکبر نے کانٹوں کے بٹن والا لباس پہنا ہے عرش اٹھانے والے فرشتوں نے بھی ایسا ہی لباس پہن رکھا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا کہ میں (علی المرتضیٰ) صدیق اکبر سے افضل ہوں میں اس کو اسی کوڑے لگاؤنگا معلوم ہوا حضرت علی المرتضیٰ کا عقیدہ ہے کہ صدیق اکبر تمام امت سے افضل ہیں۔

(۱۷/۳۴۰ تفسیر قرطبی)

Marfat.com

گر ہیں اور تمام رسل کرام حضور کے سامنے فرش زمین پر تشریف فرما ہیں کتنی بڑی جلالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مظاہرہ ہے میں اسی سوچ و بچار میں تھا اور حضور علیہ السلام کی قدر و منزلت پر تعجب کر رہا تھا نا گہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس سے میں بیدار ہو گیا میں نے جو دیکھا تو وہ مسجد اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت وہ مسجدِ اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا اس نے مجھ سے کہا کیا تعجب کرتا ہے یہ سب حضور کے نور سے پیدا ہوئے ہیں یہ سن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوئی تو مجھے افاقہ ہوا میں نے اس منتظم مسجد کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔ (۵/۷۵ روح البیان)

سب سے زیادہ خدا کو محمد سے پیار
مہربان. ان پہ ہے پاک پروردگار

وہ ہیں محبوب حق، حق کے ہیں راز دار
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

جب خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا اور آپ تمام امت سے زیادہ متقی ہیں لہٰذا آپ بعد الانبیاء تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَایَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتَلَ اُولٰئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا۔

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح خرچ اور جہاد کیا۔

Marfat.com

یہ آیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے خدا کی راہ میں مال خرچ کیا اس لئے آپ کا مرتبہ تمام صحابہ سے زیادہ ہے چنانچہ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی آپکی بارگاہ میں تشریف فرما تھے اور آپ نے ایسا لباس زیب تن کیا ہوا تھا جس کے کانٹوں کے بٹن تھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کیا وجہ ہے کہ ابوبکر نے اپنے لباس کو کانٹوں کے بٹن لگا رکھے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال مجھ پر خرچ کردیا جبریل نے عرض کی خدا آپ کو فرماتا ہے کہ ابوبکر کو سلام کہو اور اس سے پوچھو کہ وہ اس فقر میں راضی ہے یا ناراض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر خدا تعالیٰ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس فقر میں تم راضی ہو یا ناراض حضرت ابوبکر نے عرض کی میں اپنے رب سے کیسے ناراض ہوسکتا ہوں اور تین مرتبہ فرمایا میں اپنے رب سے راضی ہوں جبریل نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے ابوبکر میں تجھ سے راضی ہوگیا جس طرح تو مجھ سے راضی ہوگیا ہے اس پر حضرت صدیق رونے لگے جبریل نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب سے صدیق اکبر نے کانٹوں کے بٹن والا لباس پہنا ہے عرش اٹھانے والے فرشتوں نے بھی ایسا ہی لباس پہن رکھا ہے۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا کہ میں (علی المرتضٰی) صدیق اکبر سے افضل ہوں میں اس کو اسی کوڑے لگاؤنگا معلوم ہوا حضرت علی المرتضٰی کا عقیدہ ہے کہ صدیق اکبر تمام امت سے افضل ہیں۔

(۱۷/۳۴۰ تفسیر قرطبی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مسجد میں گیا دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے کہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے میں نے کہا میں آج اس بات کو دریافت کر کے رہونگا پہلے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس گیا اور کہا کہ اے عائشہ تمہارا یہ حال ہوگیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتی ہو انہوں نے کہا اے عمر تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اپنوں کی خبر لو میں حفصہ کے پاس آیا اور کہا اے حفصہ تمہیں معلوم ہے کہ رسول خدا تم سے محبت نہیں کرتے اگر میں نہ ہوتا تو وہ تمہیں طلاق دے دیتے یہ سن لر وہ زارو قطار رونے لگیں پھر میں نے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں کیا اپنے حجر میں ہیں میں آپ کے پاس آیا دیکھا کہ آپکا خادم کھڑکی میں بیٹھا ہے میں نے کہا رباح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے آنے کی اجازت لے لو اس نے کھڑی کی طرف دیکھا اور مجھے دیکھ کر خاموش ہوگیا میں نے بلند آواز سے کہا رباح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے آنے کی اجازت لے لو میں خیال کرتا ہوں شاید آپ کو گمان ہو کہ میں آپ کے پاس حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں واللہ اگر آپ فرمائیں گے تو میں اسکی گردن ماردونگا رباح نے کھڑکی کی طرف دیکھا اور مجھے ہاتھ سے آنے کا اشارہ کیا میں اندر داخل ہوا نبی پاک صرف ایک تہبند باندھے بوریے پر لیٹے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور بوریے کے نقش آپ کے جسم پر اچھلے ہوئے تھے میں نے حجرے میں نظر دوڑائی تو دیکھا کہ ایک طرف دو مٹھی جو رکھے ہوئے ہیں ایک مٹھی برگ سلم اور دو چمڑے نیم رباغت شدہ یہ دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں فرمایا۔ اے ابن خطاب کیوں روتے ہو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ روؤں آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں اور بہترین خلق ہیں اور یہ قیصرہ کسریٰ ہیں جو محلوں میں راحت وآرام سے

Marfat.com

ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فرمایا اے ابن خطاب کیا تم راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہے اور ان کے لئے دنیا میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں میں نے بہت کم معاملات میں گفتگو کی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق نازل کی پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی اگر طلاق دے دی ہے تو اللہ، جبریل فرشتے، ابوبکر اور میں اور سب مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اس پر خدا تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَالِكَ ظَهِيْرٌ۔

پس خدا اس کا مولیٰ ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد فرشتے اس کے مددگار ہیں۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۴۷۷)(۱/۱۵۰ مسند ابی یعلیٰ)

علامہ عبدالرؤف مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر ''صالح المومنین'' کی تفسیر میں لکھا ہے۔ صالح المومنین ابوبکر وعمر اے هما اعلیٰ صفة واعظهم بعد الا بنياء قدر صالح المومنين سے مراد صدیق اور عمر ہیں اور وہ دونوں نبیوں کے بعد تمام مومنوں سے افضل ہیں۔

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر ۴/۲۵۱)

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ○ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى۔

اور اس سے بہت دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں جسکا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

Marfat.com

ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ مکہ میں دو آدمی مالدار اور امیر تھے ایک حضرت صدیق اکبر اور دوسرا امیہ بن خلف دونوں کا مال خرچ کرنے کا طریقہ مختلف تھا امیہ بہت زیادہ امیر تھا اس کے بارہ غلام تھے اور ہر غلام کو تربیت دے کر کسی ایک کام پر مقرر کیا ہوا تھا ایک غلام کے ذمے زراعت کا کام تھا ایک غلام باغات پر مقرر تھا ایک غلام منقش کپڑوں کا کاروبار کرتا تھا اور یمن اور شام میں ان کپڑوں کی تجارت کرتا تھا ایک غلام مویشی پالتا تھا۔ اتنا مالدار ہونے کے باوجود ایک درہم بھی کسی فقیر کو نہ دیتا تھا اگر غلاموں میں سے کوئی محتاج ہوتا تو اس کے مانگنے پر بھی کچھ نہ دیتا بلکہ اس کو خدمت سے معزول کر دیتا اگر کوئی اسے کہتا کہ اپنے مال سے آخرت کما تو وہ کہتا اول تو یہ کہ آخرت کہاں ہے اور اگر آخرت ہو بھی تو میں نے اس قدر مال جمع کر لیا ہے کہ مجھے بہشت کی نعمت کی ضرورت نہیں اس کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا جس کا نام بلال تھا جو بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمتگار بنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں اسے اپنے آگے آگے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت بلال کی مشتاق ہے بلال امیہ کو بتائے بغیر پوشیدہ طور پر مسلمان ہو گیا۔ آخر کار امیہ کو بلال کے ایمان کا علم ہو گیا امیہ نے پہلے اپنی خدمت سے معزول کیا بلال کے ذمے بت خانے کا انتظام تھا بلال کو بلا کر امیہ نے پوچھا کس کی عبادت کرتے ہو بلال نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی عبادت کرتا ہوں اس لعین نے کہا اس دین سے بیزار ہو جاؤ ورنہ تمہیں طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرونگا بلال نے کہا میں اس دین کو نہیں چھوڑ سکتا تو نے جو کرنا ہے کر لے تیرا غلام ہوں اس نے بلال کو ننگا کیا اور پھر کیکر کے خشک لمبے لمبے کانٹے لے کر اس کو چبھوئے یہ کانٹے ہڈی سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے جب دھوپ تیز ہو جاتی تو امیہ اپنے غلام سے کہتا بلال کو دھوپ میں لٹا کر گرم گرم پتھر اس کے اوپر رکھدو

Marfat.com

اور بلال کے چاروں طرف آگ جلائی جاتی تا کہ آپ کو خوب اذیت ہو جب آفتاب غروب ہوجاتا آپ کو ایک تاریک کمرے میں لے جاکر باری باری آپ کو کوڑے مارتے صبح تک آپ کو اسی طرح مارا جاتا بلال اس حال میں احد احد کی آواز بلند کرتا ایک دن صدیق اکبر اس کوچے سے گزرے تو بلال کے رونے کی آواز سنی آپ نے کسی سے پوچھا کہ اس گھر میں کیا ہورہا ہے لوگوں نے کہا کہ امیہ اپنے غلام کو مار رہا ہے صبح کو صدیق اکبر امیہ کے گھر گئے اور اسے نصیحت کی کہ خدا سے خوف کھا اس غلام کو تکلیف نہ دے اس پر ظلم نہ کر اس نے دین حق کو قبول کیا ہے اور وہ خدا کا دوست بن گیا۔

تن من یار میں شہر بنایا دلوچہ خاص محلّہ ہو
آن الف دل وسوں کیتی میری ہوئی خوب تسلا ہو
سب کجھ مینوں پیا سنیوے جو بولیما سوا اللہ ہو
دردمنداں ایہہ رمز پچھاتی باہو بے دراں سر کھلہ ہو

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو غنیمت جانوں اور اس پر احسان کر یہ آخرت میں تیرے کام آئیگا اس لعین نے کہا آخرت کہاں ہے اگر بالغرض ہو بھی تو مجھے دنیا میں کس چیز کی کمی ہے تو جانتا ہے کہ میرے خزانے میں ہر قسم کا مال موجود ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پھر اسے نصیحت کی اس نے کہا اگر آپ کو اس غلام پر ترس آتا ہے تو آپ خرید کر اس کو لے جائیں آپ بھی مالدار ہیں صدیق اکبر نے فرمایا میں اس کو خریدتا ہوں بولو کیا لوگے اس نے کہا ترے پاس ایک غلام ہے نسطاس رومی جو کہ دو ہزار دینار کا مالک ہے وہ غلام دے کر اس کو لے جاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دل وجان سے قبول کیا اور حضرت بلال کو خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بارگاہ میں لاکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ ہیں میں نے بلال کو خدا کے

Marfat.com

لئے آزاد کردیا۔ (۳۰۴/۳ تفسیر عزیزی)

بعض لوگوں نے کہا کہ بلال کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر کوئی احسان ہوگا اس لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر آزاد کیا ہے اس پر خدا نے متذکرہ آیات نازل فرمائی آپ کو اتقی کہا گیا اور دوسرے مقام پر خدا نے فرمایا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم لہٰذا آپ اللہ کے نزدیک تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

نیز ان آیات میں یہ بھی ہے کہ ولسوف یرضیٰ اور عنقریب وہ خدایا وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ راضی ہوجائیگا اور رسول خدا کے لئے فرمایا کیا ولسوف یعطیک فترضیٰ عنقریب تیرا خدا تجھے اتنا دیگا کہ تو راضی ہوجائیگا۔

فَتَرْضٰی نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی

فَتَرْضٰی کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○

ان فقیروں ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے خدا کا فضل اور رضا تلاش کرتے ہوئے وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں وہ لوگ سچے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب ہجرت کرنے والے سچے ہیں اور ان سچے مہاجرین میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر کو صدیق رضی اللہ عنہ کہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

دلیل نمبر ۱:

حضرت ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر اس وقت حاضر ہوا جبکہ باغیوں نے آپ کا محاصرہ کیا ہوا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اندر سے چھت پر تشریف لائے اور نیچے جھانک کر باغیوں سے فرمایا میں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کو یہ بات معلوم ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اس وقت مدینہ میں بیئر رومہ کے سوا کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہ تھا رسول خدا نے فرمایا کون ہے جو اس کو خرید کر مسلمانوں پر وقف کردے اسے جنت ملے گی میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید کر وقف کر دیا آج اس کا پانی پینے سے مجھے روکتے ہو اور میں کھاری پانی پیتا ہوں لوگوں نے کہا ہم جانتے ہیں اے اللہ ہم اس سے واقف ہیں پھر آپ نے فرمایا تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے کہ مسجد نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ ہوگئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں شخص کی اولاد کی زمین خرید کر مسجد کو دے دے اسے جنت ملے گی میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسجد میں وسعت کر دی آج تم مجھے اس میں نماز نہیں پڑھنے دیتے انہوں نے کہا اے اللہ ہم جانتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم میں شبیر پہاڑ پر کھڑے تھے اسے جنبش ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھوکر مار کر فرمایا۔

اسکن شبیر فانما علیك نبی و صدیق وشهیدان۔

اے شبیر ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۲۵۳ ج ۳)

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہا۔

دلیل نمبر۲:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل آیا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور نے اس کو کچھ عطا فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی اس سائل کو کچھ عطا فرمایا وہ یہ تمام عطیات لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا کہ آپ ان میں برکت کی دعا فرما دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عطیات میں کیوں نہ برکت ہوگی یہ عطیات تجھے نبی کریم صدیق اور شہید نے دیئے ہیں۔ (کنز العمال ص ۱۰ ج ۳)

نزال بن سبرہ ہلال نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوش مزاجی کی حالت میں ہم نے ان سے کہا اے امیر المومنین اپنے اصحاب کے متعلق کچھ بیان فرمائیں آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم میرے رفیق اور ساتھی ہیں پھر ہم نے عرض کی ان کے متعلق بیان فرمائیں آپ نے فرمایا دریافت کرو ہم نے گزارش کی ابوبکر کے متعلق بیان فرمائیں آپ نے فرمایا:

زاك امرأ سماه الله الصديق على لسان جبريل وعلى لسان محمد صلى الله عليه وسلم كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم على الصلوٰة رضيه لديننا فرضيناه لدنيانا۔

(اسد الغابہ تذکرہ ابی بکر الصدیق۔ الریاض النضرۃ ص ۶۸ ج ۱)

یہ وہ شخص ہیں کہ اللہ نے جبریل و رسول خدا دونوں کی زبان پر ان کا نام الصدیق رکھا ہے اور وہ نماز میں رسول کریم کے خلیفہ قرار پائے رسول خدا نے ان کو ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا اور ہم ان پر اپنی دنیا کے لئے راضی ہو گئے۔

Marfat.com

ان دونوں متذکرہ احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوبکر صدیق ہیں جب دو عظیم سچے مہاجرین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا تو قرآن کہتا ہے کہ نبی کے بعد صدیق کا مرتبہ ہے خدا فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر اللہ نے انعام کیا اور وہ نبی صدیق شہید اور صالحین ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیقوں کے سردار ہونے کی بنا پر تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

بھلا کون رتبے میں ہمسر ہو ان کا
ملا جن کو صدیق نام اللہ اللہ

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔

پس ان میں کوئی اپنی جان پر ستم کرنے والا ہے کوئی درمیانی چال چلنے والا ہے اور کوئی نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والا ہے اللہ کی اجازت سے یہی بڑی فضیلت ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کے بندے تین طرح کے ہیں ایک وہ جو خدا کے نافرمان ہیں دوسرے وہ جو گناہ بھی کرتے ہیں اور نیکیاں بھی کرتے ہیں اور تیسرے وہ جو اعلیٰ درجے کے مطیع اور فرمانبردار ہیں جو حسنات کی طرف

Marfat.com

جلدی کرتے ہیں جب ہم صحابہ کرام کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ نیکیوں کی طرف بہت زیادہ سبقت کرنے والے حضرت صدیق اکبر ہیں بطور ثبوت دو دلیلیں ملاحظہ ہوں۔

دلیل اول:

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک جان پہچان والا آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کی یا امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے کہ وہ زبانی قرآن لکھواتا ہے حضرت ناراض ہوئے اور جوش میں آ گئے اور فرمایا تیرے لئے خرابی ہو وہ کون ہے اس نے کہا عبداللہ بن مسعود اس پر حضرت عمر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آپ اپنی پہلی حالت میں آ گئے اور فرمایا اس کو یہ حق پہنچتا ہے اور میں تم سے اسکی وجہ بیان کرتا ہوں رسول خدا رات کو ابوبکر کے ساتھ مسلمانوں کے امور سے متعلق مشورہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اس مشورے میں میں بھی شامل تھا حضور اور ہم دونوں باہر آئے ہم نے ایک آدمی کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا حضور اسکی قرأت سننے کھڑے ہو گئے ہم نے اس آدمی کو پہچاننا چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ قرآن کو ایسے پڑھے جیسے نازل ہوا ہے وہ اس طرح پڑھے جیسے عبداللہ بن مسعود نے پڑھا ہے پھر عبداللہ بن مسعود بیٹھ کر دعا مانگنے لگے رسول خدا نے فرمایا مانگو عطا ہوگا یہ حضور نے دو مرتبہ فرمایا حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے خیال کیا میں صبح کو عبداللہ بن مسعود کو یہ بشارت دونگا چنانچہ میں صبح اس کام کے لئے گیا تو پتہ چلا کہ ابوبکر مجھ سے پہلے آ کر عبداللہ بن مسعود کو یہ خوشخبری سنا گئے ہیں۔

(۲/۱۸۶ صحیح ابن خزیمہ)

Marfat.com

دلیل دوئم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول خدا نے ہمیں صدقہ خیرات کا حکم دیا حسن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابوبکر سے کسی روز سبقت لے جانا میرے لئے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤ گا چنانچہ میں آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہوا رسول خدا نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لئے تو نے کتنا چھوڑا ہے میں نے عرض کی آدھا مال پھر ابوبکر آئے ان کے پاس جو کچھ تھا سب لے آئے رسول خدا نے ان سے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا آئے ہو عرض کی ابقیتِ لھم اللہ ورسولہ ان کے لئے خدا اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں میں نے دل میں کہا میں کبھی بھی ابوبکر سے سبقت نہ لے جاسکوں گا۔

(۳/۲۴۰ مشکوٰۃ)

کسی اللہ کے ولی سے کسی نے زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا کہ زکوٰۃ کتنی دینی چاہئے انہوں نے فرمایا کہ شریعت کا مسئلہ پوچھتا ہے یا عشق کا اس نے عرض کی دونوں ہی بتادیں فرمایا شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ مال کی زکوٰۃ ڈھائی فی صد کے حساب سے ادا کی جائے اور عشق کا مسئلہ یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر کی طرح سب کچھ قربان کر دیا جائے۔

عشق دیاں اولیاں گلاں جیڑا شرع تھیں دور ہٹاوے ہو
قاضی چھوڑ قضائیں جاون جد عشق طمانچہ ''ے ہو
لوگ ایانے متیں دیون عاشقان مت نہ بھاوے ہو
مڑن محال انہا ننوں حضرت باہو جناں صاحب آپ بلاوے ہو

Marfat.com

عشق کرم دا قطعہ ازلی تیں میں دے وس ناہیں
اکناں لبدیاں ہتھ نہ آوے اکناں دیوچہ راہیں

دلیل نمبر ۵ ب:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ○

اور تو کہہ کیا برابر ہیں وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن کو خدا تعالیٰ نے علم کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے وہ ان سے افضل ہیں جن کو علم نہیں ملا نیز جو سب سے زیادہ عالم ہوگا وہ دوسروں علماء سے افضل ہوگا اور حضرت صدیق اکبر تمام صحابہ سے زیادہ عالم تھے لہٰذا آپ صحابہ سے افضل ہوگئے اب صدیق اکبر کے اعلم الصحابہ ہونے کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل نمبر اول:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہوگئے اور انہوں نے کہا ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے حضرت ابوبکر نے کہا اگر مجھے لوگ اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کرونگا حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا کے خلیفہ لوگوں سے الفت کرو اور نرمی سے پیش آؤ ابوبکر نے کہا ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت اور غضب ناک تھے کیا اسلام میں داخل ہوکر پست ہمت ہوگئے ہو وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور اور ناقص ہوسکتا ہے۔

(۳/۲۴۲ مشکوٰۃ)

Marfat.com

اور ایک راویت میں ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

والله لا قاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة والله لو معنوى عقالا كانو ايؤ دونه اى رسول الله صلى الله عليه واسلم لقاتلتهم على منعه۔
(صحیحین)

خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریگا میں اس سے لڑونگا خدا کی قسم وہ لوگ رسول خدا کو جو رسی دیتے تھے اگر مجھے نہ دیں گے تو میں اسکی عدم ادائیگی پر ان سے جنگ کرونگا۔

اس سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابوبکر تمام صحابہ سے زیادہ عالم تھے کیونکہ کسی صحابی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی بعد میں تمام صحابہ اس بات پر متفق ہوگئے کہ صدیق اکبر نے جو کچھ کیا صحیح کیا ہے۔

دلیل دوم:

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا لوگوں کو اور فرمایا ان الله تعالىٰ خير عبدا بين الدنيا وبين ماعند الله فاختار ذالك العبد ماعند الله فبكى' ابوبکر اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ اسکے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا اس بندے نے اس کو پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حضرت ابوبکر اس پر روئے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں صحابہ نے تعجب کیا کہ صدیق اکبر کیوں رو رہے ہیں۔ رسول خدا نے تو ایک بندے کا ذکر کیا ہے جسے خدا نے اختیار دیا ہے بعد میں پتہ چلا کہ اس بندے سے مراد نبی کریم کی ذات تھی اور صدیق اکبر تمام صحابہ سے زیادہ عالم تھے جو حقیقت حال سے آگاہ ہوگے۔

Marfat.com

دلیل سوم:

مسئلہ یہ ہے کہ امامت کا حقدار وہ ہے جو قرآن وسنت کا زیادہ عالم ہو رسول خدا نے فرمایا:

لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤ مھم غیرہ۔

کسی قوم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے اس قوم کا کوئی اور امام بنے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے ایام میں لوگوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں موجود تھا حضرت بلال نے عرض کی یا رسول اللہ نماز کا وقت ہوگیا آپ نے فرمایا کسی کو کہو لوگوں کو نماز پڑھادے حضرت عبد اللہ بن زمعہ باہر آئے لوگوں میں حضرت عمر موجود تھے حضرت ابوبکر موجود نہ تھے انہوں نے کہا اے عمر کھڑے ہوکر لوگوں کو نماز پڑھاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی کیونکہ حضرت عمر بلند آواز تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کہاں ہیں اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں حضرت ابوبکر کو بلا بھیجا وہ آئے لیکن حضرت عمر کے نماز پڑھا چکنے کے بعد پس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی حضرت عمر حضرت عبداللہ پر ناراض ہوئے اور فرمایا تو نے میرے ساتھ کیا کیا میں تو سمجھا تھا کہ رسول خدا نے حکم دیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو میں نماز نہ پڑھاتا عبداللہ نے کہا خدا کی قسم نبی پاک نے حکم نہ دیا تھا جب میں نے دیکھا کہ صدیق اکبر موجود نہیں تو میں نے سوچا کہ آپ موجودہ ہیں لوگوں میں امامت کے مستحق ہیں۔

(۴/۳۲۲ مسند امام احمد)

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر کی موجودگی میں کوئی امت کا حقدار نہیں اس لئے کہ آپ تمام صحابہ سے زیادہ عالم ہیں۔

لیل چہارم:

حضرت میمون بن مہران سے روایت ہے کہ جب صدیق اکبر کے پاس لوئی مقدمہ آتا تو آپ اس کا حل قرآن میں تلاش کرتے اگر قرآن میں اس کا ل ہوتا تو اس کا فیصلہ قرآنی حکم کے مطابق کردیتے اگر اس کا حل قرآن میں نہ لتا تو پھر سنت رسول کی طرف رجوع کرتے اگر آپ کے علم میں سنت سے حل نہ لتا تو لوگوں سے سنت کے بارے میں پوچھتے اگر حل مل جاتا تو فرماتے الحمد اللہ الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو سنن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھتے ہیں اگر اس طرح بھی حل نہ ملتا تو لوگوں سے مشورہ کرتے کثرت رائے سے جو طے پاتا پاس اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔ (۳۹ تاریخ الخلفاء)

حضرت مسطح رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے یہ نادار تھے اور بدری صحابی تھے انکا خرچ صدیق اکبر برادشت کرتے تھے لیکن انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں سے موافقت کی اس پر صدیق اکبر نے قسم کھالی کہ وہ مسطح کو خرچہ نہ دیں گے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ولا یاتل اولو الفضل منکم اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں سے فضلیت والے ہیں قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ تمام صحابہ سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور یہ آپکی افضلیت کی واضح دلیل ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

دراوزے کے پاس مہاجرین اور انصار جمع تھے اور ایک دوسرے کی فضیلت پر بحث کررہے تھے اسی اثنا میں صحابہ کی آوازیں بلند ہوئیں نبی کریم سن کر باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا۔کیا کررہے ہو عرض کی لوگوں کی بزرگی اور فضائل بیان کررہے ہیں آپ نے فرمایا خبردار کسی کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت والا قرار نہ دینا وہ دنیا اور آخرت میں تم سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ امام محمد وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ امام زین العابدین وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ امام حسین وہ فرماتے ہیں میں اپنے باپ حضرت علی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بعد از انبیاء سورج کی آنکھ نے صدیق اکبر سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ (ص ۳ تفسیر عزیزی)

حضرت جابر عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے آپ نے فرمایا ابھی ایک شخص آرہا ہے کہ میرے بعد اس سے بہتر خدا نے پیدا نہیں کیا اور قیامت کے دن وہ انبیاء کی طرح مرتبہ شفاعت پر فائز ہوگا کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکر تشریف لے آئے اللہ کا نبی کھڑا ہوگیا اور انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور بغلگیر ہوئے۔ (۳/۲۱۳ تفسیر عزیزی)

بلا کون رتبے میں ہمسر ہو ان کا
ملا جن کو صدیق نام اللہ اللہ

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

اور جو اللہ اور رسول کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے

Marfat.com

فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

اس آیت میں نبیوں کے بعد صدیقوں کا ذکر ہوا لہٰذا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء تمام امت سے افضل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے خاص تجلی سے سرفراز فرمائیگا اور باقی عام لوگوں کو عام تجلی سے نوازے گا۔

(۲/۴۸۰ مسند الفردوس)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر مجھ تک میری ظاہری زندگی میں ایمان لانے والوں کے برابر خدا مجھے ثواب عطا فرمائیگا اور میر بعثت سے لے کر قیامت تک جتنے ایمان لائیں گے ان سب کے برابر خدا تجھے ثواب دے گا۔

(۲/۴۸۰ مسند الفردوس)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے دیکھا کہ حضرت ابو درداء، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کے آگے آگے چل رہے ہیں آپ نے فرمایا اے ابو درداء تو اس شخص کے آگے چل رہا ہے کہ بعد الانبیاء اس سے افضل سورج نے کسی کو دیکھا نہیں بعد میں حضرت ابو درداء ہمیشہ صدیق اکبر کے پیچھے چلتے۔ (۹/۴۳ مجمع الزوائد)

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا آپ نے توجہ فرمائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر فرمایا ابھی ابھی حضرت جبریل امین علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ کے بعد آپکی امت سے افضل ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹/۴۴ مجمع الزوائد)

Marfat.com

حضرت حکیم بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا۔

خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔
(۳/۳۵۱ طبرانی اوسط)

پس ازانبیاء سب سے اونچا ہے نامی
رفیق نبی کا مقام اللہ اللہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں فرمایا۔

مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔

ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی میں امامت کا مصلا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے اس طرف اشارہ کر دیا کہ میری امت میں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہے۔ اگر کوئی اور ان سے بہتر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو امام بناتے پس معلوم ہوا کہ آپ تمام صحابہ سے افضل ہیں اور بعد الانبیاء تمام امت سے افضل ہیں۔ (۱۷/۲۴۱ تفسیر قرطبی)

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر نور سے یہ کلمہ لکھا اور قلم کا طول اتنا تھا جتنا مشرق اور مغرب کا درمیانی فاصلہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہی کی وجہ سے اطاعت نہ کرنے پر مواخذہ کرونگا اور انہی کی وجہ سے اطاعت کرنے پر عطا کرونگا انکی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور پھر ساری امت میں ابوبکر افضل ہیں۔
(۶/۱۳۸ لنز العمال)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ان اللہ نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر قلوب العباد فاصطفاہ وبعثہ برسالتہ ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسکم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلھم وزراء نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یقاتلون عن دینہ○

(ص ۲ مطلع القمرین)

خدا تعالیٰ نے بندوں کے دلوں میں نظر فرمائی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل تمام بندوں کے دل سے بہتر پایا پس ان کو چن لیا اور اپنا رسول بنا کر بھیجا پھر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قلوب بندگان کو ملاحظہ فرمایا تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سب سے بہتر نظر آئے ان کو اپنے نبی کا وزیر کیا اور اس کے دین کی طرف سے قتال کرتے ہیں حضور کے وزیر صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں حضور نے فرمایا

فاما وزیرای من اھل الارض فابوبکر وعمر۔

زمین پر میرے دو وزیر صدیق اکبر اور فاروق ہیں

اور خدا نے نبی کریم کے بعد ان کے دلوں کو سب سے زیادہ بہتر پایا ہے لہٰذا یہ دونوں پوری امت سے بہتر ہیں اور وزیروں میں پہلے صدیق اکبر ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ صدیق اکبر بعد الانبیاء تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آقانی جبریل آنفا فقلت یا جبریل حدثنی بفضائل عمر فقال لوحد ثتك بفضائل عمر بن الخطاب منذ مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات ابی ابکر۔ (مسند ابی یعلیٰ)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے پاس جبریل آئے میں نے کہا اے جبریل میرے سامنے عمر کے فضائل بیان کرو جبریل نے عرض کی اگر میں عمر کے فضائل اتنی مدت تک بیان کروں جب تک حضرت نوح اپنی قوم میں رہے فضائل عمر ختم نہ ہوں اور بے شک عمر صدیق اکبر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

معلوم ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نیکیوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ اور یہ آپکی دلیل افضلیت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ابوبکر وعمر خیر الاولین والا خزین وخیر اھل السموات وخیر اھل الا رض الا النبین والمرسلین۔ (۴۰ مطلع القمرین)

صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم اولین وآخرین اہل سماوات اہل زمین سب سے افضل ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

اور صدیق اکبر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء تمام نوح بشر سے افضل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

اس حدیث سے معلوم ہوا پوری امت میں افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل ہیں لہٰذا آپکی افضلیت ثابت ہوئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس میری گود میں تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں آپ نے فرمایا ہاں عمر کی

Marfat.com

نیکیاں اتنی ہی ہیں پھر میں نے پوچھا ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صدیق اکبر کی نیکیاں سب سے زیادہ ہیں اس لئے آپ بعدالانبیاء سب سے افضل ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حى افضل هذه الامة بعد نبيها صلى الله عليه وسلم ابوبكر و عمر وعثمان فيسمع ذالك رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا ينكره۔ (طبرانی کبیر)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے نبی کے بعد اس امت کے افضل ابوبکر عمر اور عثمان ہیں نبی کریم سن کر انکار نہ فرماتے معلوم ہوا صدیق اس امت کے سب سے افضل انسان ہیں کہ انکا نام پہلے آیا۔

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان روح القدس جبريل اخبرنى ان خير امتك بعدك ابوبكر۔ (طبرانی کبیر)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح القدس جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی آپ کے بعد آپکی امت کے بہتر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اتانى جبريل فقلت من يها جرمعى قال ابوبكر وهويلى امرامتك من بعدك وافضل امتك۔ (مسند الفردوس)

جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے میں نے کہا میرے ساتھ کون ہجرت کریگا عرض کیا ابوبکر اور وہ امرامت کا والی ہوگا آپ کے بعد اور وہ حضور کی

Marfat.com

تمام امت سے افضل ہے۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے حضرت حسن بن زید فرماتے ہیں مجھے میرے والد ماجد حضرت زید بن حسن نے اپنے والد ماجد امام حسن اورانہوں نے اپنے والد حضرت علی شیر خدا سے حدیث بیان فرمائی۔

کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابوبکر وعمر فقال یا علی ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ وشبا بھا بعد النبین والمرسلین۔

(ابن ماجہ)

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ابوبکر اور عمر سامنے سے آئے حضور نے ارشاد فرمایا اے علی یہ دونوں سردار ہیں بوڑھوں اور جوانوں کے بعد انبیاء اور مرسلین کے۔

اس حدیث میں بھی صدیق اکبر کا نام پہلا ہے جو آپکی افضیلت کی دلیل ہے۔

حضرت صدیق اکبر امت کے پہلے مبلغ ہیں اس بات میں تو اختلاف ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ پہلے ایمان لائے یا صدیق اکبر لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب حضرت علی ایمان لائے تو وہ بچے تھے اور حضرت صدیق اکبر جوان آدمی تھے انہوں نے ایمان لاتے ہیں تبلیغ اسلام شروع کی گویا آپ نے سب سے پہلے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا اور حدیث میں ہے۔

من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ۔

جس نے کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اس کو اس کا ثواب ہوگا اور قیامت تک عمل کرنے والوں کے برابر بھی اسے ثواب ہوگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ امت میں سب سے زیادہ اجر وثواب صدیق اکبر

Marfat.com

کو ہوگا لہٰذا آپ تمام امت سے افضل ہیں۔

جب مسطح تہمت لگانے والوں کے ساتھ شامل ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی امداد بند کردی پھر ارشاد خدا کی تعمیل کرتے ہوئے آپ نے اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے مسطح کی امداد دوبارہ بحال کردی اور نفس کے ساتھ جہاد کافروں کے ساتھ جہاد سے بڑا ہے حدیث میں ہے رجعنا من الجهاد الا صغر الی الجهاد الا کبر لہٰذا آپ نے مسطح کی امدا بحال کر کے جہادا کبر کیا ہے اور یہ بھی آپکی فضیلت کی دلیل ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیر آدمی تھے اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے تھے مثلاً آپ نے حضرت بلال اور عامر بن فہیر کو خرید کر آزاد کیا اور اسی طرح آپ حضرت مسطح پر خرچ کرتے تھے گویا آپ ان کے لئے محسن تھے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الله مع الذين اتقو والذين هم محسنون۔

بے شک اللہ پرہیز گاروں اور محسنوں کے ساتھ ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے علاوہ ازیں حدیث میں آیا ہے کہ خیر الناس من ینفع الناس تمام لوگوں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے لہٰذا اس لحاظ سے آپ تمام لوگوں سے بہتر اور افضل ہیں۔

خدا نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا وَيَعْفُوْا وَيَصْفَحُوْا چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں اور امام رازی نے لکھا ہے کہ جو معاف کرنے میں قوی ہو وہ تقویٰ میں قوی ہوتا ہے آپ نے مسطح کو معاف کیا جو متقی ہونے کی دلیل ہے اور خدا فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

Marfat.com

مقامات صدیق رضی اللہ عنہ حصہ دوم

عندالرسول مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَاصَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

(۷۳ سبع سنابل)

جو چیز اللہ نے میرے دل میں القاء فرمائی میں نے صدیق اکبر کے دل میں ڈال دی۔

حدیث نمبر ۲:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَکْرٍ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَوْحَی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِلَیْہِ اَنَّ اللّٰہَ قَدِاسْتَجَابَ لَکَ۔ (۹۰/۱۱ الریاض النصرۃ) (۳۸/۲ حلبیہ)

اے اللہ قیامت کے روز ابوبکر کو میرے درجے میں میرے ساتھ رکھنا اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا۔

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معراج کی رات میں نے سبز رنگ کے جوہر نفیس پر نور کی قلم سے لکھا ہوا دیکھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق۔

(۵۴۹/۱۱ کنز العمال)

Marfat.com

حدیث نمبر۴:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اخی فی الدنیا والآخرۃ۔
ابوبکر دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ (۱۱/۵۴۴ کنز العمال)

حدیث نمبر۵:

حضرت عبداللہ بن زمعۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں تھے میں ایک دن آپ کے پاس بیٹھا تھا کہ بلال آئے اور عرض کی یارسول اللہ نماز کا وقت ہوگیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عبداللہ بن زمعۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں باہر آیا دیکھا کہ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود ہیں صدیق موجود نہیں میں نے کہا اے عمر لوگوں کو نماز پڑھاؤ وہ نماز پڑھانے کھڑے ہوگئے انکی آواز بلند تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی فرمایا ابوبکر کہاں ہے آپ نے دو مرتبہ فرمایا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں پھر ابوبکر کو بلا بھیجا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے بعد آئے اور انہوں نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زمعۃ سے فرمایا تو نے میرے ساتھ کیا کیا میں تو سمجھا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو میں نماز نہ پڑھاتا عبداللہ فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم مجھے رسول خدا نے ایسا کرنے کا حکم نہ دیا تھا لیکن ہوا یہ کہ میں نے جب ابوبکر کو نہ دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ سے بڑھ کر امامت کا مستحق کوئی نہیں۔ (۴/۳۲۲ مسند امام احمد) (۴۱ طبرانی اوسط)

حدیث نمبر۶:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

قیامت کے دن عرش کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ایک منبر بچھایا جائیگا اور عرش ہی کے سامنے میرے لئے ایک منبر بچھایا جائیگا اور ایک کرسی ابوبکر صدیق کے لئے رکھی جائیگی ایک منادی ندا کریگا صدیق تو کتنا خوش قسمت ہے کہ خلیل اور حبیب کے درمیان تشریف فرما ہے۔ (۳۸۶/۴ تاریخ بغداد)

حدیث نمبر ۷:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من رانی فی المنام فقدرانی فان الشیطان لا یتمثل بی ومن رانی ابابکر الصدیق فی المنام فقدراہ فان الشیطان لا یتمتل بہ۔

(۳۲۴/۸ تاریخ بغداد)

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری مثل نہیں ہوسکتا اور جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا شیطان انکی مثل نہیں ہوسکتا۔

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی خدا تعالیٰ نے جنات عدن سے فرمایا مجھے قسم ہے میری عزت اور میرے جلال کی تجھ میں صرف وہ داخل ہوگا جو اس پیدا ہونے (صدیق اکبر) سے محبت کریگا۔ (۲۱۸/۲ مسند الفردوس)

حدیث نمبر ۹:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا معراج کی رات میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوا خدا نے ارشاد فرمایا اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل زمین کو کس کے حوالے کر کے آئے ہو میں نے عرض کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے کر کے آیا ہوں خدا نے فرمایا تیرے بعد وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کو میرا اسلام کہنا۔ (مسند الفردوس ۲/۲۱۹)

حدیث نمبر ۱۰:

ایک روایت میں ہے کہ صدیق اکبر روزانہ پوچھتے تھے کہ ایمان کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے درجہ سے بڑھ کر بتلا دیا کرتے تھے اور ابوبکر روزانہ خود کو اسی درجہ پر پہنچا دیتے تھے پھر سوال کرتے حضور پھر ان کے ایمان سے بڑھ کر دوسرا مقام بتا دیتے روزانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان بڑھتا رہا اور اس مرتبہ پر پہنچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابوبکر کا ایمان میری امت کے تمام ایمان کے ساتھ تولا جائے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان سب سے بھاری ہو جائیگا۔

(۶۸ سبع سنابل)

عند الملائکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام

حدیث نمبر ۱:

جب نبی کریم معراج کی رات سدرہ سے آگے رفرف پر بیٹھ کر تنہا روانہ ہوئے تو تنہائی سے آپ کو گھبراہٹ پیدا ہوئی اور آپ پر وحشت طاری ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپکی گھبراہٹ اور وحشت کو دور فرمانے کے لئے ایک فرشتہ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ صدیق اکبر کی آواز کے مشابہ آواز نکالے چنانچہ اس فرشتے نے کہا۔

قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ اے محمد ٹھہر جاؤ آپ کا رب صلوٰۃ

Marfat.com

پڑھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن صلوٰۃ سے نماز کے معنی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ حیران اور متعجب ہوئے کہ رب نماز پڑھتا ہے تب اللہ نے تعجب کو دور کرنے کے لئے یہ آواز سنائی۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهٗ وہ اور اس کے فرشتے تم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔

فرشتے نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشابہ آواز اس لئے نکالی کہ تنہائی میں نبی کریم کا دل بہلتا ہے تو صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہلتا ہے۔

(۱/۷۶۶ شرح مسلم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا: اِنَّ قَوْمِیْ لَا یُصَدِّقُوْنِیْ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ یُصَدِّقُكَ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّیْقُ میری قوم میرے واقعہ معراج کی تصدیق نہ کریگی جبریل نے کہا ابوبکر تصدیق کریگا اور وہ صدیق ہے۔

(۸/۸۵ طبرانی اوسط) (۱۱/۵۵۵ کنز العمال)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی صدیق اکبر کو گالیاں دیتا تھا جبکہ نبی کریم قریب موجود تھے اور ابوبکر خاموش تھے جب وہ آدمی گالیاں دے کر خاموش ہوگیا تو ابوبکر نے اس کی گالیوں کا جواب دیا نبی کریم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ہولئے اور عرض کی یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آدمی مجھے گالیاں دیتا رہا اور آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے جواب دیا آپ اٹھ کر چل دیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی گالیوں کا جواب ایک فرشتہ دے رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا تو جھوٹا ہے جب تو نے جواب دیا تو درمیان میں شیطان کود پڑا میں نے بیٹھنا پسند نہ کیا۔ (۸/۱۱۸ طبرانی اوسط)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانب سے فرشتے نے جواب دیا اگر کوئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا کلمات کہے گا تو آپکا دفاع کرنا اور آپکی طرف سے جواب دینا یہ نوریوں کا طریقہ ہے جو روافض صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں الحمدللہ ہم اہلسنت ان کو جواب دے کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے ہیں اور اس طرح ہم نوریوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور یقیناً ہمارے اس طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر۴:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے۔

(۶/۸۲ مجمع الزوائد)(۱/۲۸۳ مسند ابی یعلیٰ)(۳/۱۳۴ المستدرک)

حدیث نمبر۵:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو ان لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں جو صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور دوسرے آسمان پر پھرا اسی ہزار فرشتے ہیں جو ان لوگوں پر لعنت کرتے ہیں جو صدیق اکبر اور فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ (۳۸۴/۷ تاریخ بغداد)

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن بہت سے لوگ جمع ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر فرمارہے ہیں تمام نیکیاں خدا کی طرف سے ہوتی ہیں اور برائیاں لوگوں کی طرف سے ہوتی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نیکی اور بدی سب من جانب اللہ ہوتی ہے کچھ لوگ صدیق اکبر کے طرفدار بن گئے ہیں اور کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفدار بن گئے میں ان بحث مباحثہ ہورہا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ آپ فیصلہ فرمادیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا عجیب اتفاق ہے کہ آسمان میں بھی یہی جھگڑا ہورہا ہے میکائیل نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قول کی موافقت کی ہے اور جبریل علیہ السلام نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کی مطابقت کی ہے بعدازاں جبریل نے میکائیل سے کہا جب ہم آسمان والے باہم اختلاف کرنے لگے ہیں تو زمین والے بطریق اولیٰ آپس میں اختلاف کریں گے آؤ اسرافیل سے فیصلہ کرواتے ہیں وہ ان کے پاس گئے انہوں نے فیصلہ یہ کیا کہ۔

اَلْقَدْرُ خَیْرُہٗ وَشَرُّہٗ وَحُلْوُہٗ وَمُرُّہٗ کُلُّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

اچھی بری تقدیر میٹھی اور کڑوی سب اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

بعدازاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر سے فرمایا اے ابوبکر اگر خدا تعالیٰ چاہتا کہ کوئی گناہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ شیطان کو پیدا نہ کرتا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

(۳۱۱/۳ طبرانی اوسط۔ ۳۶۱/۱ تفسیر عزیزی)

Marfat.com

حدیث نمبر ۷:

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمام صحابہ میں سے صرف حضرت ابوبکر صدیق کو یہ مرتبہ حاصل تھا کہ آپ حضرت جبریل کی آواز سن لیتے تھے جب کہ وہ نبی کریم سے بات کرتے تھے لیکن انکی صورت نہ دیکھ پاتے تھے۔
(۳۵۹/۱تفسیر عزیزی)

شیخین حضرات

حدیث نمبر ۱:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی کریم نے فرمایا۔

هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا لُخْبِرْهُمَا۔ (۱۳/۵ کنز العمال)

یہ دونوں ادھیڑ عمر والے اہل جنت کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے اے علی ان دونوں کو خبر نہ کرنا۔

حدیث نمبر ۲:

سوید بن غفلۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے دور خلافت میں اور عرض کی یا المرالمومنین میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسی باتیں کر رہے تھے جن کے وہ اہل نہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا فرمایا ان دونوں سے محبت وہ کریگا جو صاحب

Marfat.com

فضیلت مومن ہوگا اور ان سے بغض وہ رکھے گا جو بد بخت ہوگا۔

(۱۳/۸ کنز العمال)

حدیث نمبر ۳:

عبد خیر کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما میں نے عرض کی آپ سے بھی پہلے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا یہ دونوں جنت کے پھل کھا رہے ہونگے اور جنت کے پانی سے سیراب ہو رہے ہونگے اور بستروں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور میں حساب میں مغموم ہونگا۔

حدیث نمبر ۴:

عبداللہ بن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اگر چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں جو مجھے ان دونوں سے افضل قرار دے گا اسے میں دردناک سزا دونگا آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریگی وہ صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے حالانکہ میں نے ایک سائل کو دیکھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان سے سوال کیا ان سب نے اس کو دیا وہ یہ سارے پیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا اور کہا ان میں برکت کی دعا کردو فرمایا ان میں برکت کیسے نہ ہوگی یہ تجھے نبی نے صدیق نے اور شہید نے دئے ہیں۔ (۱۳/۹ کنز العمال)

Marfat.com

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو المعمتر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا یہ دونوں قیامت کے دن ان ستر آدمیوں کے وفد میں ہونگے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور ان کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا تھا کہ یا اللہ یہ دونوں مجھے دے دئے جائیں لیکن خدا نے یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے۔ (۱۳/۱۰ کنز العمال)

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تم دونوں کی مثال فرشتوں اور نبیوں میں بیان کروں پھر فرمایا اے صدیق تیری مثال فرشتوں میں حضرت میکائیل علیہ السلام کی طرح ہے جو رحمت نازل کرتا ہے اور نبیوں میں تیری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جب ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو انہوں نے رب کی بارگاہ میں عرض کی۔

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

جو میری اتباع کریں وہ میرے ہیں اور جو میری نافرمانی کریں ان کو بخشنے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے۔

اور اے عمر فرشتوں میں تیری مثال جبریل امین کی طرح ہے جو اللہ کے دشمنوں پر عذاب نازل کرتا ہے اور نبیوں میں تیری مثال نوح علیہ السلام کی طرح ہے جنہوں نے کافروں کی ہلاکت کی دعا مانگی تھی۔

Marfat.com

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّاراً۔

اے میرے رب کافروں کو زمین پر آباد نہ چھوڑ (۱۴/۱۳ کنز العمال)

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار وزیراں سے میری مدد فرمائی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چار وزیر کون ہیں فرمایا دو آسمانی ہیں اور دو زمینی ہم نے عرض کی آسمانی وزیر کون ہیں فرمایا جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام پھر ہم نے پوچھا زمینی وزیر کون ہیں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ۔ (۱۴/۱۳ کنز العمال)

وزیر بادشاہوں کے ہوتے ہیں چونکہ آپ کے وزیر آسمانوں میں بھی ہیں زمین میں بھی ہیں۔

لہٰذا زمینوں کے بھی بادشاہ اور آسمانوں کے بھی۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری سے حکومت تیری

اور خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ۔

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

اس آیت سے معلوم ہوا جو جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے اور جس طرح جبریل

Marfat.com

ومیکائیل حضور کے وزیر ہیں اسی طرح صدیق اکبر اور فاروق اعظم بھی حضور کے دشمن ہیں لہٰذا انکا دشمن بھی کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے۔

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بروز قیامت کچھ لوگ ہونگے ان کو خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائیگا پھر حکم ہوگا کہ ان کو جہنم کی طرف لے جاؤ پھر دوزخ کے فرشتے ان کو پکڑ کر دوزخ کے قریب لے جائیں گے اور مالک جہنم ان کو پکڑنا چاہئے گا لیکن اللہ رحمت کے فرشتوں سے فرمائیگا ان کو واپس لاؤ ان کو واپس لایا جائیگا ان کو کافی دیر تک خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ فرمائیگا اے میرے بندوں میں نے تمہیں تمہارے گناہوں کی بنا پر جہنم کا حکم دیا اور اب میں نے تمہارے گناہ اس لئے معاف کر دیئے کہ تم صدیق اکبر اور عمر سے محبت کرتے تھے۔ (۱۳/۱۷ کنز العمال)

حدیث نمبر ۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آسمان میں ایک گھوڑا دیکھا جو کھڑا ہے اس پر زین ہے لگام بھی ہے نہ لید کرتا ہے نہ پیشاب کرتا ہے اور نہ اسے پسینہ آتا ہے اسکا سر سرخ یاقوت کا ہے اور اس کے پاؤں سبز زبرجد کے ہیں اور بدن زرد عقیق کا ہے اور اس کے پر ہیں میں نے کہا یہ کس کے لئے ہے جبریل نے عرض کی یہ ان کے لئے ہے جو صدیق اکبر اور عمر سے محبت کرتے ہیں اور اس پر سوار ہو کر قیامت کے روز خدا کی زیارت کریں گے۔ (۲۴۲/۱۱ تاریخ بغداد)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انسان بھی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں اس مٹی کے جوہر ہوتے ہیں جس سے وہ پیدا ہوتا ہے جب اس کی موت قریب ہوتی ہے تو وہ اس مٹی کے قریب آجاتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا تھا حتیٰ کہ وہ اسی زمین میں مر کر دفن ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی مٹی میں ہم (تینوں) دفن ہونگے۔ (۱۳/۴۱ تاریخ بغداد)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم زمین پر نازل ہونگے نکاح کریں گے انکی اولاد ہوگی وہ ۴۵ برس دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پاجائیں گے اور میری قبر کے پاس دفن ہونگے اور قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم اس حال میں اٹھیں گے کہ صدیق اکبر اور عمر ہم دونوں کے درمیان ہونگے۔ (۳/۵۱ مشکوٰۃ)

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق وعمر کی ہے

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند آگرے میں نے یہ خواب ابوبکر کے سامنے پیش کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور وہ میرے حجرے میں دفن ہوئے تو صدیق اکبر نے کہا اے عائشہ یہ تیرے چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ ان سے بہتر ہے پھر

Marfat.com

جب ابوبکر کی وفات ہوئی اور وہ دفن ہوئے تو کہا گیا یہ دوسرا چاند ہے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور وہ دفن ہوئے تو کہا گیا یہ تیسرا چاند ہے۔
(۳۲۲ تنبیہ الغافلین)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی ابوبکر وعمر۔
میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا ابوبکر اور عمر (۸/۸۷ طبرانی اوسط)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان لکل نبی خاصةً من صحابه وان خاصتی من اصحابی ابوبکر وعمر۔
ہر نبی کے اصحاب میں سے اس نبی کے کچھ خاص صحابی ہوتے ہیں اور میرے صحابہ میں سے میرے خاص صحابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔
(۱۰/۷۷ طبرانی کبیر)

Marfat.com

مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کی نظر میں

عند فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱:

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے آیا ہوں جو زبانی قرآن لکھاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور کہا کیا کہ رہے ہو اور آپ غصے میں آ گئے اس آدمی نے کہا میں سچ کہ رہا ہوں آپ نے پوچھا کون ہے اس نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا وہ اس کا حقدار ہے اور میں تمہیں عبداللہ کی ایک بات بتاتا ہوں ہم ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کافی رات تک باتیں کرتے رہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے پھر ہم چلے میرے اور صدیق اکبر کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے ہم مسجد تک آئے دیکھا کہ ایک آدمی قرآن پڑھ رہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سننے کے لئے کھڑے ہو گئے اور حضور نے اشارہ فرمایا خاموش رہو قرآن پڑھ کر اس نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دعا مانگی اور مغفرت کی دعا مانگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو عطا ہوگا پھر فرمایا جو قرآن کو اس طرح پڑھنا چاہے جیسے نازل ہوا اور وہ اس طرح پڑھے جیسے عبداللہ بن مسعود نے پڑھا پھر ہمیں پتہ چلا کہ یہ عبداللہ بن مسعود ہے جب صبح ہوئی تو میں یہ بشارت سنانے کے لئے عبداللہ بن مسعود کے گھر گیا پتہ چلا مجھ سے پہلے یہ بشارت صدیق اکبر سنا کر چلے گئے ہیں ابوبکر ہر کار خیر میں مجھے سے سبقت لے جاتے ہیں۔ (۹/۶۹ طبرانی کبیر)(۲/۱۸۶ صحیح ابن خزیمہ)(۲/۲۲۷ المستدرک)(۱/۱۲۴ حلیہ)

Marfat.com

حدیث نمبر۲:

ابو رجا العطاردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینے آیا دیکھا کہ لوگوں کا اجتماع ہے اور ان کے درمیان ایک آدمی ہے جو دوسرے آدمی کے سر کو چوم رہا ہے اور کہہ رہا ہی میں آپ پر قربان اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہوجاتے میں نے پوچھا یہ سر چومنے والا کون ہے جس کا سر چوما رہا ہے یہ کون ہے مجھے بتایا گیا کہ چومنے والا عمر ہے اور جسکا سر چوما جارہا ہے وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے اور سر اس لئے چوما جارہا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والے مرتدوں سے جہاد کیا ہے۔ (۱۲/۴۹۶ کنز العمال)

حدیث نمبر۳:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتے ہیں آپ نے ان کو بلا بھیجا جب وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا یا شر قوم اے برے لوگو اور برے قبیلے کے لوگو انہوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا تم نے مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تو تمنا کرتا ہوں کاش مجھے جنت میں وہ جگہ مل جائے جہاں سے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دیدار کرلیا کروں۔

حدیث نمبر۴:

ایک مرتبہ مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا جنات عدن میں ایک محل ہے جس کے پانچ سو دروازے ہیں اور ہر دروازے پر پانچ سو حورعین ہیں اور اس میں نبی داخل ہوگا پھر آپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف اشارہ فرما کر اے صاحب قبر آپ کو مبارک ہو پھر فرمایا اس محل میں صدیق داخل

Marfat.com

ہو گا پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوبکر تجھے مبارک ہو پھر فرمایا اس محل میں شہید داخل ہو گا پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا اے عمر تجھے شہادت کیسے مل سکتی ہے پھر فرمایا جس اللہ نے نے ہجرت کی توفیق دی ہے وہ مجھے شہادت سے بھی سرفراز فرما سکتا ہے بعد میں مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولولو مجوسی نے آپ کو شہید کیا۔ (۱۹۶/۱۰ طبرانی اوسط)

حدیث نمبر ۵:

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے جب حضرت صدیق اکبر کے پاس کوئی مقدمہ آتا تو آپ اس کا فیصلہ اس طرح فرماتے کہ پہلے کتاب اللہ میں اس کا حل تلاش کرتے اگر مل جاتا تو فیصلہ فرما دیتے اور اگر کتاب اللہ میں حل نہ ملتا تو سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے اگر حل مل جاتا تو فیصلہ فرما دیتے اگر حل نہ ملتا تو مسلمانوں سے پوچھتے فرماتے میرے پاس مقدمہ آیا ہے میں نے کتاب وسنت میں غور کیا مجھے اس کا حل نہ ملا کیا تمہیں اس بارے میں کچھ معلوم ہے بعض لوگ بتا دیتے تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے اور فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْنَا مَنْ یَّحْفَظُ عَنْ نَبِیِّنَا۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم میں ایسے لوگ پیدا کئے جو ہمارے نبی کی سنت کو محفوظ رکھتے ہیں۔

اور اگر لوگوں کو بھی اس سلسلے میں نبی کریم کی کوئی حدیث یاد نہ ہوتی تو علماء کو بلاتے اور ان سے مشورہ کرتے جب ایک رائے قائم ہو جاتی تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی پہلے قرآن وسنت میں نظر کرتے اگر حل نہ ملتا تو حضرت صدیق اکبر کے فیصلوں کو دیکھتے اگر آپ کے فیصلوں میں حل

Marfat.com

مل جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ وگرنہ تو اصحاب رائے کو بلا کر ان کی رائے کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ (۶۰۰/۵ کنز العمال)

عند علی المرتضیٰ مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱:

محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اپنے دور خلافت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے سوال کیا کہ امت میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے لوگوں نے عرض کی یا امیر المومنین آپ سب سے بہادر ہیں آپ نے فرمایا میں نے جس شخص سے مقابلہ کیا اس کے ساتھ برابر رہا یا غالب آیا تمام قوم سے زیادہ بہادر ابوبکر ہے پھر آپ نے قریش بدر کے موقع پر حفاظت کرنے کا حال بیان فرمایا کہ مشرکین اور کفار کی طرف سے نبی کریم پر حملہ کا سخت خطرہ تھا اس وقت صرف ابوبکر تھے جس نے آپ کی حفاظت کی ڈیوٹی ادا کی جو مشرک ادھر رخ کرتا صدیق اکبر اس کا منہ پھیر دیتے۔ (۱۲۱/۱ الریاض النصرۃ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہوئی تو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ چار انسان بڑے صاحب فراست ہوئے ہیں ان میں دو عورتیں ہیں اور دو مرد، پہلی عورت صفورا بنت حضرت شعیب علیہ السلام ہے جن کی فراست حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھی انہوں نے فرمایا۔

یَاَبَتِ اسْتَاْجِرْہُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ۔

Marfat.com

اور ایک مرد عزیز مصر تھا جس نے حضرت یوسف کے باری میں کہا تھا۔

وَقَالَ الَّذِیْ اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَأَتِهٖ اَكْرِمِیْ مَثْوَاهُ عَسٰی اَنْ یَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا۔

اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے یا ان کو ہم بیٹا بنالیں۔

اور دوسری عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد تھی جن کی فراست یہ تھی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا اپنے چچا سے یہ اس امت کے نبی ہونے والے ہیں ان سے میری شادی کر دو اور دوسرے آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جسنے فرمایا میری فراست یہ کہتی ہے کہ میں اپنے بعد حکومت کا کاروبار عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد کردوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ عمر کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ بنائیں گے تو ہم راضی نہ ہوں گے صدیق نے کہا آپ نے ہمیں خوش کر دیا اور ہم نبی کریم کی حدیث سے آپ کو خوش کر دیتے ہیں میں نے عرض کی وہ کیا فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا پل صراط وہ پار کرے گیا جس کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحریر کردہ راہداری ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا وہ یہ کہ آپ نے فرمایا اے علی اس کے لئے راہداری نہ لکھ کر دینا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو گالیا دیتا ہو کیونکہ یہ دونوں بعد الانبیاء ادھیڑ عمر والے اہل جنت کے سردار ہیں۔ (۱۰/۳۵۷ تاریخ بغداد)

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ بنائے جاتے تو خدا کی عبادت نہ کی جاتی یہ بات دو تین مرتبہ فرمائی آپ سے کہا گیا اے ابوہریرہ وہ کیوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو صحابہ کا لشکر دے کر اسامہ بن زید کو شام کی طرف بھیجا جب وہ لشکر مقام ذی خشب پہنچا تو نبی کریم کا انتقال ہو گیا اور مدینہ کے گردونواح کے دیہاتی مرتد ہو گئے لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے لشکر اسامہ کو واپسی کا حکم دیں مدینہ کے گردونواں کے لوگ مرتد ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر کتے ازواج نبی کے پاؤں سے پکڑ کر کھینچ لے جائیں میں پھر بھی اس لشکر کو واپسی کا حکم نہ دوں گا جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا ہے اور نہ اس جھنڈے کو کھولوں گا جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر روانہ ہوا تو ہر وہ قبیلہ جو مرتد ہونا چاہتا تھا یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا اگر مسلمانوں کے پاس عسکری قوت نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر نہ روانہ کرتے لیکن روم کے معرکہ تک دیکھو کیا بنتا ہے لیکن یہ لشکر فتح کے شادیانے بجاتا واپس لوٹا اور لوگ مرتد ہونے سے باز رہے۔

(۵/۶۰۲ کنز الاعمال)

حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

درمیان تلخ کلامی ہوگئی آپ کی باتیں مجھے اچھی نہ لگیں آپ نے فرمایا اے ربیعہ تم بھی مجھے ایسی باتیں کہہ لوتا کہ قصاص ہو جائے میں نے کہا میں آپ کے بارے میں کوئی بات نہ کروں گا صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلے لیکن میں نے آپ کے بارے میں کوئی نازیبا کلمہ استعمال نہ کیا کیونکہ آپ صدیق ہیں آپ ثانی اثنین ہیں آپ مسلمانوں کے بزرگ ہیں اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اگر میں ان کے بارے میں کوئی برا لفظ منہ سے نکالتا اور اس سے وہ ناراض ہو جاتے تو ان کی ناراضگی نبی کریم کی ناراضگی کا سبب بن جاتی جب صدیق نبی کریم کی بارگاہ میں پہنچے تو میں بھی پہنچ گیا نبی کریم نے فرمایا اے ربیعہ تیرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا ماجرا ہوا میں نے عرض کر دیا میں نے عرض کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بھی مجھے ایسی باتیں کہہ لو میں نے کہا میں نہ کہوں گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا پھر فرمایا اے صدیق خدا تجھے معاف فرمائے۔ (۸۰۷ انوار صدیق)

مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی کنیت اور القابات کے آئینے میں

ابوبکر

آپکی کنیت ابوبکر ہے یعنی بکر کا باپ حالانکہ آپکی اولاد ذکور واناث میں کوئی بھی بکر نہیں پھر آپ کو ابوبکر کیوں کہا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ بکر کے معنی ہیں صبح خدا نے فرمایا ہے۔ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو اب ابوبکر کا معنی ہوگیا صبح کا باپ آپ کو صبح کا باپ اس لئے کہا گیا کہ جس طرح صبح دن کی پہلی علامت ہوتی ہے آپ اسلام کی پہلی شخصیت ہیں سب سے پہلے آپ

Marfat.com

ایمان لائے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے صدیق اکبر فرماتے ہیں ایک روز زمانہ جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ ایک شاخ جھکی اور میرے سر سے آ لگی میں نے سوچا یہ ماجرا کیا ہے اتنے میں شاخ سے میرے کان میں آواز یہ آئی کہ فلاں وقت ایک نبی ظاہر ہوگا چاہئے کہ تم اس وقت سعادت مند ترین لوگوں میں سے ہوجاؤ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا ذرا واضح طور پر کہو یہ پیغمبر کون شخص ہوگا اسکا نام کیا ہے اس شاخ سے آواز آئی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے اور وہ میرا حبیب ہے اس کے بعد میں نے درخت سے معاہدہ کیا کہ جب وہ نبی مبعوث ہوتو مجھے آگاہ کہ دینا جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا اس درخت سے آواز آئی اے ابوبکر اب کوشش کا وقت ہے سعی کرو کوئی آدمی تم سے سبقت نہ کرے صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے ہی فرمایا اے ابوبکر میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلاتا ہوں میں نے عرض کیا اشهدا انك رسول الله بعثك بالحق سراجاً منیراً میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ روشنی رینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ہے۔ (۲/۲۱ ازالۃ الخفاء)

دوسرا ایمان لانے کا ورقعہ یوں ہے کہ قبل بعثت آپ نے خواب دیکھا کہ ایک بڑی روشنی آسمان سے اتر کر خانہ کعبہ پر پڑی جس سے مکہ کے تمام گھر روشن ہوگئے پھر وہ روشنی جمع ہوکر میرے مکان میں داخل ہوگئی اور میں نے اپنے مکان کا دروازہ بند کرلیا اس خواب کی تعبیر میں نے ایک یہودی عالم سے پوچھی اس نے کہا یونہی پریشان خیالات ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں پھر تھوڑے عرصہ کے بعد تجارت کی غرض سے نکلا اور بحیرہ راہب سے اسکی تعبیر پوچھی اس نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں قریش سے ہوں کہا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان ایک نبی بھیجے گا تم اسکی زندگی میں اس کے وزیر ہوگے اور اسکے بعد اس کے خلیفہ پھر جب

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی میں نے عرض کیا ہر نبی نے اپنی نبوت پر کوئی نہ کوئی دلیل قائم کی آپکی نبوت پر کیا دلیل ہے فرمایا وہ خواب جسکی تعبیر بحیرہ راھب نے اس طرح دی حالانکہ یہودی عالم نے کہا یہ پریشان خیالات ہیں میں نے عرض کی آپ کو کس نے خبر دی فرمایا جبریل امین نے کہا بس میں کوئی دلیل نہیں مانگتا بجز اس کے کہ میں کہتا ہوں۔

اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدانك عبده ورسوله۔

اس کے بعد آپ نے تبلیغ اسلام شروع فرمائی جس کے نتیجے میں حضرت عثمان غنی زبیر بن عوام عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ (۲۲ ازالہ الخفاء)

القابات:

اور آپ کے القابات رفیق عتیق اور صدیق ہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تیار کیا اور اپنے صحابہ کو بلایا اور ایک ایک لقمہ ہر صحابی کو کھلایا اور فرمایا قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے اور ابوبکر کو آپ نے تین لقمے کھلائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا جب میں نے پہلا لقمہ صدیق اکبر کو کھلایا جبریل امین نے کہا اے عتیق تجھے مبارک ہو جب دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل نے کہا اے رفیق تجھے مبارک ہو اور جب تیسرا لقمہ کھلایا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا اے صدیق تجھے مبارک ہو۔ (۲/۴۳ الحاوی للفتاوی)

عتیق:

اس کے معنی ہیں جہنم سے آزاد چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی

Marfat.com

ہیں کہ میں اپنے گھر میں موجود تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ صحن میں موجود تھے اور میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا ابوبکر تشریف لائے آپ نے فرمایا۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ۔

جو جہنم سے کسی کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔

(۳۰ تاریخ الخلفاء)

چونکہ آپ جہنم سے آزاد ہیں اس لئے جنتی ہیں آپ کے جنتی ہونے کے چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

دلیل اول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک روز جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر آگاہ ہوجاؤ میری امت میں سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (۳/۲۴۱ مشکوٰۃ)

ایمان کا تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یمن تشریف لے گئے وہاں آپ کی ملاقات بحیرہ راھب سے ہوئی وہ کتب قدیمہ کا عالم تھا اس نے آپ کو دیکھا تو اس نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ حرم کعبہ کے رہنے والے ہیں فرمایا ہاں پھر اس نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ قریشی ہیں فرمایا ہاں میں قریشی ہوں پھر اس نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ تیمی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا ایک نشانی باقی رہ گئی ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا اپنے پیٹ سے کپڑا

Marfat.com

اٹھایئے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرونگا جب تک تم یہ نہ بتاؤ کہ تم یہ نشانیاں کیوں دیکھ رہے ہو اس نے کہا میں سچے علم ہے جانتا ہوں کہ حرم کعبہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا اس کے ساتھ تعاون کرنے والے دو ہونگے ایک نوجوان جو مشکل کشا ہوگا اور دوسرا ایک ادھیڑ عمر ہوگا جو نحیف ونزار سفید رنگ کا آدمی ہوگا اس کے پیٹ پر سیاہ نشان ہوگا اور اسکی بائیں ران پر نشان ہوگا اگر آپ یہ نشانی دکھا دیں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں آپ نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو سیاہ داغ نظر آیا ناف کے اوپر اس نے کہا رب کعبہ کی قسم آپ وہی ہیں ابوبکر فرماتے جب میرا کام پورا ہوگیا جس کے لئے میں یمن آیا تھا تو میں اس راھب کو آخری بار ملنے آیا اس نے کہا میں نے اس نبی کے بارے میں چند اشعار لکھے ہیں وہ لے جاؤ ابوبکر فرماتے ہیں جب میں مکہ واپس آیا تو میرے پاس سردار قریش آئے ان میں عقبہ بن ابی معیط شیبہ ربیعہ اور ابوجہل تھا انہون نے کہا اے ابوبکر یتیم ابوطالب گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اگر تیرا انتظار نہ ہوتا تو ہم انتظار نہ کرتے جب آپ آگئے ہیں تو آپ کافی ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان کو احسن طریقے سے واپس کردیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اے ابوبکر میں تیری اور تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آیا ہوں اللہ پر ایمان لے آؤ آپ نے عرض کی آپ کے اس دعوے پر دلیل کیا ہے آپ نے فرمایا وہ بوڑھا جس نے تمہیں شعر لکھ دئے ہیں آپ نے عرض کی اس بات کی آپ کو کس نے خبر دی ہے فرمایا اس عظیم فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء کے پاس آتا رہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کروں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس لوٹا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اسلام

Marfat.com

لانے سے انتہائی خوش ہوئے۔ (انسان العیون ۱/۳۱۰)۔ (۳۲۲ عمدۃ التحقیق)

دلیل دوم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے ابوبکر نے کہا میں نے فرمایا آج کس نے کس مسکین کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے فرمایا آج کس نے نماز جنازہ پڑھی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے فرمایا آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے ابوبکر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چاروں کام جس آدمی میں جمع ہو جائیں وہ جنتی ہے۔ (۲/۶۷ الترغیب والترہیب)

دلیل سوم:

حضرت سلمان یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خصائل ۳۶۰ ہیں جب اللہ کسی کو داخلِ جنت کرنا چاہتا ہے اس میں ان میں سے ایک خصلت اس کے اندر پیدا فرما دیتا ہے وہ ایک خصلت اس کو جنت میں لے جاتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کوئی خصلت مجھ میں بھی موجود ہے فرمایا وہ سارے نیک خصائل تجھ میں موجود ہیں۔ (۴۷ الصورعق المحرقہ)

دلیل چہارم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے جنت میں بلایا جائیگا اور جو جہاد کرنے والا ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائیگا جو خیرات کرنے والا ہوگا اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائیگا جو روزہ رکھنے والا ہوگا اس کو باب الریان سے جنت میں بلایا جائیگا یہ سن کر حضرت ابوبکر نے کہا بظاہر

Marfat.com

اسکی ضرورت نہیں لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو سارے دروازوں سے بلایا جائیگا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تم ان لوگوں میں سے ہوگے۔ (۴۴۷/۱ مشکوٰۃ)

دلیل پنجم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات جبریل سے ہوئی تو آپ نے جبریل سے فرمایا کیا میری امت پر حساب ہے جبریل نے عرض کی سوائے ابوبکر کے باقی امت پر حساب ہے جب قیامت کا دن ہوگا خدا فرمائیگا اے ابوبکر جنت میں داخل ہوجاؤ وہ عرض کریں گے میں جنت میں داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ اپنے ساتھ ان کو داخل کرلوں جو دنیا میں مجھ سے محبت کرتے تھے۔ (۱۵۹ عمدۃ التحقیق)

دلیل ششم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عادت تھے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے انکی ملاقات ہوتو یہ سلام کرنے میں پہل کرتے ایک دن ملاقات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبلام کرنے میں تاخیر کی حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کرنے میں پہل کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حصرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاکر وجہ پوچھی آج تم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے میں پہل کیوں نہ کی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج رات میں نے خواب دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا ہوں اور اس میں ایک عظیم محل دیکھا کہ اس جیسا محل اور کوئی نہیں میں نے پوچھا یہ محل کس کے لئے ہے کہا گیا اس کے لئے ہے جو سلام میں پہل کرے تو میں نے چاہا کہ وہ محل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے ہو اس لئے میں نے سلام کرنے میں تاخیر کی۔ (۱۷۸ عمدۃ التحقیق)

Marfat.com

صدیق

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کن ہستیوں نے صدیق کہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر آؤنگا مجھے اللہ ایسی عزت دیگا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملی ہوگی پھر ایک منادی ندا کریگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خلفاء کو قریب لاؤ میں عرض کرونگا کون خلفاء اللہ تعالیٰ فرمائیگا عبداللہ ابوبکر صدیق اور میرے بعد ابوبکر اپنی قبر سے باہر آئیں گے اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونگے آسان ساحساب ہوگا اور دو سبز حلے پہنائے جائیں گے اور عرش کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے پھر منادی ندا کریگا عمر کہاں ہیں ان کو لایا جائیگا اور ان کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا میں کہونگا عمر یہ کس نے کیا وہ کہیں گے مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے ان کو بھی خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائیگا اور آسان حساب کے بعد دو سبز حلے پہنائے جائیں گے پھر عرش کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے پھر عثمان بن عفان کو لایا جائیگا ان کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا میں کہونگا عثمان یہ کس نے کیا ہے وہ کہیں گے فلاں فلاں نے ان کو خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائیگا آسان حساب کے بعد دو حلے پہنائیں جائیں گے پھر عرش کے سامنے کھڑا کیا جائیگا پھر حضرت علی کو لایا جائیگا ان کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا میں کہونگا اے علی یہ کس نے کیا وہ کہیں گے عبدالرحمٰن بن ملجم نے ان کو خدا کے سامنے کھڑا کیا جائیگا اور آسان حساب کے بعد دو سبز حلے پہنائیں جائیں گے اور عرش کے سامنے کھڑا کیا جائیگا۔ (۱۳/۲۳۳ کنز العمال)

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کہا معلوم ہوا حضرت ابوبکر کو صدیق کہنا سنت الہیہ ہے ہم اہل سنت آپ کو صدیق کہہ کر اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔

ب:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عمر چار سال کی تھی آپ کے والد آپ کو بت خانے میں لے گئے اور کہا یہ ہیں تمہارے بلند وبالا خدا ان کو سجدہ کرو جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دو میں ننگا ہوں مجھے کپڑے دو میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا بت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اس کو مارا پتھر لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لا سکا باپ نے جب یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا انہوں نے ایک تھپڑ آپ کے رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کو آپکی والدہ کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی۔

يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ اَبْشِرِىْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ اِسْمُهٗ فِى السَّمَاءِ الصِّدِّيْقِ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَرَفِيْقٌ۔

اے اللہ کی سچی لونڈی تجھے بشارت ہو اس آزاد بچے کی آسمان میں اس کا نام صدیق ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور رفیق ہیں۔

یہ روایت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مجلس اقدس میں بیان فرمائی جب آپ بیان فرما چکے تو جبریل حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی صَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا اور صدیق ہیں۔

(۴۳ عمدۃ التحقیق) (۱۰/۱ ملفوظات اعلیٰحضرت)

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو صدیق کہا اور نوریوں کے سردار حضرت جبریل امین علیہ السلام نے بھی آپ کو صدیق کہنا سنت الہیہ بھی ہے سنت جبریل بھی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ابوبکر کو صدیق کہنا نوریوں کا طریقہ ہے ناریوں کا نہیں۔

ج:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر فرمایا ابوبکر کہاں ہے ابوبکر نے کہا میں حاضر ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلی رکعت میں میرے ساتھ شامل تھے ابوبکر نے عرض کی میں صف اول میں تھا کہ میرے دل میں طہارت کے متعلق وسوسہ پیدا ہوا میں مسجد کے دروازے کے طرف گیا ہاتف غیب سے آواز آئی اے ابوبکر میں نے توجہ کی میں نے دیکھا کہ سونے کا پیالہ ہے جس میں پانی ہے جو برف سے زیادہ سفید ہے اور اس پر ایک رومال ہے جس پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق میں نے وضو کیا پھر رومال کو اپنی جگہ پر رکھ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جب میں قرأت سے فارغ ہوا مجھے محسوس ہوا کہ میرا گھٹنا کسی نے پکڑ لیا ہے مجھے رکوع نہ کرنے دیا یہاں تک کہ تم آ گئے جس نے تمہیں وضو کریا وہ جبریل تھے جس نے تجھے رومال دیا وہ میکائیل تھے اور جس نے میرا گھٹنا پکڑا وہ اسرافیل تھے۔ (۲/۴۲ الحادی للفتاویٰ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رومال پر کلمہ طیبہ اور صدیق قلم قدرت نے لکھا تھا خدا تعالیٰ اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ ابوبکر کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے اس لئے تین مقرب فرشتوں کی ڈیوٹی لگادی تا کہ ابوبکر صدیق دوبارہ پہلی رکعت میں مل جائیں کیا بلند مقام ہے آپکا۔

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر ۱:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر عمر اور عثمان غنی احد پہاڑ پر چڑھے احد حرکت کرنے لگا آپ نے احد پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا احد ٹھہر جا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (۳/۲۵۷ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک آدمی نے گواہی دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی موت آئی ہے اس کو حکومت کے سپاہیوں نے پکڑ لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا اگر آپ نے منع نہ کیا ہوتا تو ہم اس کو قتل کر دیتے یہ گواہی دیتا ہے کہ حضرت عثمان شہید ہوئے ہیں اس گرفتار ہونے والے آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا انہوں نے عطا کر دیا پھر میں ابوبکر کے پاس آیا ان سے مانگا انہوں نے بھی عطا کر دیا پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا ان سے مانگا انہوں نے بھی عطا کر دیا پھر میں نے عثمان کے پاس آ کر ان سے مانگا انہوں نے بھی عطا کر دیا پھر میں نے رسول پاک سے عرض کی کہ میرے لئے برکت کی دعا فرما دیں آپ نے فرمایا:

كَيْفَ لَا يُبَارَكُ لَكَ وَاَعْطَاكَ نَبِیٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔

تیرے لئے برکت کیوں نہ ہوگی تجھے نبی نے صدیق نے اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے۔ (۳/۱۷۷ مسند ابی یعلیٰ) (۹/۹۰ مجمع الزوائد)

Marfat.com

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کہا۔

جبریل امین علیہ السلام

حدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کریگا عرض کی ابوبکر صدیق۔
(۳/۵ المستدرک)(۳۳۱/۸ کنز العمال)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ:

لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا ذَاكَ اِمْرَاءٌ سَمَّاهُ اللّٰهِ الصِّدِّيْقَ عَلَى لِسَانِ جِبْرِيْلَ وَعَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةَ رَضِيَهٗ لِدِيْنِنَا فَرَضِيْنَاهُ لِدُنْيَانَا۔
(۶۸۰/۱ الریاض النضرۃ)(۲۱۶/۳ اسد القابہ)

یہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی زبان پر ان کا نام صدیق رکھا ہے وہ نماز میں رسول خدا کا خلیفہ تھا رسول خدا نے ان کو ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا اور ہم نے ان کو اپنے دیناوی معاملات کے لئے پسند کرلیا۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے باپ امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

ایک آدمی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ابوبکر کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتا ہے اس نے عرض کی آپ ان کو صدیق کہتے ہیں آپ نے فرمایا تری ماں تجھے گم کرے ان کو صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار نے کہا ہے اور جوان کو صدیق نہ کہے خدا دنیا اور آخرت میں اسکی تصدیق نہ کرے جا ابوبکر اور عمر سے محبت کیا کر۔ (۵۲ الصورعق المحرقہ)

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ:

کسی شخص نے امام محمد باقر سے پوچھا کہ تلوار کے قبضے کو سونے چاندی سے مزین کرنا کیسا ہے درست ہے یا نہیں تب امام صاحب نے جواب دیا ہاں جائز ہے اس لئے ابوبکر صدیق کی تلوار کے قبضے کو چاندی لگی ہوئی تھی اس شخص نے امام صاحب سے عرض کی یا حضرت آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں یہ سنتے ہی امام اپنی جگہ سے اچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں جو کوئی ان کو صدیق نہ کہے خدا انکی دنیا اور آخرت میں تصدیق نہ کرے۔ (۱۷۱/۱۰ آیات بینات)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تھے تو آپ نے ابوبکر کو فرمایا گویا کہ میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ کشتی میں ہیں اور کشتی دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے بھی دیکھا دیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو انہوں نے بھی اس

Marfat.com

منظر کو دیکھا اور آپ نے ابوبکر سے فرمایا تو صدیق ہے۔ (تفسیر قمی ۱۵۷)

ان تمام شواہد سے پتہ چلا کہ ابوبکر کو صدیق کہنا خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین حضرت علی المرتضیٰ حضرت امام زین المعابدین امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنت ہے الحمد للہ ہم اہل سنت ابوبکر کو صدیق کہہ کر ان تمام متذکرہ پاکیزہ ہستیوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔

صدیق کا معنی ہے سچ بولنے والا اور صادق کے معنی سچ بولنے والے کے ہیں لیکن باریک بین علماء نے ان دونوں میں فرق بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صادق وہ جو جھوٹ نہ بولے صدیق وہ جو جھوٹ بول نہ سکے۔ صادق وہ جو مخلوق سے سچ بولے، صدیق وہ جو خالق سے سچ بولے صادق وہ جو نفسایت سے پاک ہو اور صدیق وہ جو انائیت سے پاک ہو صادق وہ کہ واقعہ جیسا دیکھے ویسا بیان کردی اور صدیق وہ کہ جیسا وہ کہہ دے واقعہ اسی طرح ہو جائے مثلاً۔

حضرت یوسف علیہ السلام قید کر دیا گیا تو آپ کے ساتھ دو جوان اور قید ہوئے ان میں سے ایک کو خواب آیا کہ میرے ہاتھ میں انگور ہیں میں نے ان کو نچوڑ کر انکا جوس بادشاہ کو پلایا اور دوسرے کو خواب یہ آیا کہ اس کے سر پر روٹیاں ہیں پرندے آ کر ان کو کھاتے ہیں پھر دونوں نے حضرت یوسف سے اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھی آپ نے پہلے سے فرمایا تو تین دن کے بعد قید سے آزاد ہو گا اور بادشاہ کا ساقی مقرر ہو گا۔ اور روٹیوں والے سے فرمایا تجھے سولی دی جائے گی تو وہاں لٹکا رہے گا پرندے آ کر تیرا دماغ کھائیں گے اس پر انہوں نے کہا ہم تو ہنسی کر رہے تھے ہم نے تو خواب نہیں دیکھے آپ نے فرمایا تم نے خواب دیکھے ہیں یا نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں اب تو جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے واقعہ ایسا ہی ہو کر رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پہلا بادشاہ کا ساقی مقرر ہوا اور دوسرے کو تختہ

Marfat.com

دار پر لٹکا دیا گیا اور یہ وہیں لٹکا رہا فضا سے پرندے آتے اور اس کا دماغ کھا کر چل دیتے۔

اس واقعہ کے بعد بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات دبلی پتلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور سات خشک بالیاں ہیں وہ تر بالیوں سے لپٹ گئیں اور ان کو بھی خشک کر دیا اس خواب کی تعبیر کوئی نہ بتا سکا آخر ساقی نے بادشاہ سے کہا آپ کے قید خانے میں ایک قیدی سے جو بہت بڑا ماہر معبر ہے مجھے آپ اجازت دیں میں آپ کے خواب کی تعبیر اس سے پوچھ کر آتا ہوں بادشاہ نے اجازت دی اس ساقی نے آخر حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا۔ اے یوسف اے صدیق ہمیں خواب کی تعبیر ارشاد فرمائیں اس نے آپ کو صدیق کہا کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ جیسا یہ کہہ دیتے ہیں ویسا ہی ہو جاتا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ صدیق وہ ہوتا ہے کہ جیسا وہ کہہ دے واقعہ اسی طرح ہو جائے۔

حدیث نمبر ۱:

ایک انصاری عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نے کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر میں کھجور کا درخت تھا جو گر پڑا مجھے اس سے بڑی پریشانی ہوئی کیونکہ میرا شوہر سفر میں گیا ہوا ہے آپ نے فرمایا صبر کرو تمہارا خاوند فوت ہو گیا ہے وہ روتی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے باہر نکلی سامنے صدیق آئے ان کے سامنے جواب بیان کیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر بیان نہیں کی آپ نے فرمایا اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آج شام تک تیرا خاوند تیرے گھر آ جائیگا یہ عورت گھر جا کر بیٹھ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قول میں غور کرنے لگی شام ہوئی خاوند گھر آ گیا صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

Marfat.com

حاضر ہوئی اور خاوند کی آمد کی اطلاع دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو غور سے دیکھا اتنے میں جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے شوہر کا واقعی انتقال ہو چکا تھا لیکن جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ وہ شام کو گھر آجائے گا تو خدا نے اسے زندہ کر دیا تھا کہ جس طرح صدیق نے کہا ہے واقعہ اسی طرح ہو جائے۔ (۲/۳۰۶ خیر المونس)

رفیق:

رفیق کے معنے ساتھی کے ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور ساتھی بھی اب دیکھنا ہے آپ کہاں کہاں نبی کریم کے ساتھ رہے۔

عالم انوار:

آپ عالم انوار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اللہ نے جبریل کو حکم دیا کہ زمین کے درمیانی حصے پر جاؤ اور وجود مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی لاؤ جبریل نے جنت الفردوس کے فرشتوں کو ساتھ لیا اور نبی کریم کی قبر انور کی جگہ سے مٹھی بھر مٹی لی اور یہ سفید چمکدار تھی اسے ماء تسنیم میں گوندھا گیا اور جنت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا حتیٰ کہ وہ سفید موتی کی طرح ہو گئی اور اس میں نوری شعاع پیدا ہو گئی فرشتوں نے اسے عرش اور کرسی کے گرد آسمان اور زمین پہاڑ اور سمندر میں پھرایا اور فرشتے اور دیگر مخلوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان گئی اور آپ کی فضیلت سے واقف ہو گئی اس سے قبل کہ حضرت آدم علیہ السلام آپ کو پہچانیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا فرمایا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھ دیا حضرت آدم اپنی پشت سے پرندے کی آواز کی طرح آواز سنتے تھے خدا کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ یہ آواز

Marfat.com

کیسی ہے فرمایا یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز ہے اور یہ وہ خاتم الانبیاء ہے جس کو تمہاری پشت سے طاہر کروں گا اور مجھ سے وعدہ کرو کہ تم پاک رحموں میں اس کو منتقل کرو گے عرض کی مین وعدہ کرتا ہوں کہ نور کو پاک مردوں اور پاک عورتوں میں منتقل کروں گا۔

فَكَانَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَالاُ فِيْ ظَهْرِ آدَمَ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَقِفُ خَلْفَهٗ صُفُوْفاً يَنْظُرُوْنَ اِلٰى نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت آدم کی پشت میں چمکتا تھا اور فرشتے صف بستہ پیچھے کھڑے ہو جاتے تھے اس نور کی زیارت کرنے کے لئے۔

اور کہتے تھے سبحان اللہ کہ ہمیں نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا یہ خاتم الانبیاء کے نور کی زیارت کے لئے تمہارے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں جن کو میں تمہاری پشت سے ظاہر کروں گا عرض کی الٰہی مجھے اس کی زیارت کرادے خدا نے زیارت کرائی اور وہ حضور پر ایمان لائے اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے آپ پر درود پڑھا اسی لئے نماز میں خدا اور رسول کی گواہی دیتے ہوئے انگشت شہادت سے اشارہ کرتے ہیں حضرت آدم نے عرض کی یا اللہ یہ نور میرے آگے کر دے تا کہ فرشتے آگے آجائیں پیچھے نہ رہیں خدا نے نور آپکی پیشانی میں کر دیا وہ نور آفتاب یا ماہ تمام کی طرح آپکی پیشانی میں نظر آتا تھا اور فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے ہو کر اس نور کی زیارت کرتے تھے اور اس زیارت پر سبحان کہتے تھے پھر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اس نور کو ایسی جگہ کر دے کہ میں اس نور کو دیکھ سکوں خدا نے وہ حضرت آدم علیہ السلام کی انگشت شہادت میں کر دیا حضرت آدم علیہ السلام اس نور کی زیارت کرتے تھے پھر حضرت

Marfat.com

آدم علیہ السلام نے عرض کی اس نور کا باقی حصہ میری پشت میں موجود ہے فرمایا ہاں اس کے صحابہ کا نور باقی ہے عرض کی یا اللہ ان کے نور کو میری انگلیوں میں منتقل کردے خدا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نور بڑی انگلی میں اور اسکے ساتھ والی انگلی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نور سب سے چھوٹی انگلی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نور اور انگوٹھے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نور کردیا جب تک حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہے یہ انوار آپکی انگلیوں میں چمکتے رہے اور جب آپ زمین پر تشریف لے آئے تو وہ انوار آپکی پشت میں آگئے۔ (۲۲۵/۱ جواہر البحار)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی انگشت شہادت میں رہا تو اسکے ساتھ والی بڑی انگلی میں صدیق اکبر کا نور رہا یعنی عالم انوار میں دونوں نفوس قدسیہ کے انوار ایک دوسرے کے ساتھ رہے۔

عالم ارواح:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں سے دوسزار سال پہلے روحوں کو پیدا فرمایا اللہ نے روحوں کو حکم دیا کہ میرے رسول کی اطاعت کرو اور ان پر سلام بھیجو تو سب سے پہلے جو روح مجھ پر ایمان لائی اور جس نے میری تصدیق کی وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روح تھی اور عورتوں میں سے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روح مجھ پر ایمان لائی اور مجھے سلام کیا۔
(۳۷۱/۱ مسند الفردوس)

عالم دنیا:

دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے بعد صدیق سایے کی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں سفر وحضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ میسر ہوا ہر غزوہ میں

Marfat.com

شریک سفر رہے غرضکہ کہ خلوت اور جلوت میں حضور ﷺ کے ساتھی اور رفیق رہے بطور مثال ایک واقعہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی ام جمیل ایک بڑا پتھر لے کر حضور ﷺ کو مارنے آئی آپ اس وقت صدیق اکبر کے ساتھ مسجد حرام میں تشریف فرما تھے وہ ان دونوں کے پاس آئی صدیق اکبر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ عورت بڑی بے حیا گستاخ ہے بے ادب ہے اگر آپ یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں تو بہتر ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مجھے دیکھ نہ سکے گی اتنے میں ام جمیل بھی قریب آ گئی اس نے کہا اے ابوبکر تیرا صاحب کہاں ہے میں نے سنا ہے کہ اس نے میری ہجو کی ہے آپ نے فرمایا میرا نبی ہجو سے پاک ہے وہ شعر نہیں کہتا اس عورت نے کہا اگر میں تیرے صاحب کو دیکھ لیتی تو یہ پتھر اس کے منہ پر مارتی یہ کہہ کر وہ چلی گئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عجیب بات ہے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکی آپ ﷺ نے فرمایا خدا نے ایک فرشتے کو بھیجا جس نے مجھے اپنے پروں میں چھپا کر اسکی نگاہوں سے اوجھل کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۔

اور اے محبوب جب تم نے قرآن پڑھا تو ہم نے تم میں اور ان کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ کر دیا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۴۴۴/۵ تفسیر مظہری) (۲۵۷/۱ مدارج النبوت) (۲۲۹/۱ شفا شریف)

Marfat.com

عالم برزخ:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدیق اکبر نے بوقت وفات مجھے اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا اے علی جب میرا انتقال ہوجائے تو مجھے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہربار میں لے جانا اور میرے دفن کی اجازت مانگنا اگر تم دیکھو کہ دروازہ کھل گیا ہے تو مجھے میرے آقا کے پاس پہنچا دینا ورنہ مجھے عام سلمانوں کے قبرستان میں لے جانا یہاں تک کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان یصلہ فرمادے حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل یا گیا کفن پہنایا گیا تو میں سب سے پہلے جلدی سے درا قدس پر حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ابوبکر حاضر دربار ہیں روضہ میں حاضر ہونے کی اجازت انگتے ہیں مولائے کائنات فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ دروازہ کھل گیا اور میں نے یہ آواز سنی۔

اُدْخِلُو الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِہٖ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ۔

دوست کو دوست کے پاس داخل کردو کیونکہ دوست دوست کا مشتاق ہے۔ (۲/۲۸۲ خصائص کبریٰ)

وفات سے لے کر قیامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرام فرماہیں اور یارِ غار یارِ مزار بن کر عالم برزخ میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور قیامت کے دن ان کا حشر اس طرح ہوگا کہ ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور درمیان میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہونگے۔

Marfat.com

جنت میں ساتھی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَابَکْرٍ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَوْحٰی سُبْحَانَہٗ اِلَیْہِ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ۔

اے اللہ قیامت کے روز ابوبکر کو میرے ساتھ میرے درجے میں رکھنا اللہ نے آپ کی طرف وحی کی اللہ نے آپکی دعا کو قبول فرمالیا۔

(۱۱/۹۰ الریاض النضرۃ)(۱/۳۸ احلیہ)

صدیق اکبر اور خدمات اسلام

حدیث نمبر ۱:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک روز ہمیں حکم ہوا کہ خدا کی راہ میں صدقہ وخیرات دو حسن اتفاق سے میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابوبکر سے بازی لے جانا میرے لئے ممکن ہے تو وہ آج کا دن ہے اور میں کافی خرچ کر کے سبقت لے جاؤنگا چنانچہ میں آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے میں نے عرض کی آدھا مال پھر ابوبکر تشریف لائے اور جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا فرمایا خدا اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں میں نے دل میں کہا میں کبھی بھی صدیق اکبر پر سبقت نہ لے جاسکوں گا۔ (۳/۲۴۰ مشکوٰۃ)

مکہ میں دو آدمی امیر تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امیہ بن خلف اور امیہ کے

Marfat.com

ارہ غلام تھے ان کے ذریعے وہ امیر ہوگیا تھا ایک غلام کے ذمے زراعت کا کام
ایک کے ذمے مویشی پالنا ایک مال تجارت ملک شام لے جاتا اور حضرت بلال
کے ذمے بت خانے کا انتظام تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے امیہ کو پتہ چلا تو
اس نے لمبے لمبے کیکر کے کانٹے منگوا کر آپ کے بازوؤں میں اس طرح چھبوئے
کہ کانٹا ہڈی سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتا تھا دن کو بلا کی گرم ریت پر لٹا کر گرم گرم پتھر
آپکے سینے پر رکھے جاتے ساری رات امیہ کے غلام آپ کو مارتے ایک صبح
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گزر اس راستے سے ہوا بلال کی آواز آرہی ہے احد احد
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حقیقت حال معلوم ہوئی اور آپ نے بلال کو خرید کر
آزاد کر دیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو اپنا وزیر خزانہ بنالیا حب غزوہ بدر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقابلہ امیہ بن
خلف کے ساتھ ہوگیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب امیہ کو دیکھا تو اس کو للکارا
عبدالرحمٰن بن عوف زمانہ جاہلیت میں امیہ کے دوست تھے وہ امیہ کے اوپر لپٹ
گئے تاکہ یہ قتل نہ ہو لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیہ آج یا تم نہیں یا میں
نہیں نتیجہ یہ ہوا کہ امیہ بری طرح قتل ہوگیا۔ قدرت نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی
اذیت کا بدلہ لے لیا۔ (۳/۲۸۶ البدریہ النحایہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا
میں حاضر خدمت ہوا انہوں نے کہا یہ عمر موجود ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ جنگ یمامہ
میں حفاظ قرآن شہید ہوگئے ہیں اور اگر اسی طرح قرآن کے حافظ شہید ہوتے
رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جائیگا لہٰذا قرآن کو جمع
کرنے کا حکم دیا جائے میں نے ان سے کہا میں وہ کام کیوں کروں جو حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا انہوں نے کہا واللہ اس میں بھلائی ہے یہ بار بار مجھے کہتے

Marfat.com

رہے ہیں حتی کہ خدا نے میرا سینہ اس کام کے لئے کھولا جس کے کام کے لئے خدا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا پھر ابوبکر نے مجھ سے کہا اے زید تم ایک عقلمند جوان ہو ہم تمہیں متہم بھی نہیں کرتے تم رسول خدا کی وحی بھی لکھتے رہے ہو تم قرآن کو جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں اگر مجھے یہ کہہ دیا جاتا کہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دو تو یہ میرے لئے دشوار نہ تھا لیکن قرآن کا جمع کرنا میرے لئے بڑا مشکل تھا میں نے ان دونوں حضرات سے کہا آپ وہ کام کیسے کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا صدیق اکبر نے فرمایا واللہ اس میں بھلائی ہے اور حضرت صدیق اکبر بار بار یہ کہتے رہے حتیٰ کہ میرا سینہ بھی خدا نے اس کام کے لئے کھول دیا جس کام کے لئے خدا نے حضرت صدیق اکبر کا سینہ کھول دیا تھا اور فاروق اعظم کا سینہ کھول دیا تھا میں نے قرآن کو جمع کرنا شروع کر دیا یہاں تک قرآن کو مصحف کی شکل میں جمع کرلیا۔ (۱۴۷/۵ طبرانی کبیر)

چونکہ قرآن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے جمع ہوا ہے اس لئے جن کے سینوں میں صحابہ کا بغض ہے ان کے سینوں میں قرآن محفوظ نہیں رہتا یہی وجہ کہ شیعہ جوان دونوں عظیم المرتبت ہستیوں کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرتے ہیں قرآن کے حافظ نہیں ہوسکتے پوری دنیا میں ایک بھی قرآن کا حافظ ایسا نہیں جو شیعہ ہو یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ خدا ان لوگوں سے سخت ناراض ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔

صدیق رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت اور کامل فنائیت:

(۱) بچپن کے ساتھی تھے۔ قرآن نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ثانی اثنین (نبی کا ثانی) قرار دیا۔ ہجرت کی رات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم نے حضور نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا محافظ منتخب فرمایا۔ جنگ بدر میں سب لوگ میدان میں تھے جب کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عریش بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا پہرہ دے رہے تھے۔

(۲) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی کے لئے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، غریبوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے، مہمان کا احترام فرماتے ہیں، ہمیشہ اہل حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

(بخاری جلد ۱، ص ۳)

ہجرت کے وقت یہی الفاظ ابنِ دغنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے استعمال کیے تھے۔ انك تكسب المعدوم و تصل الرحم وتحمل الكل و تقرئ الضيف وتعين على نوائب الحق ۔ (بخاری جلد ۱، ص ۵۵۲)

(۳) صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انی رسول الله ولست اعصيه وهو ناصری ..... فانك اتيه مطوف بـــه۔ یعنی میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا وہی میرا مددگار ہے، تم کسی دن طواف کرنے ضرور آؤ گے۔ اس کے بعد جب وہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی الفاظ فرمائے کہ انه رسول الله وليس يعصى ربه وهو ناصره ..... فانك اتيه مطوف به۔ (بخاری ج ۱، ص ۳۸۰)

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال کو اپنے ذاتی مال کی طرح استعمال فرماتے تھے۔ (فضائل الصحابہ جلد ۱ ص ۷۲)۔ ہجرت کے وقت کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پکڑنے پر انعام مقرر کر دیا۔

(مستدرک جلد ۳، ص ۲۸۳)

(۵) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین

Marfat.com

طلاقتیں دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھر کم یعنی کیا اللہ کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں؟ (مشکوٰۃ ص ۲۸۴)۔ جب سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مسندِ خلافت سنبھالی تو مرتدین نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اینقص وانا حی یعنی کیا دین میں نقص واقع ہو جائے گا جب کہ میں زندہ موجود ہوں؟ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۶)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں کے الفاظ میں مشابہت کو محسوس فرمایئے۔ ایمان کی نگاہ اس نتیجے پر پہنچے گی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فنا فی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔

(۶) جب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے جس کسی کا قرض ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آ جائے، میں وہ قرض ادا کر دوں گا اور وعدہ وفا کر دوں گا۔ (بخاری جلد ۱، ص ۴۴۳)

(۷) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں کہ لست تارکا شیئا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمل بہ یعنی مجھ سے وہ کام نہیں چھوٹ سکتا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ (بخاری ج ۱، ص ۴۳۵)۔

یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے جس صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی جیشِ اسامہ کی روانگی، منکرینِ زکوٰۃ سے قتال اور باغِ فدک جیسے معاملات کے بارے میں بات کی، آپ نے یہی جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر گامزن رہنا میری مجبوری ہے۔

(۸) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی سے اس قدر فیض

Marfat.com

ملا تھا کہ صحابہ کرام نے آپ کا نام الآواہ رکھ دیا تھا۔ یعنی پناہ گاہ۔

(الاصابہ جلد۲ صفحہ ۱۰۹۱، صواعق محرقہ ص ۸۵)

(۹) اللہ کریم جل مجدہٗ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ یعنی اے محبوب عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے (الضحیٰ: ۵)۔ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ولسوف یرضیٰ یعنی عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔ (اللیل: ۲۱)

(۱۰) آخری وقت میں آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کفن دیا جائے ففیھا کفنونی (مستدرک ج ۳، ص ۲۸۱)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جتنی ہی عمر پائی اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ہی دفن ہوئے۔

(۱۱) فتح مکہ کے موقع پر بتوں کو گرانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو لے کر اُٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کمزور پایا تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ نیچے اُتر آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے کندھوں پر بیٹھ جاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لے کر اُٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آ رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا ہوں۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۵، ص ۱۴۲)

سبحان اللہ۔ اس حدیث میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی کیسی پیاری فضیلت اور عظیم اعزاز مذکور ہے۔ تف ہے خوارج پر جو بغضِ علی میں جلے جا رہے ہیں۔ اب ذرا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں کی ہمت کا بھی اندازہ کیجئے۔ ہجرت کی رات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان چھپانے کے لئے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور غار کے منہ پر لا اُتارا (الوفا، ص ۲۳۷)۔ تف ہے روافض پر جو بارِ نبوت کے متحمل ہمت کا انکار کر رہے ہیں۔

Marfat.com

قوت عقلیہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تشبہ حاصل ہونا:

جاننا چاہیے کہ جب فیض الٰہی کسی کے نفس ناطقہ میں دور کرتا ہے تو اس کا اثر اس کی ذات میں مختلف صورتوں اور طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہی حال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ فیض الٰہی آپ کے اندر کئی طریقوں اور پیراؤں سے ظہور سے میں آیا۔ رؤیائے صادقہ کا دیکھنا جو حصول سعادت اور نفع عام کا باعث ہے اور یہی حال انبیاء علیہ السلام کا ہے کیونکہ واقعات آئندہ کا انعکاس طبائع ذکیہ میں بدوں ان دو وجہوں کے ممکن نہیں بوجہ رسالت اور یا بوجہ تشبہ بانبیاء علیہم السلام۔ انہیں دریائے صادقہ میں سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا وہ خواب ہے جو آپ کے مشرف باسلام ہونے کا باعث ہوا۔ انہیں میں سے آپ کا وہ خواب ہے ملک شام کو امیروں کے بھیجنے کا باعث ہوا۔ انہیں میں سے وہ خواب بھی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آپ کے خلیفہ بنانے کا باعث ہوا اور ان کا مفصل بیان خالی از طوالت نہیں۔ روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ قریب بایام ہجرت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ماہتاب آسمان سے اُتر کر بطحا مکہ میں آیا اور اس کی روشنی سے تمام دشت و بیاباں روشن ہو گیا بعد ازاں ماہتاب آسمان کی طرف عود کر کے مدینہ میں اُترا اور بہت سے ستارے بھی اُس کے ساتھ ساتھ متحرک ہوئے۔ اس کے بعد ماہتاب نے آسمان کی طرف رجوع کیا اور بجز تین سو ساٹھ گھروں کے زمین مدینہ اُسی طرح روشن رہی اور ماہتاب کے آنے سے زمین حرم پھر منور ہو گئی اور آخر پھر وہ ماہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں شگاف زمین میں پوشیدہ ہو گیا اور بعینہٖ خارج میں بھی

Marfat.com

اسی طرح واقع ہوا۔ دوم آپ کا تعبیر خواب صحیح درست کہنا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خوابوں کی تعبیر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن اسحٰق غزوۂ طائف کے قصہ میں روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک پیالہ مسکہ آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا ایک مرغ نے اس پیالہ میں چونچ ماری جس سے سارا مسکہ گر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کی تعبیر پوچھی آپ نے عرض کیا میں نہیں خیال کرتا آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ثقیف پر فتح پا سکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایسا ہی خیال کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بہت سی کالی بکریاں دیکھیں اور پھر دیکھا کہ بہت سی سفید بکریاں ان میں آ کر مل گئیں ہیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تعبیر کہو عرض کیا اس سے مراد یہ ہے کہ عرب آپ کی اطاعت کریں گے اور ان کے بعد عجم بھی آپ کی اطاعت کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نے بھی صبح یہی تعبیر کہی ہے۔ ابن ہشام نے زوائد السیرۃ میں روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں حلوہ کھایا جو مجھے لذیذ معلوم ہوا جب میں اسے نگلنے لگا تو حلق میں جا کر پھنس گیا۔ اور علی نے ہاتھ ڈال کر نکال لیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد سریہ ہے کہ جس وقت آپ لڑائی پر پہنچیں گے اور اس سے آپ کو بعض وہ شئے حاصل ہوگی جو آپ کو محبوب ہوگی اور بعض کے متعلق کچھ اعتراض ہوگا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ بھیجیں گے اور وہ جا کر اس اعتراض کو اٹھا دیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین چاند خواب میں دیکھے جو حجرے میں آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ میرے حجرے میں دفن کئے گئے تو

Marfat.com

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے اُن تین چاندوں میں سے ایک اور بہتر چاند آپ تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کے راوی ہیں (اور باقی دو چاند شیخین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں یا ئیں مدفون ہوئے) اسی طرح خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے قصہ میں روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ دوزخ کے کنارے پر ہیں اور دوزخ اس قدر وسیع ہے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ کس قدر وسیع ہے اور اُن کے باپ انہیں دوزخ میں دھکیل رہے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں اور انہیں دوزخ میں گرنے نہیں دیتے یہ خواب انہوں نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہے چاہیے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو کیونکہ تم عنقریب اسلام میں آنے والے ہو جو تمہیں دوزخ سے بچائے گا اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے گا۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملائی ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ (اخرجہ ابوعمرو فی الاستیعاب)

سوم: آپ کی فراست کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست سے مطابق ہونا حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اپنی طرف اشارہ کر کے بیان کیا کہ یہ کمبخت و نامراد (آپ کا نام ماغر ہے) فعل شنیع و زناکاری کا مرتکب ہوا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اور کسی سے بھی اس کا ذکر کیا ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر توبہ کرلو اور کسی سے ذکر نہ کرو۔ کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لے اور تمہارے گناہ کو پوشیدہ رکھے مگر اُس شخص کی طبیعت قابو میں نہیں رہی تھی یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ نے تین دفعہ حسب عادت منہ پھیر لیا چوتھی دفعہ آپ نے اس کے گھر کہلا بھیجا کہ اسے کچھ

Marfat.com

بیماری یا جنون تو نہیں انہوں نے کہا واللہ یارسول اللہ یہ صحیح وتندرست ہے آپ نے پوچھا یہ کنوارا ہے یا بیاہا ہوا عرض کیا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے۔ غرض یہ شخص رجم کیا گیا۔ امام مالک اس کے راوی ہیں۔

چہارم: حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود اور آپ کے کلام مرموز کی غرض پہچاننا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے درمیان اعلم مشہور ہوئے۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ان عبداً خیرہ اللہ الحدیث کے تحت میں بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○ ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے سو عنقریب یہ ہلاک ہوں گے۔ بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم تقدیر۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ مجھے معلوم ہوا کہ اس آیت میں اُن قتال ہے۔

پنجم: حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو حوادث خفیہ کا مکاشفہ ہوتا جیسا کہ جنگ بدر کے موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا کہ آپ کا اللہ تعالیٰ کو قسم دلانا آپ کو کافی ہے انہیں مکاشفات میں سے یہ امر ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ زمین دی مگر آپ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس پر قابض نہ ہو سکیں وصیت کرتے وقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر تم اس وقت اس زمین پر قبضہ کر لو تو بہتر ہے ورنہ پھر میرے بعد وہ وارثوں کا حق ہو گا اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میری ایک ہمشیرہ تو اسماء ہیں اور دوسری کون ہے فرمایا تمہاری دوسری ہمشیرہ بنت خارجہ کے شکم میں ہے کیونکہ

Marfat.com

میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے شکم میں لڑکی ہے چنانچہ بعد کو ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

قوت عملیہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تشبہ حاصل ہونا:

اسی طرح قوت عملیہ میں بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تشبہ حاصل تھا اس کے شواہد بھی بکثرت ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ آج تم میں روزہ دار کون ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ پھر فرمایا تم میں سے آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ پھر فرمایا آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں یہ خصلتیں کسی شخص میں مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔ نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو جفت چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرے وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اہل صلوٰۃ باب صلوٰۃ سے اہلِ جہاد باب الجہاد سے اور اہلِ صیام باب الریان سے اور اہل صدقہ باب الصدقہ سے بلایا جائے گا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی دامی) کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ تم انہیں لوگوں میں سے ہو (شیخین و ترمذی اس کے راوی ہیں)۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند مہمانوں کے روبرو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل وعیال سے بمقتضائے بشریت کچھ ملال پہنچا۔ آپ نے قسم کھالی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ گھر کے لوگ اور مہمان اس سے گھبرائے اور ان سب نے

Marfat.com

قسم کھالی کہ اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ جب ان سب نے بھی قسم کھالی تو عنایت الٰہی پہنچی اور آپ کے دل میں نقض قسم کا داعیہ وارد ہوا اور جان لیا کہ یہ داعیہ کس منبع سے جوش زن ہوئے۔ غرض قسم توڑ ڈالی اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا پھر دو چار لقمہ تناول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بزیادت برکت طعام ظاہر کر دیا کہ اس قسم کا توڑنا مرضی الٰہی کا باعث تھا اور داعیہ نقض منبع فیض سے جوشزن ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے ساتھ اس قسم کے عجیب واقعات ظہور میں لایا کرتا ہے۔ (بخاری شریف میں یہ قصہ مفصل مذکور ہے) الاستیعاب میں ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ جب شہید ہو گئے تو بعض صحابہ کرام نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ وصیت کر رہے ہیں کہ ان کی زرہ فلاں شخص کے پاس ہے اس سے لے کر وہ فروخت کر دی جائے۔ آخرش یہ کہ جب تم مدینہ پہنچو تو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے کہنا کہ مجھ پر اس قدر قرض ہے (یعنی وہ ادا کر دیا جائے) اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کو جائز رکھا اور ہمیں نہیں معلوم کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے سوا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اور کسی کی بھی اس قسم کی وصیت کو نافذ کیا ہو۔

اجماعِ امت:

(۱) سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ مہاجرین و انصار علیہم الرضوان کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۲۳۔ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ کنا معاشر اصحاب رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبينا ابوبكر ثم عمر ثم عثمان رواه ابنِ عساكر ۔ (مرام الکلام ص ۴۶ از علامہ پرہاروی علیہ الرحمہ)

(۲) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: اجتمع المهاجرون والانصار على ان خير هذه الامة بعد نبيها أبوبكر و عمر و عثمان یعنی تمام مہاجرین اور انصار کا اس پر اجماع ہے کہ اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ ۔ (مرقاۃ ج ۱۱، ص ۳۳۴)

(۳) بیہقی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے تفضیل شیخین پر صحابہ و تابعین کا اجماع نقل کیا ہے (فتح الباری ج ۷، ص ۱۳)۔ اور اس میں شک بھی کوئی نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ بعد والوں کی نسبت احادیث اور فضائلِ صحابہ کو بہتر جانتے تھے۔ محبت میں سب سے سچے تھے اور سب سے زیادہ حق کا اتباع کرتے تھے۔ ان کے باطل پر متفق ہو جانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) امام شرف الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اتفق اهل السنة ان افضلهم ابوبكر ثم عمر یعنی اس پر اہلِ سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہما۔ (شرح نووی، ج ۲، ص ۲۷۲)

(۵) چشتی سلسلہ کے معروف بزرگ حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ اپنی تصوف کی بلند پایہ تصنیف میں فرماتے ہیں کہ اس پر بھی اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ نبیوں کے بعد دوسری تمام مخلوق سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت عثمان ذی النورین اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (سبع سنابل، ص ۵۶)

(۶) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اجمع اهل السنة ان افضل الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم

Marfat.com

سائر العشرة ثم باقی اهل البدر ثم باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة ثم باقی الصحابة، هکذا حکی الاجماع علیه ابو منصور البغدادی یعنی اہلِ سنت کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر باقی عشرہ مبشرہ، پھر باقی اہل البدر، پھر باقی اہل اُحد، پھر باقی اہلِ بیعتِ رضوان، پھر باقی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔ ابو منصور بغدادی نے بھی اس ترتیب پر اجماع نقل کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۷)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف افضلیتِ شیخین پر اجماع نقل کیا ہے بلکہ تمام صحابہ میں تفاضل کی ترتیب پر بھی اجماع نقل کیا ہے۔ اب فرمایئے اگر افضلیت خلافت کی ترتیب پر محمول ہے تو پھر عشرہ مبشرہ، بدری، اُحدی اور دیگر تمام صحابہ علیہم الرضوان کو خلافت کہاں سے فراہم کرو گے؟

(۷) علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت پر پوری امت کا اجماع ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ پوری اُمت کے پاس اس اجماع کی کیا بنیاد ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ (بنیاد تو قرآن اور بے شمار احادیث میں موجود ہے لیکن) اجماع بذاتِ خود ہر شخص پر حجت ہے۔ خواہ اس کی بنیاد معلوم ہو یا نہ ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو گمراہی پر متفق ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔ اس موضوع پر قرآن کی آیت بڑی واضح ہے کہ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۔

پھر افضلیت کی اسی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں خلافت کا حق دار بھی ٹھہرایا گیا ہے۔ (صواعقِ محرقہ، ص ۵۹)

علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے واضح ہو گیا کہ خلفاءِ ثلاثہ کی افضلیت پہلے سے ثابت تھی اور اسی افضلیت کی ترتیب پر انہیں خلافت ملتی گئی۔

Marfat.com

یہی ونصلہ جھنم والی آیت کی وعید دکھا کر ہم تفضیلیوں پر سوال کرتے ہیں کہ تفضیلِ شیخین کے عقیدے پر کسی نے جہنم کی وعید نہیں سنائی جبکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کو افضل ماننے والوں کو یہ آیت سنا کر جہنم سے ڈرایا جا رہا ہے۔ فرمایئے احتیاط کا تقاضا کیا ہے؟

(۸) حضرت ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: فهو افضل الاولياء من الاولين والآخرين وقد حكى الاجماع على ذلك ولا عبرة بمخالفة الروافض هنالك، وقد استخلفه عليه الصلوٰة والسلام فى الصلوٰة فكان هو الخليفة حقا وصدقا یعنی صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اولین و آخرین تمام اولیاء سے افضل ہیں، اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے، یہاں روافض کی مخالفت کی کوئی اوقات نہیں، آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا جس سے مکمل حق اور صدق کے ساتھ آپ کی خلافت پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۶۱)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کئی وجوہ سے تفضیلیوں کے لئے مہلک ہے۔ افضلیتِ صدیق پر پوری اُمت کا اجماع، افضلیت کا تعلق ولایت سے نہ کہ سیاست سے، افضل الاولیاء من الاولین والآخرین کے الفاظ جو ایوانِ رافضیت میں زلزلہ برپا کر رہے ہیں، ولایت میں افضلیت کا انکار کرنے والوں کو رافضی کہنا، نماز میں استخلاف کو استحقاقِ خلافت کی دلیل بنانا، خلیفہ کے ساتھ حقاً و صدقاً کے الفاظ استعمال کرنا جو سیاست اور ولایت کی تفریق کے پرخچے اڑا رہے ہیں، یہ سب خوبیاں اس عبارت میں بیک وقت موجود ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے خلیفہ کے انتخاب کے وقت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں خیر الامة، فضل الناس، احق بالخلافة اور احق بهذا الامر کے الفاظ استعمال فرمائے اور

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ کو فقہاءِ صحابہ نے افضلِ امت قرار دیا اور اسی افضلیت کی بنا پر ان کو خلافت کا حق دار قرار دیا۔ باقی تمام صحابہ نے اس پر سکوت فرمایا اور تسلیم کر لیا اور یوں افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کا اجماع منعقد ہو گیا۔ یہ ساری بحث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخفا جلد ا صفحہ ۳۱۱ پر لکھی ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ میں افضلیتِ شیخین کا مسئلہ قطعی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ تمام احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شیخین کی افضلیت کا دارومدار چار خصلتوں پر ہے۔ اول امت میں صدیق اور شہید جیسے بلند ترین رتبے پر فائز ہونا۔ دوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا، اسلام کو ترویج دینا اور غربت کے دنوں میں امن الناس علی ابوبکر کا مصداق ٹھہرنا اور اسلام کی عزت جو عمر کا خاصہ ہے۔ سوم ان دو ہستیوں کے ہاتھ سے ان کاموں کا مکمل ہونا جو نبوت کا مطلوب اور مقصود ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو ہستیوں کے بارے میں مختلف خواب دیکھنا۔ چہارم آخرت میں ان ہستیوں کے درجات کی بلندی اور ان کا جنتی بوڑھوں کا سردار ہونا، بلند ترین محلات میں ٹھہرنا، سب سے پہلے اٹھنا، صدیق کے لئے تجلیِ خاص، عمر کے لئے معانقۂ حق۔

(ازالۃ الخفا ج ا، ص ۳۰۲)

(۱۰) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المومنین امام المتقین عبداللہ ابنِ عثمان ابی بکر صدیقِ اکبر و جناب امیر المومنین امام العادلین ابوحفص عمر ابن الخطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ارضاھما کا جنابِ مولیٰ المومنین امام الواصلین ابوالحسن علی ابنِ ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

Marfat.com

سے افضل و بہترینِ امت ہونا عقیدۂ اجماعیہ ہے۔ (مطلع القمرین، ص ۶۷)

(۱۱) یہی امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وفیھا رد علی مفضلۃ الزمان المدعین السنیۃ بالزور والبھتان حیث اولوا مسئلۃ ترتیب الفضیلۃ بان معنی الاولویۃ للخلافۃ الدنیویۃ وھی لمن کان اعرف بسیاسیۃ المدن وتجھیز العساکر وغیر ذلک من الامور المحتاج الیھا فی السلطنۃ وھذا قول باطل خبیث مخالف لاجماع الصحابۃ والتابعین رضی اللہ تعالی عنھم بل الافضلیۃ فی کثرۃ الثواب وقرب رب الارباب والکرامۃ عند اللہ تعالیٰ یعنی اس میں تردید ہے آج کل کے تفضیلیوں کی جو سنی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور بہتان باندھتے ہیں، ان لوگوں نے فضیلت کی ترتیب میں یہ تاویل چلائی ہے کہ افضلیت سے دنیاوی خلافت مراد ہے، اور ملکی سیاست میں ماہر ہونا، لشکر تیار کرنا اور اس طرح کے معاملات مراد ہیں جن کی حکومت چلانے میں ضرورت پڑتی ہے۔ تفضیلیوں کا یہ قول باطل ہے خبیث ہے، اجماعِ صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ افضلیت سے مراد کثرتِ ثواب، رب الاربات کا قرب اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کرامت ہے۔

(المستند المعتمد، ص ۱۹۷، ۱۹۸)

اکابرین اُمت کی تحقیق

(۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لااجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلاتہ حدالمفتری۔

(صواعق محرقہ، ص ۶۰)

میں جسے پاؤں کہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسّی کوڑے ماروں گا۔

Marfat.com

(۲) سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب کون تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہی لوگ قریب تھے جو آج بھی قریب ہیں اور وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

(مسند امام احمد، ج ۴، ص ۹۶)

(۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

افضل الناس بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ابوبكر الصديق ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان ثم علی بن ابي طالب۔ (فقہ اکبر مع شرح، ص ۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

(۴) اسی شرح میں ملا علی قاری نے بیان کیا۔

واولیٰ ما یستدل به علی افضلية الصديق فی مقام التحقيق نصبه عليه الصلوٰة والسلام لامامة الا نام مدة مرضه فی الليالی والايام ولذا قال اكابر الصحابة رضيه لديننا افلا نرضاه لدنيانا۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۶۳)

سب سے پہلی تحقیقی بات یہ ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر دلیل ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی بیماری کے ایام میں لوگوں کا امام مقرر فرمایا اسی لئے اکابر صحابہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہمارا دینی رہنما بنایا ہم ان کو اپنا دنیاوی رہنما کیوں نہ پسند کریں۔

(۵) حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شيخ الاسلام واذ بعد انبياء خير الانام۔ (کشف المحجوب، ص ۶۷)

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام کے پیر ہیں اور نبیوں کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

Marfat.com

(۶) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اعلم انه ليس فى امة محمد صلى الله عليه وسلم من هو افضل من ابى بكر غير عيسىٰ عليه السلام۔

جان لو امت محمدیہ میں کوئی بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ (الیواقیت والجواہر، ص ۴۳۸)

(۷) امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ان افضل الاولياء المحمديين بعد الانبياء والمرسلين ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم على رضى الله عنهم۔

انبیاء اور مرسلین کے بعد اولیاء محمدی میں سے سب سے افضل ابوبکر صدیق ثم عمر پھر عثمان اور پھر علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

(۸) شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے اس کا انکار کرنے والا جاہل متعصب ہے۔ (مکتوبات جلد دوم، مکتوب ۳۶، از مجدد الف ثانی)

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اے نبی آپ کو اللہ اور اتباع کرنے والے مومن کافی ہیں۔

حالات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فاروق کیسے بنے:

۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے آپ نے دعا فرمائی اے اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اسی سے اسلام کو عزت دے بعد ازاں بذریعہ وحی آپ پر منکشف ہوا کہ ابوجہل اسلام نہ لائیگا تو اس وقت آپ نے حضرت عمر کے لئے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اَیِّدِالْاِسْلَامَ بِعُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً اے اللہ خاص عمر سے اسلام کو قوت دے اور آپ کی اسلام کا ظاہری سبب یہ ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف تھا اور دین اسلام سے سخت متنفر اور بیزار تھا ابوجہل نے اعلان کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کریگا اس کے لئے میں سو اونٹ کا کفیل اور ضامن ہوں عمر کہتے ہیں میں آپ کو قتل کے ارادے سے تلوار لے کر روانہ ہوا راستہ میں ایک بچھڑا نظر آیا جسے لگو ذبح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے میں بھی دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا یکا یک میں نے سنا کہ بچھڑے کے پیٹ سے آواز آئی۔

Marfat.com

اے آل ذریح ایک کامیاب امر ہے ایک مرد ہے جو فصیح زبان سے بول رہا ہے لوگو! گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آواز سنتے ہی معاً میرے دل میں خیال آیا یہ یہ آواز مجھے ہی دی جارہی ہے۔ (۱۳۸/۷ فتح الباری)

لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر بھی اپنے ارداے سے باز نہ آئے اور آگے بڑھے نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا اے عمر دوپہر کے وقت کس ارادے سے جارہے ہو کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جارہا ہوں نعیم نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کس طرح بچ سکو گے عمر نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو بھی بے دین ہوگیا ہے اور اپنا آبائی مذہب چھوڑ بیٹھا ہے نعیم نے کہا آپ کیا کہتے ہیں آپ کو معلوم نہیں آپکی بہن فاطمہ اور آپکے بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ دونوں تمہارا دین چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں حضرت عمر یہ سنتے ہی غصے میں بھرے بہن کے گھر پہنچے اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ جو انکی بہن اور بہنوئی کو تعلیم قرآن دے رہے تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ سن کر ہی چھپ گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور بہن اور بہنوئی سے کہا شاید تم دونوں صابی ہوگئے ہو بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارا دین حق نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا دین حق ہو تو بتاؤ کیا کرنا چاہئے بہنوئی کا یہ جواب سن کر عمر ان پر پل پڑے بہن شوہر کو چھڑانے کے لیے آئیں تو ان کو اس قدر مارا کہ چہرہ خون آلود ہوگیا اس وقت بہن نے کہا اے خطاب کے بیٹے تجھ سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ کرلے ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں ہم اپنے مذہب سے پھر نہیں سکتے۔

Marfat.com

مگر ہم اپنے دین حق سے ہرگز پھر نہیں سکتے
بلندی معرفت کی مل گئی ہے گر نہیں سکتے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ جو پڑھ رہے تھے یہ سنتے ہی حضرت خباب پوشیدہ جگہ سے باہر آ گئے اور بہن نے کہا اے عمر تم غسل جنابت نہیں کرتے تم ناپاک ہو قرآن کو پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں جاؤ وضو کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر وضو یا غسل کیا اور قرآن ہاتھ میں کے کر اسے پڑھنا شروع کیا جب سورہ طہ کی اس آیت پر پہنچے۔

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

میں معبود برحق ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو۔

بے ساختہ پکار اٹھے کیسا اچھا کلام ہے حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا اے عمر تم کو بشارت ہو میں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خباب مجھے آپ کے پاس لے چلو حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ کو لے کر دار ارقم کی طرف چلے وہاں پہنچے تو دیکھا دروازے بند ہے دستک دی اور اندر آنے کی اجازت لی یہ معلوم کر کے کہ عمر اندر آنا چاہتے ہیں کوئی دروازہ کھولنے کی جرأت نہ کرتا حضرت حمزہ نے فرمایا کہ دروازہ کھولدو اس لئے کہ

اگر نیت نہیں اچھی تو اس کو قتل کر دونگا
اسی کی تیغ سے سر کاٹ کر چھاتی پہ دھر دونگا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی دروازہ کھول دیا گیا اور دو آدمیوں نے آپکے دونوں بازو پکڑے اور آپ کے سامنے کھڑا

Marfat.com

کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کرتا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا کیسے آنا ہوا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

ادب سے عرض کی حاضر ہوا ہوں سر جھکانے کو
خدا پر اور رسول پاک پر ایمان لانے کو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرط مسرت سے نعرہ بلند فرمایا آپ کے اسلام لانے سے کعبہ میں علی الاعلان نماز پڑھنی شروع ہوئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام فاروق (رضی اللہ عنہ) رکھا۔

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بشر نامی ایک منافق تھا۔ اس کا ایک یہودی سے جھگڑا ہو گیا اس جھگڑے میں یہودی سچا تھا۔ منافق جھوٹا تھا۔ یہودی بولا چلو اسکا فیصلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں منافق بولا نہیں اسکا فیصلہ کعب بن اشرف سے کراتے ہیں یہودی نے کہا تو عجیب مسلمان ہے کہ اپنے نبی کے پاس جانے اور ان سے فیصلہ کرانے سے کتراتا ہے منافق شرمندہ ہو کر اس یہودی کے ساتھ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا بیان سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا کیونکہ وہ سچا تھا وہاں سے نکل کر منافق بولا کہ میں اس فیصلے سے راضی نہیں ہوں چلو یہ فیصلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کرائیں چنانچہ وہ دونوں بارگاہ صدیقی میں حاضر ہوئے آپ نے بھی دونوں کے بیان سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا وہاں سے نکل کر بشر منافق بولا میری تسلی اب بھی نہیں ہوئی چلو فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرائین چنانچہ یہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے مگر بشر راضی نہیں ہوا اب مجھے آپ کے پاس لایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا واقعہ

Marfat.com

درست ہے بشر بولا ہاں آپ نے فرمایا تم دونوں ٹھہرو میں گھر سے ہو کر آتا ہوں چنانچہ آپ گھر میں تشریف لے گئے تلوار لائے اور منافق کی گردن کاٹ دی فرمایا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق کے فیصلے سے راضی نہ ہو میرے پاس اسکا یہی فیصلہ ہے منافق کے رشتہ داروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اصل واقعہ پوچھا آپ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مردود نے آپ کے فیصلہ کو ٹھکرایا جو آپ کے فیصلے پر کسی اور کا فیصلہ چاہئے اسکا فیصلہ میرے پاس تو یہی ہے اسی دم جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ آیہ کریمہ لائے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنَافِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۔

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔

اور جبریل نے عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر آج سے تم فاروق ہو۔

(تفسیر کبیر + روح المعانی زیر آیت متذکرہ)

(ج) حضرت النزال بن سیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خوش مزاجی کے موڈ میں تھے میں نے ان سے پوچھا یا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا:

ذَاكَ اِمْرَءٌ سَمَّاهُ اللّٰهُ الْفَارُوْقَ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

یہ وہ انسان ہیں کہ خدا نے انکا نام فاروق رکھا ہے انہوں نے حق اور باطل میں تفریق کی ہے (۲۴۶/۱ الریاض النضرۃ)

(د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا میں جبریل کے ساتھ مسجد میں باتیں کررہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے جبریل نے عرض کی یہ آپ کے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں میں نے کہا جبریل واقعی معاملہ ایسا ہی ہے اے جبریل کیا آسمان میں انکا ایسا نام ہے جیسا زمین میں ہے جبریل نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ان کا آسمان میں نام زمین کی نسبت زیادہ مشہور ہے انکا آسمان میں نام فاروق ہے اور زمین انکا نام عمر ہے۔ (۲۴۶/۱۱ الریاض النضرۃ)

موافقات

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں گیا اور دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے میں نے کہا میں آج اس کو دریافت کرکے رہوں گا پہلے میں عائشہ صدیقہ کے پاس گیا اور کہا کہ عائشہ تمہارا یہ حال ہوگیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے لگیں انہوں نے کہا عمر تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اپنوں کی خبر لو میں حفصہ کے پاس آیا کہا اے حفصہ تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے محبت نہیں کرتے اگر میں نہ ہوتا تو وہ تمہیں طلاق دے دیتے یہ سن کر وہ زار و قطار رونے لگیں پھر میں نے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں کہا آپ اپنے حجرے میں ہیں میں آپ کے پاس آیا دیکھا کہ آپکا خادم کھڑکی میں بیٹھا ہے میں نے کہا رباح رسول پاک سے میرے آنے کی اجازت لے لو میں خیال کرتا ہوں کہ شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گمان ہو کہ میں آپ کے پاس حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں واللہ اگر آپ فرمائیں گے تو حفصہ کی گردن ماردونگا رباح نے پھر کھڑکی کی طرف دیکھا اور مجھے ہاتھ سے اندر آنے کی طرف اشارہ کیا میں

Marfat.com

اندر داخل ہوا تو آپ صرف ایک تہ بند باندھے ایک بورئے پر لیٹے تھے آپ اٹھ کر بیٹھ گے ءاور بورئے کے نقش آپ کے جسم پر اچھلے ہوئے تھے میں نے حجرے میں نظر دوڑائی تو دیکھا کہ ایک طرف دو مٹھی جور کھے ہوئے ہیں ایک مٹھی برگ سلم اور دو چمڑے نیم دباغت شدہ یہ دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں فرمایا اے عمر کیوں روتے ہو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ روؤں آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں اور بہترین خلق ہے اور یہ قیصر وکسریٰ ہیں جو محلوں میں راحت وآرام سے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں فرمایا اے ابن خطاب کیا تم راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہے ان کے لئے دنیا میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کی حمد کرتا ہوں میں نے بہت کم معاملات میں گفتگو کی مگر یہ کہ اللہ نے میرے تصدیق نازل فرمائی میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے اگر آپ نے طلاق دے دی ہے تو اللہ جبریل میں ابوبکر اور صالح مومنین آپ کے ساتھ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوْ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اگر تم اس پر غلبہ کروگی تو اللہ اس کا مددگار ہے جبریل اور صالح مومنین

پھر میں نے عرض کی لوگ کہہ رہے ہیں کہ شاید آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے پھر آپ خوش ہوگئے اور آپ نے تکبیر کہی آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہوئے جو تمام لوگوں کے دانتوں سے زیادہ خوشنما تھے پھر فرمایا میں نے انہیں طلاق نہیں دی میں نے عرض کیا میں لوگوں کو اطلاع کردوں کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی فرمایا اگر تم چاہو تو اطلاع کردو میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی۔

(۱/۱۵۰ مسند ابی لیلیٰ) (۱/۳۳۰ ازالۃ الخفاء)

(ب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی نے انتقال کیا تو اس کا بیٹا عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ آپ اپنی قمیض عنایت فرمائیں جس میں اسے کفن دیا جائے اور دوسری درخواست یہ کی کہ آپ اسکی نماز جنازہ پڑھائیں حضور اسکی نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اسکی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔

ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو اگر چہ ستر بار استغفار کر خدا ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

سو میں ستر سے زیادہ مغفرت کی دعا کرونگا آپ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔

ہرگز ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں اور نہ انکی قبر پر کھڑے ہوں۔ (صحیحین)

(ج) تفسیر کبیر نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین مدینہ سے باہر تھی آپ اکثر اس کی دیکھ بھال کے لئے جاتے تھے وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اس مدرسہ میں ضرور تشریف لے

Marfat.com

جاتے اور وہاں یہودیوں کے وعظ اور نصیحت سنتے اتفاقاً ایک مرتبہ مدرسہ میں ایسے وقت میں پہنچے جبکہ وہاں سارے علماء یہود جمع تھے سب نے کہا مرحبا ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت کرتے ہیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی اور صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا فرمایا کہ اے یہودیو! میں اس لئے نہیں آتا کہ مجھے تم سے محبت یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے دین کی طرف کچھ میلان ہے میں تو صرف آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآن کی حقانیت اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل معلوم کر کے اپنے ایمان کو اور قوی کروں الحمدللہ اتنے روز کی آمدورفت میں اپنے دین اور ایمان پر میرا یقین اور بڑھ گیا اور تمہارے بدنصیبی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تورات میں اس نبی کے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے تب یہودیوں نے کہا کہ جبریل ہمارے دشمن ہیں کہ ہمارے راز تمہارے نبی تک پہنچاتے ہیں اور ہم پر سارے مصائب انہیں کے ہاتھوں آئے میکائیل ہمارے دوست ہیں کیونکہ یہ بارش اور رحمت لاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جبریل اور میکائیل کا بارگاہ الٰہی میں کیا درجہ ہے وہ بولے دونوں اس بارگاہ کے مقرب ہیں دونوں پر تجلی ہوتی ہے جبریل دائیں اور میکائیل بائیں طرف رہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم گدھوں سے زیادہ بے عقل کون ہوگا جو دونوں مقبول بارگاہ ہیں پھر جو ایک کا دشمن ہے وہ دونوں کا دشمن ہے اور جون ان کا دشمن ہے وہ رب کا دشمن ہے یہ کہہ کر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے ابھی راستے میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے عمر رب نے تمہارے کلام کی موافقت فرمائی ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

عَدُوٌّ لِّلْکَافِرِیْنَ۔

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

(د) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج کو پردے میں رکھیں آپ کے پاس فاسق وفاجر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعاً فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ۔

جب ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

(ازالۃ الخفاء ۳۳۳/۲)

(ن) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا کہ اللہ نے تمہیں ان پر قدرت دی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی یارسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردن مروا دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا اور فرمایا کہ تمہیں اللہ نے ان پر قدرت دی ہے اور یہ تمہارے بھائی بند ہیں۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردن مروا دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا اور پھر تیسری دفعہ فرمایا اللہ نے تمہیں ان پر قدرت دی ہے اور یہ تمہارے بھائی بند ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا یارسول اللہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ انہیں معاف فرما دیں اور ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر جو ملال تھا وہ دور ہو گیا اور آپ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا خدا تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

Marfat.com

اگر اللہ کا لکھا ہوا سبقت نہ لے جاتا تو فدیہ لینے پر تمہیں عذاب عظیم میں مبتلا کیا جاتا۔ (ازالۃ الخفاء ۲/۳۳۳)

(ی) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ آپ مقام ابراہیم کو مصلّٰی بنا لیتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

وَاتَّخَذُوْ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلّٰى۔

مقام ابراہیم کو جائے مصلّٰی بنالو۔ (ازالۃ الخفاء ۲/۳۳۰)

عدالت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

(ا) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل ذکر کر رہے تھے جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر سنا تو آپ بہت روئے حتیٰ کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر فرمایا اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور حدود اللہ قائم کیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا حضرت عمر کو امر الٰہی میں لوم لائم کا خوف بالکل نہ ہوتا تھا میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اپنے لڑکے پر حد قائم کی جس سے وہ جان بر نہ ہو سکا کہا گیا اے ابن عم رسول بیان کیجئے اس کی کیفیت کیسے ہے فرمایا میں ایک روز مسجد نبوی میں تھا اور بہت سے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے ایک جوان لڑکی آئی اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کیا تجھے کچھ کہنا ہے کہا ہاں یہ لڑکا آپ کا ہے جو میرے شکم سے ہے فرمایا میں تجھے پہچانتا بھی نہیں لڑکی رونے لگی اور عرض

Marfat.com

کی یا امیر المومنین اگرچہ یہ آپ کی پشت سے نہیں لیکن یہ آپ کے لڑکے کا لڑکا ہے فرمایا حلال سے یا حرام سے عرض کی میری جانب سے حلال سے اور اس کی جانب سے حرام سے فرمایا یہ کس طرح ذرا اللہ سے ڈر کر سچ سچ بیان کر عرض کی اے امیر المومنین عرصہ ہوا میں ایک روز بنی نجار کے باغ سے گزر رہی تھی کہ آپ کا لڑکا ابوشحمہ بحالت مخمور میرے پاس آیا اور شراب اس نے یہودیوں کی قربان گاہ سے پی تھی اس نے مجھے ورغلایا اور باغ کی طرف کھینچ کر لے گیا اور مطلب برآری کی اور مجھے غشی طاری ہوئی میں نے اس معاملہ کو اپنے چچا اور ہمسایوں سے چھپایا حتیٰ کہ مجھے زمانہ ولادت محسوس ہوا اور میں فلاں مقام پر چلی گئی اور وہاں میں نے یہ لڑکا جنا میں نے چاہا کہ اسے مار ڈالوں مگر مجھے ندامت آئی سو اب آپ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیں جو بھی حکم الٰہی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا اس نے منادی کی اور لوگ مسجد میں جمع ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگ متفرق نہ ہوں میں ابھی آتا ہوں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا تم میرے ساتھ آؤ پھر آپ نے مکان پر آ کر پوچھا کیا یہاں ابوشحمہ ہے کہا ہاں وہ ابھی کھانا کھانے بیٹھے ہیں آپ اندر گئے اور کہا اے فرزند من کھانا کھا لو شاید یہ تمہارا آخری کھانا ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ لڑکے کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کانپ کر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ گیا آپ نے فرمایا اے فرزند من میں کون ہوں عرض کی آپ میرے والد اور امیر المومنین ہیں فرمایا کہ تم پر میری اطاعت کا حق ہے کہا مجھ پر آپ کے دو حق واجب الادا ہیں ایک والد ہونے کی حیثیت سے اور ایک امیر المومنین ہونے کی حیثیت سے فرمایا بحق نبیک وابیک میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کسی وقت یہودیوں کی قربان گاہ میں گئے اور وہاں تم نے شراب پی کہا مجھ سے ایسا ہوا ہے اور میں اس سے تائب ہو گیا ہوں

Marfat.com

رمایا مومنین کا راُس مال توبہ ہی ہے پھر فرمایا فرزند میں تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم
ے کر پوچھتا ہوں کہ تم بنی نجار کے باغ کی طرف گئے وہاں تم نے ایک عورت کو
پا کر اس سے بدکاری کی ہے یہ سن کر ابوشحمہ ساکت ہو گئے اور رونے لگے فرمایا
ے فرزند من شرم کی کوئی بات نہیں سچ بولو اللہ سچ بولنے والے کو دوست رکھتا ہے
عرض کی ہاں مجھ سے ایسا ہوا ہے اور میں اس سے تائب ہوں جب آپ نے ان
کا یہ کلام سنا تو آپ نے انہیں پکڑ لیا اور گریبان پکڑ کر مسجد کی طرف لے گئے
ابوشحمہ نے کہا اے پدر من آپ تلوار لے کر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیجئے مگر مجھے
رسوانہ کیجئے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی ہے خدا فرماتا ہے۔

وَيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

چاہئے کہ ان دونون کی سزا کے وقت مومنوں کا ایک گروہ موجود ہو۔

آپ اس کو کھینچتے ہوئے مسجد میں اصحاب رسول کے سامنے لے آئے
اور فرمایا عورت سچ کہتی ہے ابوشحمہ نے اقرار کرلیا ہے پھر آپ نے غلام افلح سے
کہا اس میرے لڑکے کو پکڑلو اور اسے درے مارو اور ہرگز مارنے میں ذرا بھی
کوتاہی نہ کرو افلح رونے لگے اور کہا میں یہ کام نہ کرسکوں گا فرمایا اے افلح میری
اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے تو کر جو میں کہتا ہوں حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ابوشحمہ کے کپڑے اتروائے اور باآواز رونے
لگے اور ابوشحمہ کہنے لگا اے باپ رحم کرو مجھ پر رحم کرو آپ نے رو کر فرمایا تمہارا
پروردگار تم پر رحم فرمائیگا میں تمہیں حد اس لئے مارتا ہوں کہ پروردگار تجھ پر رحم
کرے اور مجھ پر بھی پھر فرمایا اے افلح مارنا شروع کرو اس نے مارنا شروع کیا
اور ابوشحمہ فریاد کرتے جاتے تھے جب افلح ستر تک پہنچا تو ابوشحمہ نے کہا اے
پدر من مجھے ایک گھونٹ پانی دیجئے فرمایا اے فرزند من اگر پروردگار تمہیں پاک

Marfat.com

کردے گا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حوض کوثر کا پانی پلائیں گے جسکے بعد کبھی پیاسے نہ ہوگے پھر فرمایا اے افلح مارو جب اسی تک نوبت پہنچی تو ابوشحمہ نے کہا اباجان آپ کو سلام ہو فرمایا تم پر بھی سلام ہو اگر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرا بھی ان کو سلام کہنا اور کہنا عمر قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرتا ہے اور میں اس کو حدود قائم کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں پھر فرمایا افلح مارو جب نوے تک نوبت پہنچی تو ابو شحمہ خاموش اور ضعیف ہوگئے اور زبان بند ہوگئی اصحاب رسول نے کہا جب قدر حد باقی رو گئی اس کو دوسرے وقت پر مؤخر کر دیجئے آپ نے فرمایا گناہ میں دیر نہیں کی گئی تو حد میں کیوں تاخیر کی جائے کسی نے ابوشحمہ کی ماں کو اطلاع کردی وہ روتی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں باقی جتنے درے رہ گئے ہیں ہر درے کے بدلے پیدل حج کرونگی صدقہ دونگی فرمایا حج اور صدقہ حد کا قائم مقام نہیں ہوسکتے افلح تم حد پوری کرو جب حد کا آخری درہ لگا تو ابوشحمہ چیخے اور زمین پر گر پڑے آپ نے اس کا سر گود میں لے لیا اور رو کر فرمانے لگے باپ تجھ پر قربان تجھے حق نے قتل کیا ہے جب لوگوں نے پاس آکر دیکھا تو روح پرواز کرچکی تھی یہ بڑا سخت دن تھا لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں جب چالیس دن گزر گئے تو حذیفہ بن یمان صبح کو ہمارے پاس آئے اور بیان کیا کہ میں نے ابوشحمہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اور وہ دو سبز جبے پہنے ہوئے ہیں اور حضور نے فرمایا عمر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ قرآن پڑھو اور حدود قائم کرو اور ابوشحمہ نے کہا اے حذیفہ میرے والد کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ آپ کو پاک کرے جس طرح آپ نے مجھے پاک کیا۔

(۲/۳۰۹ ازالۃ الخفاء) (۸/۳۱۵ سنن کبریٰ) (۲/۴۲ الریاض النضرۃ) (۹/۲۴۰ مصنف عبدالرزق)

Marfat.com

(ب) حضرت عبداللہ بن ربیعہ بدری رضی اللہ عنہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرو بن کا عامل بنایا ہوا تھا اور قدامہ بھی بدری صحابی ہیں یہ ابن عمر اور حفصہ کے ماموس تھے جب جارود بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بیان کیا کہ میں نے قدامہ بن مظعون کو دیکھا کہ انہوں نے شراب پی پھر جب میں نے دیکھا کہ حد مارنے کے قابل ہوئے تو مجھ پر فرض ہوا کہ آپ تک میں یہ واقعہ پہنچاؤں آپ نے پوچھا اس پر اور بھی کوئی گواہ ہے عرض کی ابو ہریرہ آپ نے انہیں بلوایا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انہیں شراب پیتے نہیں دیکھا مگر میں نے انہیں مخمور اور قے کرتے دیکھا ہے فرمایا ابو ہریرہ تم نے شہادت میں اختلاف پیدا کر دیا اس کے بعد آپ نے قدامہ کو لکھا کہ مدینہ پہنچو جب وہ مدینہ آ گئے اور جارود بھی وہاں موجود تھے انہوں نے کہا اب آپ ان پر کتاب اللہ کا حکم نافذ کریں آپ نے ان سے کہا تم مدعی ہو یا گواہ جارود نے کہا مدعی نہیں بلکہ گواہ ہوں آپ نے فرمایا تم اپنی شہادت دے چکے اس کے بعد جارود ساکت ہوا گئے پھر کہنے لگے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ تم خاموش رہو ورنہ میں تم کو سزا دونگا جارود نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ شراب تو آپ کے چچازاد بھائی پئیں اور سزا آپ مجھے دیں بعدازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو آپ قدامہ کی بیوی سے پوچھ لیں آپ نے انکی زوجہ کی پاس آدمی بھیجا اور قسم دلا کر ان سے پوچھا چنانچہ انہوں نے اپنے شوہر کے خلاف شہادت دی آپ نے فرمایا قدامہ میں تمہیں حد مارنے والا ہوں وہ بیمار تھے لوگوں کے کہنے کی وجہ سے سزا کو مؤخر کر دیا گیا پھر آپ نے اسلم کو کوڑا لانے کا حکم دیا وہ کوڑا لایا اور آپ کو حد ماری گئی۔ (۳۱۴ ازالۃ الخفاء)

Marfat.com

(ج) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی سلام کے بعد دونوں کھڑے ہوگئے اور امامین دونون کے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں فرمایا مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار اور کون ہے میں اس امت کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں نہ جانے خیر کے ساتھ کرتا ہوں یا شر کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ تو عدل وانصاف کرتے ہیں پھر بھی آپ روتے ہیں یہاں تک کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کے عدل وانصاف کا تذکرہ کیا پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی ذکر کیا اب آپ خاموش ہوگئے اور امامین سے فرمایا کیا آپ دونوں میرے عدل وانصاف کی گواہی دیتے ہیں دونوں شہزادوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا بے شک گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں۔

(۲/۳۱۹ ازالۃ الخفاء)(۲/۶۰ الریاض)

(د) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مار کر زخمی کر دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھنے آئے اس وقت آپ کا سر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا آپ نے کھجوروں کا شربت منگوا کر پیا وہ آپ کے زخموں سے باہر نکل گیا آپ سمجھ گئے کہ موت قریب ہے ابن عمر سے کہا میرا سر نیچے رکھدو انہوں نے آپ کے سر اقدس کو نیچے رکھ دیا اس پر حضرت عمر نے کہا اے عمر تیری ماں تجھے گم کرے اگر میرے پاس مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ بھر دولت ہوتی تو میں دے کر قیامت کے ھول سے نجات پالیتا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا امیر المومنین آپ ایسی بات کیوں کررہے ہیں خدا کی قسم آپ کا سلام میں داخل ہونا باعث عزت تھا اور آپکی حکومت فتوحات کا سبب تھی اور آپ نے زمین

Marfat.com

کو عدل سے بھر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو انہوں ذرا توقف کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس گواہی دو اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ (۱۶۷/۱۱ تاریخ بغداد)

(ن) ایک مصری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے امیر المومنین میں ظلم سے آپ کی پناہ لیتا ہوں امیر المومنین نے فرمایا تو نے سچی پناہ لی واقعہ یہ ہوا کہ عمرو بن العاص امیر المومنین کی طرف سے مصر کا گورنر تھا یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان کے بیٹے کے ساتھ دوڑ کی میں دوڑ میں آگے نکل گیا صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا میں دود کریم والدین کا بیٹا ہوں اس فریاد پر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ عمرو بن العاص اپنے بیٹے کو لے کر مدینہ حاضر ہو دونوں حاضر ہوئے حضرت عمر نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے کر مار اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے تھے کہ مرو دو لیموں کے بیٹے کو حضرت انس فرماتے ہیں جب اس نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا بدلہ لے اس نے اتنا مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھا لے جب مصری فارغ ہوا تو حضرت عمر نے کہا اب یہ کوڑا عمر کو بھی مار انہوں نے کیوں نہ داد رسی کی اور بیٹے کا لحاظ کیوں کیا مصری نے کہا مجھے بیٹے نے مارا تھا میں اس سے بدلہ لے چکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے لوگوں کو کب سے اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ ماں کے پیٹ سے وہ آزاد پیدا ہوئے تھے عمرو بن العاص نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس آیا۔ (۲۴۴ الامن والعلیٰ)

(ی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب مدائن کا شہر فتح ہوا تو حضرت عمر نے مسجد نبوی میں چرمی بچھا

Marfat.com

کر اس پر مال غنیمت جمع فرمایا سب سے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا امیر المومنین ہمارا حق جو اللہ نے مقرر کیا ہے ہمیں عطا کرو آپ نے فرمایا بڑی خوشی سے لیجئے اور ایک ہزار درہم عطا کئے فوراً بعد امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کو بھی ایک ہزار درہم عطا کئے بعد میں آپ کے اپنے صاحبزادے عبداللہ تشریف لائے ان کو آپ نے پانچ سو درہم عطا کئے اس پر حضرت عبداللہ نے عرض کی یا امیر المومنین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جوان نہیں تھا اور آپ کے حضور جہاد کرتا تھا اور حسنین اس وقت بچے تھے اور مدینہ کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے آپ نے ان کو ہزار ہزار درہم دئے ہیں اور مجھے پانچ سو درہم دئے ہیں آپ نے فرمایا بیٹا پہلے وہ مقام اور فضیلت تو حاصل کرو جو حسنین کو حاصل ہے پھر ہزار درہم کا مطالبہ کرنا ان کے باپ علی المرتضٰی ماں فاطمہ نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نانی خدیجہ الکبریٰ چچا جعفر طیار پھوپھی ام ہانی ماموں ابراہیم خالہ زینب رقیہ اور ام کلثوم دختران پیغمبر خدا ہیں یہ سن کر حضرت عبداللہ خاموش ہو گئے۔

(۲/۲۸ الریاض النضرۃ)

اس واقعہ کی خبر جب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عمر اہل جنت کے چراغ ہیں ان کے اس ارشاد کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی آپ مسلمانوں کے ایک گروہ کے ساتھ حضرت علی کے دروازے پر تشریف لے گئے حضرت علی باہر تشیرف لائے حضرت عمر نے کہا اے علی کیا تم نے سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چراغ اہل جنت فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے سنا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ حدیث اپنے ہاتھ سے لکھدو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔

یہ وہ بات ہے جس کے ضامن ہوئے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسطے عمر

Marfat.com

کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے جبریل نے ان سے اللہ تعالیٰ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل جنت کے چراغ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا لے کر اپنے پاس رکھ لیا اور وصیت کی کہ میری وفات کے بعد تحریر کفن میں رکھدی جائے چنانچہ آپکی شہادت پر وہ کاغذ وصیت آپکے کفن میں رکھ دیا گیا۔ (۲۸۲/۱الریاض)

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اوصاف حمیدہ

حدیث نمبر ۱:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور زور زور سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور ان عورتوں نے انکی آواز سنی وہ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے کی طرف دوڑیں اور عمر اندر آئے اور رسول خدا کو مسکراتا دیکھ کر کہا خدا تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ ہنسائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہے کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں چلے گئیں حضرت عمر نے ان کو مخاطب کر کے کہا اے اپنی جان کی دشمن عورتوں تم مجھ سے درتی ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی انہوں نے کہا ہاں اس لئے کہ تم عادت کے سخت ہو پھر سخت گو ہو رسول خدا نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے اور کوئی بات کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

Marfat.com

جب تم راستے پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلتا ہے۔ (۳/۲۴۲ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے غیر مفہوم سخت آواز اور بچوں کا شور وغل سنا یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا کہ ایک حبشی عورت اچھل رہی ہے اور بچے اس کے گرد جمع ہیں آپ نے دیکھ کر فرمایا اے عائشہ ادھر آؤ تم بھی دیکھو چنانچہ میں گئی اور آپ کے پیچھے کھڑی ہو کر ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھ کر کندھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا تھوڑی دیر بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای کیا ابھی دیکھنے سے جی نہیں بھرا تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر یہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں اور اس سے میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے اور مجھ سے کتنی محبت ہے اچانک حضرت عمر آ گئے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشا دیکھ رہے تھے وہ ان کو دیکھتے ہین منتشر ہو گئے رسول خدا نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاَ نْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں کے شیطان عمر کے خوف سے بھاگتے ہیں۔ (۳/۲۴۵ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے ایک جن سے کشتی کی اور اس کو گرا لیا جن نے کہا

Marfat.com

دوبارہ آؤ اس نے دوبارہ بھی اسے گرالیا اس آدمی نے جن سے کہا تمہارے ہاتھ کتے کی طرح ہیں کیا تم جن اسی طرح کے ہوتے ہو اس نے کہا ہاں اور کہا میں جنوں میں سے ہوں پھر اس جن نے کہا تیسری مرتبہ مجھ سے کشتی لڑو اگر تم نے مجھے گرالیا تو میں تجھے ایسی چیز بتاؤ نگا جو تمہیں نفع دے اس آدمی نے اسے تیسری مرتبہ بھی گرالیا اور جن سے کہا مجھے بتاؤ وہ کیا چیز ہے جن نے کہا کیا تم آیت الکرسی پڑھتے ہو کہا ہاں تو اسے جس مکان میں پڑھے گا شیطان اس مکان سے نکل جائیگا یہاں تک کہ صبح ہوجائے لوگوں میں سے کسی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ آدمی کون تھا نبی کے صحابہ میں سے کیا وہ عمر تھا انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔ (۲۸۲/۱ الریاض)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے ہیں انہوں نے پاؤں کی ٹھوکر ماری اور پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے جوان دیا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہوں ابن سلام نے کہا اٹھ قفل جہنم کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پاس آئے اور عرض کی ابا جان آپ نے کچھ سنا ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے کہا اے بیٹا اس نے تجھے کیا کہا ہے کیا اس نے مجھے کہا ہے اٹھ قفل جہنم کے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا عمر کے لئے ہلاکت ہے اگر چالیس سال کی عبادت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری اور مسلمانوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے کے بعد بھی عمر جہنم میں جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے چادر اوڑھی اور درہ اپنے کندھے پر رکھا اور چلے سامنے سے حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن سلام سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا اے عبداللہ تمہاری یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ تم نے میرے بیٹے سے کہا ہے اے قفل جہنم کے بیٹے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا ہے آپ نے فرمایا تم نے یہ بات کیسے کہی کہ میں جہنم میں ہوں حتیٰ کہ میں جہنم کا قفل ہوں ابن سلام نے فرمایا معاذ اللہ اے امیر المومنین آپ جہنم میں نہیں لیکن قفل جہنم ہیں پوچھا وہ کیسے ابن سلام نے کہا میرے آباواجداد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انہوں نے جبریل سے خبر دی کی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام عمر ہوگا وہ جب تک اس امت میں رہے گا جہنم کو قفل لگا رہے گا اور انکی موت پر یہ قفل کھل جائیگا۔ (۲۷۷/۱ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر ۵:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کو بلایا انہوں ان کو روتے ہوئے پایا سبب پوچھا کہا یا امیر المومنین یہ یہودی یعنی کعبہ احبار یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہیں امیر المومنین نے فرمایا جو خدا چاہے مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا فرمایا ہے پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی یا امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ گزرنے نہ پائیگا کہ آپ جنت میں پہنچ جائیں گے فرمایا یہ کیا بات ہوئی کبھی جنت میں کبھی نار میں عرض کی یا امیر المومنین قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں۔

(۳۳۱/۳ طبقات ابن سعد)

Marfat.com

حدیث نمبر ٦:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کو اسکی کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو منکر نکیر آتے ہیں اور وہ دونوں سخت طبیعت کے ہیں ان کے رنگ سیاہ رات کی طرح آواز بجلی کی کڑک کی طرح آنکھیں نہایت چمکدار جیسے ستارے اور انکے دانت نیزوں کی طرح ہر ایک کے ہاتھ میں ایسی گرز کے سارے جن وانس اسے اٹھا نہ سکیں وہ قبر والے آدمی سے اس کے پروردگار نبی اور دین کے بارے میں سوال کرتے ہیں حضرت عمر نے عرض کی جب دونوں میرے پاس آئیں گے تو میں اسی ہوش وحواس میں ہونگا حضور نے فرمایا ہاں عرض کی پھر میں ان کے لئے کافی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس اللہ کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا جبریل نے مجھے خبر دی کہ نکیرین دونوں تیرے پاس آئیں گے اور تجھ سے پوچھیں گے تیرا رب کون ہے تو کہے گا میرا رب اللہ ہے تم دونوں کا رب کون ہے وہ پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے تو کہے گا میرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کا نبی کون ہے پھر وہ پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے تو کہے گا میرا دین اسلام ہے تم دونوں کا دین کیا ہے اس پر وہ دونوں کہیں گے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بندے کے پاس ہمیں امتحان لینے کے لئے بھیجا گیا ہے یا امتحان دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (۲/۳۳ الریاض النضرۃ)

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں
اور فرشتے مجھ سے پوچھیں تو میں ان سے یوں کہوں

Marfat.com

کہ میں پائے ناز سے اے فرشتوں کہوں اٹھوں
مرکے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے

حدیث نمبر ۷:

حضرت شفاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کو خط لکھا کہ دو سمجھدار آدمی میرے پاس بھیج دو میں ان سے عراق کے حالات دریافت کروں عراق کے گورنر نے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو روانہ کر دیا جب یہ مدینہ پہنچے تو ان دونوں نے اپنی سواریاں مسجد کے باہر بٹھائیں اور دونوں مسجد میں داخل ہوئے انکی ملاقات عمرو بن العاص سے ہوئی ان دونوں نے ان سے کہا کہ ہم دونوں کے لئے امیر المومنین سے اجازت لے دو عمرو بن العاص نے کہا تم دونوں نے بڑا اچھا نام تجویز کیا ہے ہم مومن ہیں اور وہ ہمارے امیر ہیں حضرت عمرو حضرت عمر کے پاس تشریف لے گئے اور کہا اسلام علیک یا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس نام سے تم نہ کیوں پکارا انہوں نے جواب دیا لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم دونوں آئے ان دونوں نے اپنی سواریاں مسجد سے باہر بٹھائیں پھر وہ دونوں مسجد میں داخل ہوئے اور کہا اے عمرو ہمارے لئے امیر المومنین سے اجازت حاصل کرلو اور واللہ ان دونوں نے آپ کا نام بالکل ٹھیک رکھا ہے آپ امیر ہیں اور ہم مومن ہیں۔ (۲۷۹/۱۱ الریاض)

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ ہیں جن کو امیر المومنین کہا گیا۔

Marfat.com

خدمت خلق

حدیث نمبر ۱:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا راستے میں آپ کو ایک جوان عورت ملی اس نے عرض کی یا امیر المومنین میرا خاوند انتقال کر گیا ہے اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو کبھی ایک پاوا بھی نہیں پکا سکتے نہ ان کے لئے کوئی جانور ہے جسکا دودھ پئیں اور نہ انکی کوئی کھیتی باڑی ہے مجھے خوف ہے کہ ننھے ننھے بچے کہیں ہلاک نہ ہو جائیں آپ جانتے ہیں کہ خفاف غفاری کی بیٹی ہوں اور وہ حدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ نے فرمایا بے شک تم ایک شریف آدمی کی بیٹی ہو اس کے بعد واپس ہوئے اور ایک اونٹ کھولا جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر آپ نے دو تھیلے لادے جو کھانے پینے کی چیزوں اور پہننے کے کپڑوں سے بھرے ہوئے تھے پھر آپ نے اسکی مہار اس عورت کو پکڑا دی اور فرمایا انشاء اللہ یہ تمہارے لئے عمر بھر کے لئے کافی ہوگا ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ نے انہیں بہت مال دے دیا فرمایا تجھے تیری ماں گم کرے میں نے اس کے باپ اور اس کے بھائی کو دیکھا کہ عرصہ تک ایک قلعہ کا محاصرہ کئے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس قلعہ کو فتح کر لیا اور ہم نے اسکا مال غنیمت تقسیم کیا۔ (۲/۳۱۶ ازالۃ الخفاء)

حدیث نمبر ۲:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک رات گشت کرتے تھے کہ آپکا گزر ایک گھر سے ہوا جہاں بچے رو رہے تھے ایک ہانڈی پانی سے بھری

Marfat.com

آگ پر رکھی تھی آپ اس دروازے کے قریب ہوئے اور پکار کر کہا اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں اور یہ اس وقت ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے عرض کیا یہ بھوک سے رو رہے ہیں اور ہانڈی میں پانی ڈال کر آگ پر رکھی ہے تاکہ بچے یہ سمجھیں کچھ پک رہا ہے اور اسی طرح ان کو نیند آجائے آپ اسکا کلام سن کی بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دارالصدقہ میں آئے اور ایک تھیلے میں آٹا چکنائی گھی کھجور کپڑے اور کچھ روپے بھر کر اپنے غلام اسلم سے کہا یہ بورا مجھے اٹھوا دو اسلم نے کہا یا امیر المومنین میں اٹھا لیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں میں ہی اٹھا کر لے جاؤنگا قیامت کے دن اس قسم کے امور کا سوال تو مجھی سے ہوگا غرض آپ اپنی کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے مکان پر لائے اور اسکی ہانڈی میں کچھ آٹا گھی اور کھجور ڈالکر (حلوہ) پکایا پکاتے وقت آگ میں پھونک بھی آپ ہی مارتے اور دھواں آپکی ڈاڑھی کے درمیان سے نکل جاتا تھا کیونکہ آپکی ڈاڑھی بڑی تھی پھر پکا کر آپ نے خود ہی بچوں کو کھلایا۔ (۲/۳۱۶ ازالۃ الخفاء)

حدیث نمبر ۳:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک تاجروں کی جماعت مدینہ آئی ہوئی تھی آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ چل کر انکی حفاظت کر سکتے ہو چنانچہ آپ اور وہ گئے اور انکی حفاظت کرتے رہے نمازیں بھی پڑھتے رہے اسی اثنا میں آپ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی آپ اسکی طرف گئے اور اسکی ماں سے کہا اے بندی خدا کی خدا سے ڈر اور اس بچے کو نہ رلا یہ کہہ کر آپ اپنی جگہ لوٹ آئے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اسکی آواز پھر سنی آپ نے اسکی ماں سے پھر وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور پھر اپنی جگہ لوٹ آئے آخری

Marfat.com

شب میں آپ نے اس بچے کے رونے کی آواز پھر سنی فرمایا تو کیسی ماں ہے میں نے نہیں سمجھ سکا کہ تیرا بچہ اول شب سے کیوں رورہا ہے بچے کی ماں نے کہا اے بندہ خدا اول شب سے تو نے مجھے تنگ کرنا شروع کیا ہے میں اپنے لڑکے کو دودھ چھڑانے کی عادت ڈال رہی ہوں اس لئے وہ روتا ہے آپ نے پوچھا دودھ چھڑانے کی وجہ کیا ہے عورت نے کہا عمر وظیفہ مقرر نہیں کرتے جب تک بچے کا دودھ نہ چھڑایا جائے آپ نے پوچھا یہ بچہ کتنے مہینوں کا ہے عورت نے بتلایا کہ یہ اتنے مہینے کا ہے آپ نے فرمایا اچھا جلدی نہ کرو جب آپ نماز فجر سے فارغ ہوئے تو رونے لگے اور فرمانے لگے اے عمر افسوس تو نے اس طرح کتنے بچے ہلاک کئے ہونگے اس کے بعد منادی کرادی کہ بچوں کے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کیا کرو ہم بچے کے پیدا ہوتے ہی وظیفہ مقرر کردیا کرینگے اور یہی حکم آپ نے تمام علاقوں میں جاری کرادیا۔ (۲/۳۱۷ ازالۃ الخفاء)

حدیث نمبر ۴:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ گشت کرتے ہوئے ایک اعرابی کے خیمے کے قریب پہنچے اور بیٹھ کر اس سے باتیں کرنے لگے آپ نے اس سے پوچھا ادھر آنے کا سبب کیا ہوا اسی اثناء میں اس کے خیمے سے رونے کی آواز آئی آپ نے پوچھا یہ آواز کیسی ہے اس نے کہا میری بیوی کو دردزہ ہو رہا ہے آپ وہاں سے واپس ہوئے گھر آ کر ام کلثوم سے کہا کپڑے پہن کر میرے ساتھ چلو پھر آپ نے اس اعرابی سے آ کر کہا ان کو عورت کے پاس جانے کی اجازت دو تاکہ یہ اسے تسلی وتشفی کرسکیں اعرابی نے اجازت دے دی ام کلثوم کے اندر جانے کے تھوڑی دیر بعد انہون نے کہا یا امیر

Marfat.com

المومنین اپنے دوست کو مبارکبا دو کہ ان کوخدا نے لڑکا عطا فرمایا ہے جب اعرابی نے امیر المومنین کا لفظ سنا تو بازو سے اٹھ کر سامنے آبیٹھا اور معذرت کرنے لگا آپ نے فرمای کوئی حرج نہیں تم صبح میرے پاس آنا میں تمہارے بچے کا وظیفہ مقرر کرونگا وہ اعرابی صبح حاضر ہوا آپ نے ذریات کے صیغہ سے اسکا وظیفہ مقرر کردیا۔ (۲/۳۱۷ ازالۃ الخفاء)

حدیث نمبر۴:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام سے واپس ہوئے تو آپ تنہا ہوکر لوگوں سے حالات دریافت کرنے لگے ایک بڑھیا کے پاس سے گزرے اس کا حال پوچھا بڑھیا نے پوچھا اے شخص عمر کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمر ابھی شام سے واپس ہوئے ہیں بڑھیا نے کہا اسے اللہ میری طرف سے جزائے خیر نہ دے آپ نے کہا بڑھیا عمر کو تیرا حال کیسے معلوم ہوگا جب تک تو اطلاع نہ دے اس نے کہا سبحان اللہ میں نہیں سمجھ سکتی کہ جو شخص خلیفہ ہوا اسے یہ خبر نہ ہو کہ مشرق ومغرب کے درمیان کیا ہورہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے اے عمر افسوس ہے تجھ پر تیری رعایا تجھ سے کیسی جھگڑتی ہے ہر شخص تجھ سے زیادہ فقیہہ ہے اس کے بعد آپ نے کہا تو اپنی داد خواہی کتنے میں فروخت کرسکتی ہے عمر کو اس پر راضی کروں گا بڑھیا نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے ہمارے ساتھ مذاق نہ کرو آپ نے کہا بڑھیا عمر مسخرہ نہیں غرضکہ بیس درہم میں اسکی داد خواہی خریدلی اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے کہا اسلام علیک یا امیر المومنین بڑھیا سر پر ہاتھ رکھ کر افسوس کرنے لگی کہ اس نے امیر المومنین کے سامنے ان کو برا کہا

Marfat.com

پ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم فرمائے افسوس نہ کر تو نے کوئی الزام کی بات نہیں کی
دازاں آپ نے چمڑے کا ٹکڑا طلب کیا مگر ملا نہیں آپ نے پوستین کا ٹکڑا کاٹ
راس پر یہ عبارت لکھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر اس امر کے متعلق ہے کہ عمر نے فلاں بڑھیا
سے اسکی دادخواہی ابتدائے خلافت سے اب تک ۲۵ درہم میں خرید لی ہے اب وہ
یامت کے دن کوئی دعویٰ نہ کریگی پھر اس پر علی اور ابن مسعود کی گواہی بھی ہوگئی
تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی اگر میری وفات تم سے پہلے ہوئی تو اس تحریر کو
میرے کفن میں رکھ دینا۔ (۲/۷۵ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر ۵:

خلافت فاروقی میں ایک سال مدینہ طیبہ میں ایک عظیم قحط پڑا اس سال
کا نام عام الرمادہ یعنی ہلاکت وتباہی کا سال رکھا گیا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا یہ خط ہے بندہ خدا عمر کی طرف
سے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام سلام کے بعد واضح ہو کہ مجھے اپنی جان کی قسم اے
عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور
میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں فیاغوثاہ فیاغوثاہ ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو
پہنچ اور اس کلمے کو بار بار لکھا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ عرضی
ہے بندہ خدا کی طرف سے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو بعد سلام عرض ہے میں بار بار
خدمت کو حاضر ہوں میں نے آپ کی خدمت میں غلہ سے لدا اونٹوں کا وہ کارواں
روانہ کیا ہے جس کا اول اونٹ آپ کے پاس ہوگا اور آخری اونٹ میرے پاس
مصر میں ہوں گا آپ پر سلام ہو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کارواں

Marfat.com

بھیجا کہ مدینہ طیبہ سے لے کر مصر تک تمام منزلیں اونٹوں سے بھری تھیں یہا
سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں اور آخری اونٹ م
میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تمام اونٹ تقسیم کر دیئے ہر گھر کو ایک اونٹ مع ا
بوجھ کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ او
کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بنا لو اس
طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی مشکلات کو دور فرمایا۔ (صحیح ابن خزیمہ ۶۸/۴)

حدیث نمبر ۶:

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مسجد نبوی مسلمانوں پر تنگ
ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس کو
وسیع کر دیا صرف امہات المومنین کے حجرے اور حضرت عباس کا مکان رہنے د
پھر حضرت عمر نے حضرت عباس سے فرمایا کہ مسجد مسلمانوں پر تنگ ہو گئی ہے او
میں نے امہات المومنین اور آپ کے مکان کے علاوہ باقی تمام مکانات خرید کر
مسجد کو وسیع کر دیا ہے جہاں تک امہات المومنین کے حجروں کا تعلق ہے ان کو تو
میں کچھ نہیں کر سکتا اور رہا آپ کا مکان وہ آپ میرے ہاتھ فروخت کر دیں تا کہ
میں مسجد میں وسعت کر دوں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسا نہیں کرتا
حضرت عمر نے فرمایا میں آپ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سی آپ ایک
قبول فرمالیں یا تو میرے ہاتھ فروخت کر دیں یا پھر آپ کو اس کے بدلے مکان بنا
دیتا ہوں یا آپ یہ مکان مسجد کو دے دیں تا کہ مسجد میں وسعت کر دی جائے
حضرت عباس نے فرمایا مجھے ان میں سے ایک بات بھی منظور نہیں حضرت عمر نے
فرمایا آپ ثالث مقرر کر لیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابی بن کعب کو ثالث بنا

Marfat.com

تے ہیں یہ دونوں حضرات حضرت ابی بن کعبہ کے پاس گئے اور ان پر یہ قصہ بیان
یا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہیں تو میں ایک حدیث بیان کروں
میں نے نبی کریم سے سنی ہے ان دونوں نے فرمایا آپ حدیث بیان فرمائیں
ہا میں نے نبی کریم سے سنا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ میرے
لئے ایک گھر تعمیر کرو کہ اس میں میرا ذکر ہو بیت المقدس کے لئے جگہ تجویز ہوئی
بن ایک آدمی کا مکان آڑے آتا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس آدمی سے فرمایا
مکان میرے ہاتھ فروخت کردو اس نے انکار کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں
یال آیا کہ یہ مکان اس سے ویسے ہی لے لیتے ہیں خدا نے آپ کو وحی کی میں
نے تمہیں ایک گھر بنانے کو کہا تا کہ اس میں ذکر ہو اور تم اس میں غصب شدہ زمین
شامل کرنا چاہتے ہو اب آپ کو حکم ہے کہ میرا گھر نہ بناؤ عرض کی اس گھر کی تعمیر
میری اولاد کے لئے مختص کر دی جائے خدا نے فرمایا ہاں تیری اولاد میرا یہ گھر تعمیر
کرے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب کا دامن پکڑا اور آپ کو مسجد میں نبی
کریم کے صحابہ کے سامنے لے آئے اور فرمایا اے اصحاب رسول کیا تم نے نبی
کریم سے یہ حدیث سنی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مسجد بیت
المقدس تعمیر کرنے کا حکم دیا پھر یہ حکم لے لیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ
حدیث حضور سے سنی ایک اور آدمی نے کہا میں نے بھی سنی ہے ایک اور آدمی نے
کہا میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب کو چھوڑ دیا
حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نبی کریم کی حدیث کے بارے
میں مجھ پر تہمت لگانا چاہتے تھے فرمایا ایسی بات نہیں بلکہ میں چاہتا تھا کہ یہ
حدیث سب پر ظاہر ہو جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا
اب آپ تشریف لے جائیں مجھے آپ کے مکان سے کوئی سروکار نہیں حضرت

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میں یہ مکان مسجد کو دیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس مکان کے بدلے اور مکان بنا دیا۔ (طبقات ابن سعد ۲۱/۴)

کرامات

انسان چار عناصر سے مرکب ہے آگ پانی ہوا اور مٹی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاروں عناصر میں کرامات ظاہر کی ہیں مثلاً:

آگ میں کرامت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکثر مدینہ طیبہ میں ایک آگ ظاہر ہوا کرتی تھی جس کی وجہ سے مدینہ کے لوگوں کو بڑی پریشانی ہوتی تھی ناچار لوگوں نے اس کی شکایت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کی آپ نے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اب ایسا اتفاق ہو تو تم میری چادر لے کر آگ کے سامنے چلا جانا اور اس چادر کو اپنے منہ پر ڈال کر آگ سے یہ کہنا اے آگ دیکھو لے یہ چادر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اگر اس کو جلایا تو پھر دیکھنا کہ تو کیسے عذاب الٰہی میں مبتلا ہو گی آپ کی چادر کو دیکھ کر آگ غائب ہو گئی پھر مدینہ میں ظاہر نہ ہوئی۔ (احسن ۷۵)

پانی پر کرامت:

جب شہر مصر فتح ہوا اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وہاں کے گورنر مقرر ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے سنا کے دریائے نیل خشک ہو گیا آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا یہ دریا ہمیشہ اس طرح خشک ہو جاتا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ہر سال یہ دریا اسی طرح سوکھ جاتا ہے پھر جب تک ایک کنواری

Marfat.com

خوبصورت لڑکی کو بھینٹ نہ لے گا اسی طرح سوکھا پڑا رہے گا آخر لوگ تنگ آ کر بھینٹ دیں گے تب پانی جاری ہوگا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ رسم نہایت بری لگی لوگوں سے کہا ہماری اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کیا جائے آپ نے یہ سارا حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا خط سن کر ایک خط عمرو بن العاص کے نام اور دوسرا خط دریائے نیل کے نام تحریر فرمایا جو خط دریائے نیل کے نام تھا اس کا مضمون یہ تھا یہ خط ہے اللہ کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کے نام اے دریائے نیل۔

اِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ بِاَمْرِ اللّٰہِ فَاِنَّا نَسْئَلُ اِجْرَاکَ مِنَ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ عِنْدِکَ فَلَاحَاجَۃَ لَنَابِکَ۔

اگر تو خدا کے حکم سے بہتا ہے تو ہم اللہ سے تیرا جاری ہونا مانگتے ہیں اور اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہمیں تیری کوئی حاجت نہیں۔

پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ بجائے عورت کی بھینٹ کے میرا یہ خط دریائے نیل میں خشک ریت پر ڈال دینا امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے خط کے پہنچتے ہی سارے مصر میں دھوم مچ گئی لاکھوں لوگ یہ نظارہ دیکھنے کے لئے آ گئے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ خشک دریا کے اندر تشریف لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط نیل کو پہنچا کر واپس باہر چلے آئے چند لمحوں کے بعد دریائے نیل اس زور سے جاری ہوا کہ کبھی بھینٹ لے کر بھی ایسا جاری نہ ہوا تھا۔

(ازالۃ الخفاء ۲/۳۳۷)

ہوا پر کرامت:

ایک لشکر مسلمانوں کا خلافت فاروقی میں نہاوند کے علاقے میں جہاد کے لئے گیا ہوا تھا اتفاقاً عین جمعہ کے خطبہ میں ان لوگوں کو کافروں کے ساتھ

Marfat.com

لڑائی کا اتفاق ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک پہاڑ تھا اور مسلمان اس پہاڑ کو خالی جان کر ادھر سے مطمئن تھے مگر کافروں نے بہت سا لشکر پہاڑ کے پیچھے کی طرف مخفی طور پر مسلمانوں کو گھیرنے کے لئے روانہ کیا اس بات کی کسی مسلمان کو خبر نہ تھی اگر یہ لشکر بے خبری میں مسلمانوں پر حملہ آور ہو جاتا اور اوپر سے یہ سامنے والا لشکر حملہ کرتا تو مسلمان پس کر رہ جاتے ایک آدمی بھی زندہ نہ بچتا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ بے ساختہ خطبہ کے اندر سپہ سالار لشکر اسلام حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو پکارا اے ساریہ ذرا پہاڑ کا خیال کر لو ادھر سے کیا ہونے والا ہے یکا یک ان کے کان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز پہنچی کہا واللہ یہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز ہے گھبرا کر پہاڑ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ کفر نے بڑا حملہ کیا ہے اور ہمیں دھوکا دیا ہے فوراً آدھا لشکر پہاڑ کی طرف متوجہ کر دیا اور آدھا لشکر سامنے والے کفار کے ساتھ برسر پیکار رہا جب کفار نے دیکھا کہ مسلمان ہمارے مکر سے آگاہ ہو گئے ہیں تو وہ لوگ بھاگ گئے اور مسلمانوں سے مقابلہ نہ کر سکے اسی دن لشکر اسلام کو فتح ہوئی جس وقت خطبہ کے اندر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں فرمائی تھیں صحابہ کو بڑا تعجب ہوا تھا کہ یہ کیا فرمایا فرمایا کہ میں نے خطبہ کی حالت میں دیکھا کہ کفار نے لشکر اسلام کو دھوکا دیا ہے مجھ سے صبر نہ ہو سکا فوراً میرے منہ سے یہ کلام صادر ہوا مسلمانوں نے وہ دن وہ وقت یا ساریۃ الجبل کے الفاظ لکھ لئے جب ساریہ کا لشکر فتحیاب ہو کر واپس آیا تو لوگوں نے ان سے لڑائی کا سارا حال دریافت کیا کہا کفار نے ہمیں دھوکا دیا یکا یک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نے ہمیں ان کفار کے مکر سے آگاہ کر دیا اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے خدا نے لشکر اسلام کو فتح سے ہمکنار کر دیا۔ (باب الکرامات مشکوٰۃ احسن ۲۷)

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئی:

Marfat.com

(ا) نہاوند مدینہ طیبہ سے سولہ سو میل کے فاصلے پر ہے درمیان میں پہاڑ بھی ہوں گے کئی درخت بھی ہوں گے کئی بستیاں اور مکانات بھی ہوں گے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اتنی دور سے جنگ کا نقشہ دیکھ لیا جب حضرت عمر کی نگاہ کا یہ کمال ہے تو بھی امام الانبیاء کی نگاہ کا کیا کمال ہوگا۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سولہ سو میل کے فاصلہ پر رہنے والے ساریہ کو یاساریۃ الجبل کہہ کر پکارا تو ثابت ہوا کہ دور والے کو یا کے خطاب سے پکارنا جائز ہے لہٰذا اگرچہ پاکستانی مدینے سے بہت دور رہتے ہیں مگر اسکے باوجود حضور کو یارسول اللہ کہہ کر پکارنا جائز ہے شرک نہیں۔

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنی دور سے ساریہ کو پکارا معلوم ہوا کہ خدا کے مقبول بندے دور کی آواز سن لیتے اسی عقیدے کے تحت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پکارا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ساریہ اتنی دور کی آواز کو سن سکتا ہے تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم پاکستانی غلاموں کا درود وسلام بھی سن سکتے ہیں۔

مٹی پر کرامت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلافت عمر میں مدینہ نہایت شدید زلزلہ آیا حضرت عمر نے زمین پر اپنا کوڑا مارا اور فرمایا کیوں ہلتی ہے جب کہ عمر جیسا عادل تجھ پر موجود ہے پھر کبھی زلزلہ نہیں آیا۔ (احسن ۴۷)

شیر کا حفاظت کرنا:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر صدر نشین ہوئے آپ کی خلافت کا

Marfat.com

چرچا مشرق ومغرب میں پہنچا جس وقت شاہ ہرقل نے آپ کا ذکر سنا تو نہایت بے چین ہوکر آپ کے قتل کے لئے ایک نصرانی پہلوان جس کا نام طلیحہ تھا کو روانہ کیا بہت سا مال ودولت دینے کا وعدہ کیا اور کہا اگر تو نے مدینہ جا کر مسلمانوں کے خلیفہ کو قتل کردے تو تیرا بہت بڑا احسان ہوگا یہ حکم سن کر نصرانی مدینہ کی جانب روانہ ہوا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو حضرت عمر کو مدینہ سے ملک شام کے راستے پر دیکھا اس وقت آپ یتیموں کی زمین اور باغات وغیرہ کے ملاحظہ کے لئے جارہے تھے ایک درخت کے نیچے محوخواب ہوئے وہ نصرانی اس درخت کے اوپر چڑھا ہوا تھا آپ کو سوتا دیکھ کر وہ نصرانی درخت سے نیچے اترا اور تلوار لے کر آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا فوراً آپ کے پاؤں کی طرف سے ایک شیر ظاہر ہوا جس کی صورت دیکھ کر وہ نصرانی بے ہوش ہوکر گر پڑا اور وہ شیر چاروں طرف سے آپ کی حفاظت کرنے لگا اور آپ کے تلوے چاٹنے لگا اس نصرانی کے گرنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے جب آنکھ کھلی تو شیر غائب ہوگیا آپ نے اس نصرانی سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا خدا نے آپ کا رتبہ بہت بلند کیا ہے میں بے عقل آپ کے قتل کے لئے یہاں تک آیا تھا لیکن جب آپ سوئے تو آپ کی حفاظت کے لئے جنگل کا ایک شیر آ گیا یہ سن کر آپ نے چاروں طرف دیکھا اور فرمایا یہاں تو کوئی شیر نہیں وہ شیر کدھر چلا گیا جس درخت کے نیچے آپ سوئے تھے اس سے آواز آئی اے عمر تو ہمارے دین کی حفاظت کر ہم تیرے دشمنوں سے تیری حفاظت کریں گے یہ غیبی آواز سن کر وہ نصرانی متعجب ہوا کہ شیر آپ کی حفاظت کرتے ہیں اور فرشتے آپ کی تعریف کرتے ہیں پھر آپ کے ہاتھ پر وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ (اعلام واقدی، احسن ۷۵)

Marfat.com

نظر ایمان:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہیں اور مسجد نبوی میں صبح کی نماز پڑھا رہے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں ہوں سلام پھیرنے کے بعد آپ نے مسجد کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی اور بیٹھ گئے سامنے سے ایک عورت اپنے ہاتھ میں کھجورون کا ایک طبق لئے آئی اور حضور کے سامنے وہ طبق رکھ دیا حصور نے اس طبق سے ایک کھجور اٹھا کر میرے منہ میں رکھ دی باقی کھجوریں باقی مسلمانوں میں تقسیم کر دیں مگر میرا دل چاہتا تھا حضور مجھے ایک کھجور اور دیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی زبان پر کھجور کا ذائقہ موجود تھا دل میں حضور کی زیارت کا سرور موجود تھا ٹھیک صبح کے نماز کے وقت آنکھ کھلی فوراً مسجد نبوی میں آیا دیکھا بجائے سید المرسلین کے حضرت عمر نماز پڑھا رہے ہیں فوراً نماز میں شریک ہو گیا نماز کے بعد حضرت عمر بھی مسجد کی دیوار کے ساتھ ٹھیک لگا کر بیٹھ گئے ذرا سی دیر میں ایک عورت کھجوروں کا ایک طبق لے کر حاضر ہوئی جس طرح خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور مجھے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی عطا فرمائی اور باقی کھجوریں نمازیوں میں تقسیم فرما دیں میں نے عرض کی یا امیر المومنین مجھے ایک کھجور اور عطا فرمائیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر رات کو نبی کریم آپ کو دوسری کھجور عطا فرما دیتے تو میں بھی آپ کو دوسری کھجور عطا کر دیتا جب رات کو دوسری کھجور نہیں ملی تو میں کیسے دے سکتا ہوں میں نے دل میں کہا میرے خواب کا علم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیسے ہو گیا آپ نے فرمایا بندہ مومن ایمان کے نور سے دیکھتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا جو مزہ

Marfat.com

حضور ﷺ کی کھجور کا تھا وہی ذائقہ آپ کی عطا کردہ کھجور کا ہے۔

(الریاض النضرۃ ۲/۲۰، ازالۃ الخفاء ۲/۳۴۱)

نار گلزار:

اسود بن قیس رضی اللہ عنہ نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ابو مسلم خولانی سے کہا کیا تو میری نبوت کی گواہی دیتا ہے آپ نے انکار کیا پھر اس نے آپ سے پوچھا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اسود نے آپ کو ایک عظیم جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا اس آگ نے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اس اسود نے آپ کے لئے حکم دیا کہ ان کو یمن سے نکال دیا جائے آپ مدینہ تشریف لے آئے جب باب مسجد سے داخل ہوئے تو حضرت عمر نے کہا یہ تمہارے وہ ساتھی ہیں کہ اسود نے گمان کیا کہ ان کو آگ جلا دے گی لیکن اللہ نے ان کو آگ سے نجات دی حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور لوگوں نے ابو مسلم کا واقعہ کسی سے سنا نہ تھا پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ان کو گلے لگایا اور فرمایا کیا تو عبداللہ بن ثوب ہے اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے اور فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِنَا مِثْلَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے امت نبوی میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مثل بنائے ہیں۔ (خصائص کبریٰ ۲/۸۰)

یہ تھیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امیر المومنین چند کرامات جو اس بات کی بین دلیل ہیں آپ بارگاہ الٰہی کے عظیم مقبول بندے تھے خدا نے آپ کو بہت بڑا مرتبہ فرمایا تھا۔

Marfat.com

مساوات

نمبر۱:

جبلہ بن الہیم غسانی جو اپنے علاقے کا حکمران تھا اسلام لانے کے بعد کعبہ کا طواف کر رہا تھا اتفاقاً کسی کا پاؤں اس کی زرتار قبا پر پڑ گیا اس کی نظر میں یہ فعل بڑا جرم تھا کہ کوئی شخص بادشاہ کی قبا کو پامال کر دے اس نے اس شخص کو طمانچہ دے مارا اس کے جواب میں اس شخص نے بھی جبلہ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا جس پر جبلہ آپے سے باہر ہو گیا مگر کچھ سوچ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی توہین کی داستان سنائی آپ نے جبلہ سے کہا بھائی ہمارے مذہب میں مساوات کا قانون نافذ ہے تم نے غلطی کی اس کی سزا تمہیں مل گئی جبلہ نے کہا ہمارے یہاں تو یہ قانون ہے جو بادشاہ کی توہین کرے اس کی سزا قتل ہے آپ نے فرمایا ہمارے ہاں سرے سے بادشاہت کا تصور ہی نہیں ہم سب مسلمان ہیں اور سب برابر ہیں اگر بادشاہ مسجد میں دیر سے آئے گا تو اسے بھی پچھلی صف میں کھڑا ہونا پڑے گا یہ سن کر جبلہ قسطنطنیہ چلا گیا اور وہاں جا کر عیسائی ہو گیا مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے قانون مساوات میں کوئی لچک پیدا نہیں کی۔ (میثاق ۶۸)

نمبر۲:

قیصر روم کا سفیر مدینے میں آتا ہے اور مسلمانوں سے پوچھتا ہے کہ قصر شاہی کہاں ہے مسلمان جواب دیتے ہیں ہمارے دین میں شاہی کا تصور نہیں تو قصر خارج از بحث ہے ہاں ہم نے ایک مسلمان کو اپنا امیر منتخب کر لیا ہے اور وہ

Marfat.com

مسجد میں بیٹھتا ہے جہاں ہر شخص آزادی سے مل سکتا ہے اس کا کوئی دربان نہیں یہ عجیب وغریب اطلاعات سن کر وہ بہت حیران ہوا القصہ جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بیت المال کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اس لئے خود امیر المومنین اسے تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں ایک مسلمان کی رہنمائی میں وہ سفیر حوالئی مدینہ میں پہنچا تو دیکھا کہ ایک اونٹ درخت کی شاخ سے بندھا ہوا ہے اور ایک شخص جس کی قمیض پر پیوند لگے ہوئے ہیں ایک پرانی چادر کا تہبند باندھے اس درخت کے سایے میں محو استراحت ہے رہنما نے کہا یہی ہمارے امیر المومنین ہیں وہ شخص حیران رہ گیا کبھی اونٹ کو دیکھتا ہے اور کبھی پیوند زدہ قمیص کو اس رہنما مسلمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جگایا یا اللہ کا شیر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا برحق جانشین اشداء علی الکفار یتیموں کا والی بیواؤں کا سہارا بیدار ہوا اور سفیر سے پوچھا تو کون ہے اس سفیر پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ڈرو نہیں میں بھی ایک انسان ہوں اس نے کہا یہ بتائیں کہ مجھ پر ہیبت طاری کیوں ہوئی میں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں کبھی ایسا نہیں ہوا فرمایا یہ ہیبت میری نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے پھر اس سفیر کے اوسان بجا ہوئے۔ (میثاق ۶۴)

نمبر ۳:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک غلام کو ساتھ لیا اور ملک شام کا سفر کیا اونٹ پر امیر المومنین اور غلام باری باری سوار ہوتے ہیں کیونکہ پچھلی نشست پر ان کا زاد راہ تھا یعنی ستو اور کھجور کی گٹھلیاں لدی ہوئی تھیں جب آخری منزل میں اسلامی کیمپ میں خلیفہ کے داخلے کا وقت تھا اور تمام فوج مع سپہ سالار

Marfat.com

اپنے خلیفۃ المسلمین کے استقبال کے لئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ خلیفہ کا احترام دیکھنے کے منتظر تھے اس وقت تماشائیوں نے دیکھا کہ گرد راہ سے ایک اونٹ نمایاں ہوا اور سب افسر اس طرف کو بڑھے ایک اونٹ کے لئے آگے بڑھنا غیر مسلموں کے لئے تعجب خیز تھا ان میں سے ایک نے پوچھا آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا وہ نہیں ہمارا خلیفہ اور امیر المومنین تو وہ ہے جو اونٹ کی مہار پکڑے آ رہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔ (علم القرآن ۲۸۷)

کس شان سے امت کا امام آتا ہے
خود تو پیدل ہے سواری پہ غلام آتا ہے

مردم شناسی

(۱) حضرت کعب بن سور رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے شوہر سے افضل کسی کو نہ پایا کہ وہ ساری رات قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے وہ سخت گرمی کے دن بھی روزہ رکھتا ہے آپ نے اس عورت کے لئے دعا مغفرت مانگی اور اس عورت کی تعریف کی کہ تو اپنے شوہر کی تعریف کرتی ہے بعدازاں وہ عورت شرم وحیا سے اٹھ بیٹھی اور اپنا مطلب صاف لفظوں میں بیان نہیں کیا کعب بن سور نے عرض کی یا امیر المومنین آپ نے اس عورت کے شوہر کے معاملے اسے مدد کیوں نہ دی کیونکہ وہ اسی غرض سے آئی تھی آپ نے فرمایا اچھا یہ بات ہے عرض کی ہاں اس کا مقصد یہی تھا فرمایا جاؤ اسے بلاؤ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا حق بات سے شرمانے کی کوئی وجہ نہیں ان کا خیال یہ ہے کہ تم اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھی

Marfat.com

کہ وہ تمہارے پاس نہیں سوتا عورت نے کہا ہاں یہی بات ہے چونکہ میں جوان ہوں اس لئے میں وہی چاہتی ہوں جو عورتوں کو چاہنا چاہیے آپ نے اس کے شوہر کو بلایا اور کعب بن سور سے فرمایا ان کے درمیان فیصلہ کرو انہوں نے عرض کی آپ کے ہوتے میں کون ہوں فیصلہ کرنے والا آپ نے فرمایا میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کیونکہ تم نے ان کا مقصود سمجھا ہے اور میں نہ سمجھ سکا کعب نے کہا میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں کہ ایک دن اور رات اس عورت کا اور تین دن اس کے شوہر کے لئے ان تین دنوں میں یہ قیام وصیا کیا کرے کیونکہ اگر اس کی چار بیویاں ہوتیں تب بھی یہ مرد ایک دن اور ایک رات اس عورت کے پاس رہ سکتا تھا لہٰذا زیادہ سے زیادہ اس کی زوجہ کا حق ایک دن اور ایک رات ہے اور اس کا تین دن تین راتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری یہ رائے پہلی رائے سے بھی عجیب تر ہے اسی وجہ سے حضرت عمر نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر فرما دیا۔

(الاستیعاب ۳/۳۰۳)

(ب) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط آیا آپ نے فرمایا میری طرف سے کوئی اس کا جواب لکھ سکتا ہے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول میں لکھ سکتا ہوں انہوں نے جواب لکھا اور نبی کریم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے پسند فرمایا اور اسے آپ نے ارسال کر دیا حصرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود تھے آپ بھی بہت خوش ہوئے اور اس سے آپ کے دل میں عبداللہ کی وقعت جم گئی آپ فرمایا کرتے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہی لکھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تھا اس لئے آپ نے بیت المال کا داروغہ مقرر کر دیا اپنے دور خلافت میں اور فرمایا میں نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کی نسبت اللہ سے ڈرنے والا کسی اور کو نہ پایا۔ (الاستیعاب ۲/۲۶۰)

Marfat.com

شہادت

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان میں سے تین گز اونچا ہے میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ عمر ہے میں نے وجہ پوچھی کہ یہ کیوں انہوں نے کہا اس لئے کہ ان میں تین خصائل ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں لوم لائم سے خوف نہیں کھاتے دوم یہ کہ آپ خلیفہ مستخلف ہیں اور تیسری بات یہ کہ آپ شہید ہونے والے ہیں حضرت عوف بن مالک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواب بیان کیا آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ بھی خوشخبری سن لیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اپنا خواب بیان کریں انہوں نے خواب بیان کرنا شروع کیا جب اس فقرہ پر پہنچے کہ آپ خلیفہ مستخلف ہوں گے تو آپ نے ان کو جھڑکا اور فرمایا خاموش رہو ابوبکر ابھی زندہ ہیں اور تم مجھے خلیفہ بناتے ہو بعد میں جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپ شام میں منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر کہا اپنا خواب بیان کر انہوں نے بیان کیا کہ وہ خدا کے معاملے میں لوم لائم سے خائف نہیں ہوتے آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے اپنے ہی لوگوں میں کر لے اور جب میں نے خلیفہ مستخلف کہا تو آپ نے فرمایا خدا نے مجھے بنایا تم دعا کرو کہ خلافت کے فرائض ادا کرنے میں وہ میری مدد کرے جب میں نے کہا شہید ہوں گے آپ نے فرمایا مجھے شہادت کیسے مل سکتی ہے جہاد میں تم جاتے ہو میں نہیں جاتا ہاں اگر اللہ چاہے گا تو شہادت مل جائے گی۔ (الاستیعاب ۲/۴۷۱، ازالۃ الخفاء ۲/۳۴۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ایک سرخ مرغ نے زیر ناف ٹھونگیں

Marfat.com

ماریں اسما بنت عمیس کو خواب کی تعمیر میں کمال حاصل تھی انہوں نے یہ سن کر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہہ دو جو وصیت کرنی ہے کرلیں یعنی ان کی موت قریب ہے ایک دن مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابولولوء مجوسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہا مغیرہ نے مجھ پر مال مقرر کیا ہے آپ نے پوچھا کتنا مال مقرر کیا ہے اس نے اس کی مقدار بیان کی آپ نے پوچھا کیا کام کرتے ہو اس نے کہا چکیاں بناتا ہوں آپ نے فرمایا یہ مقدار تم پر زیادہ نہیں کیوں اس شہر میں تمہارے سوا کوئی اور اس کام کو نہیں جانتا آپ نے فرمایا ایک چکی ہمیں بھی بنا دو اس نے کہا بخدا آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا جس کی آواز دور والے سنیں گے۔

ایک دن آپ صبح کی نماز کے لئے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد میں پہنچے نماز کے لئے صفیں بنائی گئیں آپ کا دستور تھا کہ صفوں کے اندر پھرتے تھے جہاں خلل ہوتا فرماتے برابر ہو جاؤ جب صفیں درست ہوگئیں تو آپ آگے بڑھے اور اللہ اکبر کہا اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف پڑھتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں ابھی نیت باندھی تھی کہ آپ پر دودھاری خنجر کا وار ہوا آپ نے فرمایا مجھے کتے نے قتل کر دیا کافر ابولولوء دودھاری خنجر چلاتا ہوا آپ پر وار کر کے باہر نکلا اور اس نے تیرہ آدمی اور زخمی کر دیئے جن میں سے سات آدمی شہید ہوگئے پھر ایک مسلمان نے اس پر کپڑا ڈال کر اس کو گرفتار کر لیا جب اس نے دیکھا کہ میں گرفتار ہو گیا ہوں تو اس نے خودکشی کر لی آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا انہوں نے نماز پڑھائی جب نماز ہو چکی تو حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا پتہ کرو مجھے کس نے قتل کیا ہی انہوں نے عرض کی مغیرہ کے غلام نے آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ میری موت کا سبب کوئی مسلمان نہیں بنا آپ کو گھر لایا گیا آپ کو شربت بلایا گیا وہ زخموں کے راستے سے باہر نکل گیا پھر دودھ پلایا گیا وہ بھی نکل گیا لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ زندہ نہ بچیں گے آپ نے اپنے بیٹے

Marfat.com

عبداللہ سے فرمایا جاؤ۔ حضرت عائشہ کے پاس اور ان کو کہو کہ مجھے نبی کریم اور صدیق اکبر کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دے دیں انہوں نے اجازت دے دی لوگوں نے کہا آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا ان چھ آدمیوں میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کرلو۔ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پھر آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ کو لے جا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اجازت سے آپ کے دونوں صاحبوں کے پاس آپ کو دفن کر دیا گیا۔ نور اللہ مرقدہ نور اللہ مرقدہ

کاش اس امت کو ایک اور فاروق اعظم مل جاتا

رحماء بینھم

وہ آپس میں مہربان ہیں

اس مضمون میں یہ بیان کیا جائے گا کہ اصحاب ثلاثہ یعنی صدیق اکبر فاروق اعظم اور عثمان غنی اور قرابت داران نبوت علی المرتضی رضی اللہ عنہم اور ان کے خاندان کے درمیان تعلقات اور باہمی روابط خوشگوار تھے آپس میں شیر وشکر تھے ایک دوسرے کی دل سے عزت کرتے تھے محبت اور الفت باہمی شیوہ تھا ان میں کوئی دشمنی لڑائی جھگڑا اور شدید اختلاف نہ تھا مشکل کے وقت میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے تھے۔

حضرت علی و شیخین حضرات

ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر عمر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بارے

Marfat.com

میں بات چیت ہونے لگی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے شرفاء نے فاطمہ کی خواستگاری کے متعلق گفتگو کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا ہے کہ فاطمہ کا معاملہ اس کے پروردگار کے سپرد ہے جس کو چاہے گا اس کو تروتیج کر دے گا اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں کی اور نہ اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اور نے کوئی بات کی ہے میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خواستگاری کے لئے صرف تنگدستی مانع ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے محفوظ کر رکھا ہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں اور ان کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خواستگاری کے لئے تیار کریں اگر ان کو تنگدستی مانع ہو تو ان کی مدد کریں گے سعد نے کہا اے ابوبکر آپ نے بالکل ٹھیک تجویز کی ہے اسی وقت اٹھ کر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت گھر پر نہ تھے بلکہ اپنا اونٹ لے کر ایک انصاری کے ہاں اس کے باغ میں اجرت پر آب پاشی کے لئے تشریف لے گئے تھے یہ تینوں اس باغ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیسے آنا ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نیک خصائل میں دوسروں سے سبقت کئے ہوئے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار بھی ہیں ہم نشینی بھی دائمی نصیب ہے آپ کو خواستگاری فاطمہ سے کوسا امر مانع ہے میرا گمان ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ آپ کے لئے رکھا ہوا ہے دوسروں کو اس سے منع کر دیا ہے حضرت علی نے ابوبکر کی یہ بات سنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمانے لگے اے ابوبکر تم نے میرے غم کو تازہ کر دیا میرے سینے کی پوشیدہ آرزو کو ظاہر کر دیا کون شخص ہے جو اس خواستگاری کے لئے خواہاں نہ ہو

Marfat.com

لیکن تنگدستی کی وجہ سے میں اس چیز کے اظہار میں شرم محسوس کرتا ہوں ان تینوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لئے آمادہ کیا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کھولا اور باغ سے گھر آ گئے اونٹ باندھ دیا اور یا پوش پہن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چلے گئے۔ (جلاء العیون ۱۲۰)

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خواستگاری کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے مشورہ دیا جو ایک دوسرے کے حق کی خیر خواہی کی بین دلیل ہے اور یہ خیر خواہانہ مشورہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبول فرمایا اور اس کارِ خیر کے لئے تیار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے یہ بھی باہمی اخلاص اور قدردانی کی علامت ہے کیونکہ دشمنوں کے مشورے لائق تسلیم نہیں ہوتے۔

حضرت صدیق اکبر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم

نمبر ۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کاشانہ نبوی میں حاضری کے لئے آئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر سے کہا پہلے آپ دروازہ پر دستک دیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ آگے بڑھئے اس کے بعد جو دونوں کے درمیان مکالمہ ہوا وہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارے میں رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کسی ایسے شخص پر سورج نہ طلوع ہوگا نہ غروب ہو گا جو میرے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے بڑھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا میں نے سب سے بہتر عورت کو سب سے بہتر شخص کے نکاح میں دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے کیسے بڑھوں جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی صَدْرِ اِبْرَاھِیْمَ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

جو حضرت ابراہیم کے سینے کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کے سینے کو دیکھ لے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں بھلا آپ سے پہل کیسے کروں رسول گرامی کا یہ ارشاد سنا۔

جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کا سینہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و تقویٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم دیکھنا چاہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے پیش قدمی نہیں کر سکتا جس کے بارے میں خدا کے حبیب نے فرمایا۔

جب میدان محشر میں لوگ جمع ہوں گے تو حق تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی

Marfat.com

ندا کرے گا اے ابوبکر تم اپنے محبوب کی معیت میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور حنین کے موقع پر جب آپ کی خدمت میں دودھ اور کھجور کا ہدیہ پیش کیا گیا تو فرمایا

یہ ہدیہ طالب وغالب کی طرف سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں آپ سے کیونکر آگے بڑھوں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا ابوبکر تم میری آنکھ ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسی شخصیت سے آگے کیسے ہو جاؤں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روز قیامت علی رضی اللہ عنہ جنتی سواری پر آئیں گے تو کوئی ندا کرنے والا ندا کرے گا اے محمد دنیا میں آپ، کے ایک بہترین باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ایک بہترین بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسی شخصیت پر فوقیت کیسے حاصل کرسکتا ہوں جس کی بابت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے روز قیامت رضوان جنت، جنت اور دوزخ کی چابیاں لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرے گا اور کہے گا اے ابوبکر رب کریم آپ کو سلام فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ یہ جنت ودوزخ کی چابیاں ہیں اپنے

Marfat.com

پاس رکھ لیں جسے چاہیں جنت میں بھیج دو، اور جسے چاہے دوزخ میں بھیج دو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جبریل امین علیہ السلام نے مجھے آ کر بتایا کہ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں تم سے اور علی سے محبت کرتا ہوں میں نے سجدہ شکر ادا کیا پھر کہا اللہ فرماتا ہے میں فاطمہ سے محبت کرتا ہوں میں نے پھر سجدہ شکر ادا کیا پھر کہا اللہ فرماتا ہے میں حسن و حسین سے محبت کرتا ہوں اس پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے بزرگ سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اگر روئے زمین کے تمام لوگوں کے ایمان کا ابوبکر کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوبکر کا ایمان سب سے وزنی ہوگا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے آدمی سے آگے کیسے بڑھوں جس کے بارے میں نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے دن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کی اہلیہ اور اولاد اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے تو لوگ کہیں گے یہ کون ہیں منادی کہے گا یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسی محترم شخصیت سے آگے کیسے بڑھوں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اہل محشر جنت کے آٹھوں دروازوں سے یہ آواز سنیں گے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے نہ بڑھوں گا جس کے حق میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ علی کا محل میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محل کی درمیان ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اس ہستی سے آگے نہ بڑھوں گا جس کے حق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آسمانوں کے فرشتے کروبیین روحانیین اور ملاء اعلیٰ روزانہ ابوبکر کا دیدار کرتے رہتے ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کی اولاد اور خود ان کے حق میں خدا نے فرمایا:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَاَسِيْراً۔

وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں ایسے متقی سے کیونکر فائق ہوسکتا ہوں جس کے بارے میں خدا کا ارشاد ہے:

وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

وہ جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس سچائی کی تصدیق کی، یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

ان دونوں جلیل القدر شخصیات کا محبت بھرا مکالمہ جاری تھا کہ جبریل امین علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور عرض کی اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس وقت ابوبکر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کا دیدار کرز رہے ہیں اور ان کی ادب واحترام سے لبریز گفتگو سن رہے ہیں اللہ نے ان کو رحمت ورضوان سے سرفراز فرمایا ہے آپ ثالث کی حیثیت سے باہر تشریف لائیں آپ نے آکر دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا خدا کی قسم اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں درخت قلمیں بن جائیں اور زمین وآسمان والے لکھنے بیٹھ جائیں پھر بھی تمہاری فضیلت اور اجر بیان کرنے سے عاجز رہ جائیں۔ (نورالابصار ٦)

نمبر۲:

ایک بار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ مسکرائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسکراہٹ کی وجہ دریافت فرمائی آپ نے فرمایا میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا علی کی تحریر کردہ راہداری کے بغیر کوئی شخص پل صراط سے گزرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ابوبکر کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علی یہ راہداری صرف اس کو لکھ کر دینا جسے صدیق اکبر سے محبت ہوگی۔ (الریاض النضرۃ ۱۸۴)

نمبر۳:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا وصال کی خبر سنتے ہی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پہنچ گئے جب نماز کے لئے جنازہ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر نماز جنازہ آپ پڑھائیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں آگے بڑھیے بخدا آپ کے علاوہ اور کوئی نماز جنازہ نہ پڑھائے گا چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور رات ہی کو آپ کی تدفین ہوئی۔
(طبقات ابن سعد ۲۹/ ۸، الریاض النضرۃ ۱/۱۵۶)

نمبر۴:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ساتھ وعدہ کیا کہ تمہیں کھجوریں عنایت کرونگا آپ کا انتقال ہوگیا وہ شخص خلیفۃ المسلمین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ وعدہ نبوی کے مطابق آپ مجھے کھجوریں دیں اس وقت آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اس شخص کو وعدہ نبوی کے مطابق تین مٹھیاں بھر کر دے دو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار ہر دو مشت بھر کر اس کو دے دئے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ایک دفعہ ڈالی ہوئی ہر دو مشت کے کھجور کے دانے شمار کرو چنانچہ شمار کیا گیا تو وہ ساٹھ عدد ہوئیں اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا وہ اس طرح کہ ہجرت کی رات جو ہم مکہ سے نکلے اور مدینے کی طرف جارہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یَاابَابَکْرٍ کَفِّیْ وَکَفُّ عَلِیٍّ فِی الْعَدْلِ سَوَاءٌ۔

اے ابو بکر میری اور علی کی ہتھیلی عدل میں برابر ہے۔

(۲/۲۱۷ الریاض النضرۃ)(۵/۳۷ تاریخ بغداد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے پورے کرتے تھے اور نبوت کے وعدوں کا پورا کرنا آپ کا فرض منصبی تھا صدیق اکبر ہجرت کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوران امور خلافت سر انجام دینے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شامل رہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو برحق سمجھتے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان تعلقات خوشگوار تھے۔

نمبر ۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوتی تو سلام کہنے میں پہل کرتے ایک دن ملاقات ہوئی تو سلام کرنے میں تاخیر کی حتیٰ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سلام کرنے میں پہل کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا معمول یہ ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں لیکن آج انہوں نے معمول کے خلاف کیا نہ جانے کیوں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور خلاف معمول کرنے کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب گزشت میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا ہوں اور اس میں ایک

Marfat.com

عظیم محل دیکھا کہ اس جیسا محل جنت میں اور کوئی نہ تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے کہا گیا یہ اس کے لئے ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے تو میں نے چاہا کہ وہ محل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے ہو اس لئے میں نے تاخیر کی اور انہوں نے سبقت کی یہ ہے رحماء بینھم کی تصویر۔ (۱۷۸ عمدۃ التحقیق)

نمبر ۶:

ابو المعتمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دونوں بزرگ ستہ آدمیوں کے اس وفد میں شامل ہونگے جو روز قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر اللہ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور ان دونوں حضرات کو (عالم ارواح) میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے طلب کیا تھا لیکن یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے۔ (۶/۳۶۶ کنز العمال)

نمبر ۷:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمارہے تھے اے ابوبکر آدم سے لے کر قیامت تک جو لوگ میرے ساتھ ایمان لائیں گے ان سب کا ثواب اللہ نے مجھ کو عطا کیا اور میری بعثت سے لے کر قیامت تک جو لوگ ایمان لائیں گے ان سب کا ثواب اللہ نے تجھے دے دیا۔

(تاریخ بغداد ۴/۲۵۶) (۱/۱۶۷ الریاض النضرۃ) (۶/۳۱۸ کنز العمال)

نمبر ۸:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار

Marfat.com

ہوئیں تو ان کے ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضر ہونے کی اجازت لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے فاطمہ ابوبکر اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان کا آنا آپ کو پسند ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور ان سے عذرا معذرت ذکر کی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہوگئیں۔ (طبقات ابن سعد ۸/۱۷) (۳۰۱/۶ سنن کبریٰ) (۱۵۶/۱ الریاض النضرۃ) (انسان العیون ۳۹۹/۳)

حضرت عمر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

تعریفی جملے: نمبر ۱:

لزال سے روایت ہے کہ ایک روز ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اس وقت آپ خوشی اور مسرت کی حالت میں تھے ہم نے عرض کی یا امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ بیان فرمائیں انہوں نے فرمایا:

ذَاكَ اِمْرَؤٌ سَمَّاهُ اللّٰهِ الْفَارُوْقَ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

یہ وہ بزرگ تھے جن کا نام اللہ نے فاروق رکھا یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا (۲۴۰۶/۱ الریاض النضرۃ)

نمبر ۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک چادر اکثر اوقات استعمال کیا کرتے تھے آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا وجہ ہے آپ اس چادر کو اکثر استعمال کرتے ہیں فرمایا کہ:

اِنَّهٗ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ وَصِدِّيْقِيْ وَخَاصَّتِيْ عُمَرُ اِنَّ عُمَرَنَا صَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهٗ ثُمَّ بَكٰى۔

یہ میرے مخلص و مہربان خصوصی دوست عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے

Marfat.com

پہنائی بے شک عمر اللہ کے دین کی خیر خواہی کرنے والے تھے پس اللہ نے انکی خیر خواہی کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ (۱۲/۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ)

نمبر۳:

ابوبکر عبسی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں بھی صدقہ کے اونٹوں کے باڑے میں داخل ہوا (اور حضرت عثمان بھی پہنچے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سایہ میں بیٹھ گئے اونٹوں کو ائف اور تعداد تحریر کرنی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود جا کر اونٹوں کے پاس سخت گرمی میں کھڑے ہو گئے انہوں نے اپنے اوپر ساہی مائل دو چادریں کی ہوئی تھیں ایک کی تہمد باندھ رکھی تھی اور دوسری چادر سے سر ڈھانپ رکھا تھا صدقہ کے اونٹوں کا شمار کر کے ان کے رنگ اور عمر بیان کرتے جاتے تھے ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھواتے جاتے تھے (اسی دوران میں) میں نے سنا حضرت علی حضرت عثمان کو کہہ رہے تھے قرآن مجید میں ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکی نے اپنے باپ سے کہا تھا اس شخص (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو اجرت پر رکھ لیں جن کو آپ اجرت پر رکھیں گے ان میں سے یہ شخص قوی اور امین ہے یہ بات کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کر کے کہا یہ شخص قوی بھی ہے اور امین بھی۔
(۲/۱۷۸ الریاض النضرۃ)

نمبر۴:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ منبر نبوی اور قبر شریف کے درمیان بدری صحابہ کرام تشریف رکھا کرتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے ان حضرات کی

Marfat.com

طرف آدمی بھیجا اور ان سے پوچھا کہ تمہیں قسم دے کر عمر کہتے ہیں تم ایسے واقعہ پر رضا مند ہو یا تمہاری رضا مندی سے ہوا ہے تو وہاں موجود تمام لوگ رونے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے ہرگز نہیں وَدِدْنَا اِنَّا زِدْنَا فِیْ عُمْرِہٖ مِنْ اَعْمَارِنَا۔

ہم تو دوست رکھتے ہیں کہ ہماری زندگیوں میں سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو زندگی دے دی جائے۔ (۳/۱۹۹ حلیۃ الاولیاء) (۶/۵۱ مصنف عبدالرزاق)

نمبر ۵:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں پہنچے دیکھا کہ روشنی کا انتظام ہے (لوگ نماز تراویح میں مشغول ہیں) قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہے یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا۔

نَوَّرَ اللّٰہُ عَلٰی قَبْرِہٖ کَمَا نَوَّرَ عَلَیْنَا مَسَاجِدَنَا۔

اللہ عمر کی قبر کو روشن فرمائے جس طرح انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کر دیا۔
(۱۱/۲۷۰ الریاض النضرۃ) (۴/۲۸۴ کنز العمال) (ص تاریخ الخفاء)
(۱۲/۵۷۶ کنز العمال)

نمبر ۶:

ابو مطہر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جب مجوسی غلام ابولؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اس وقت رو رہے تھے میں نے کہا یا امیر المومنین آپ کو رونے کی وجہ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے حق میں جو آسمانی فیصلہ ہے وہ

Marfat.com

مجھے معلوم نہیں جنت میں جاؤنگا یا دوزخ میں اسی وجہ سے روتا ہوں میں نے کہا آپ کو جنت کی خوشخبری ہو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار دفعہ سنا۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پختہ عمر کے جنتیوں کے سردار ہیں اور یہ بڑے عمدہ سردار ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے علی آپ بشارت کے گواہ ہیں میں نے کہا ہاں میں گواہ ہوں اور اپنے بیٹے حسن سے کہا تو بھی اس امر کی شہادت دے کہ بفرمان نبوی عمر اہل جنت سے ہیں۔ (۱۲/۷۰۰ کنز العمال)

مشورے ۷: نمبر ۱:

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مہاجرین دیگر بزرگوں کو جمع کر کے اسلامی تاریخ چلانے کی غرض سے مشورہ کیا بعض نے رائے دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تاریخ جاری کی جائے اور بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ شروع کی جائے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب کے ساتھ یہ مشورہ دیا کہ ہجرت نبوی کے روز سے تاریخ چلائی جائے اس لئے کہ یہ سفر مولد نبوی اور بعثت نبوی سے زیادہ مشہور ہے۔ اور ہر ایک شخص کو معلوم ہے بس اس آخری مشورہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا اور اسی سال سے ہجرت نبوی سے اسلامی تاریخ جاری کرنے کا حکم جاری فرمایا۔ (البدایہ والنھایہ ۴۷/۷)

نمبر ۲:

ابن وہرہ کہتا ہے کہ مجھے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں حضرت کے پاس پہنچا تو ان کے پاس حضرت عثمان عبدالرحمٰن بن عوف علی المرتضیٰ طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے یہ حضرات مسجد نبوی میں تھے میں نے حاضر ہو کر کہا مجھے خالد بن ولید نے آپ کی خدمت

Marfat.com

میں بھیجا ہے وہ سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ لوگ شراب خوری میں منہمک ہورہے ہیں اور موجودہ سزا کو معمولی سمجھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حضرات تیرے سامنے موجود ہیں ان سے دریافت کرلو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری رائے یہ ہے کہ انسان جس وقت شراب پیتا ہے تو بدمست ہوکر بکواس کرتا ہے بکواس بکنے کی حالت میں لوگوں پر بہتان تراشی کرتا ہے اور بہتان باندھنے کی سزا اسی کوڑے ہیں لہٰذا شراب خور کی سزا بھی اسی درے ہونی چاہئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب خوری کی سزا اسی درے مقرر فرمادی پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہی سزا دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد میں شراب نوشی کی حد یہی مقرر فرمادی۔

(المستدرک ۴/۳۷۵)(مصنف عبدالرزاق ۷/۳۷۸)

نمبر۳:

ایک شخص یعلیٰ نامی قاضی کی پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ آدمی میرے بھائی کا قاتل ہے قاضی یعلیٰ نے اس آدمی کو مدعی کے حوالے کردیا مدعی نے اس آدمی پر تلوار سے وار کر کے اس کو کاٹ ڈالا اور خیال کیا کہ یہ آدمی اب قتل ہوگیا ہے اس کے آخری سانس تھے مجروح کو اس کے وارثوں نے اٹھالیا علاج کیا وہ ٹھیک ہوگیا پھر مدعی نے قاضی کے پاس آکر کہا کہ یہ میرے بھائی کا قاتل ہے قاضی نے کہا میں نے اس کو تیرے حوالے کر دیا تھا اس نے کہا وہ تو بچ گیا ہے قاضی نے اس کو بلا کر اس کے زخم شمار کئے ان پر شرعاً تاوان ادا کرنا لازم آتا تھا قاضی نے کہا یا تو اس کے زخموں کے عوض تاوان ادا کر کے اس کو قتل کردے اور یا اس کو بالکل چھوڑ دے اس کے بعد وہ مدعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور قاضی کی شکایت کی آپ نے مشورہ طلب کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی یعلیٰ کے فیصلے کی

Marfat.com

سیلات دوہرائیں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں بزرگوں
ے اس فیصلہ کو درست قرار دیا۔ (مصنف عبدالرزاق ۹/۴۳۲)

ر ۴:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا قصہ پیش ہوا جو شدت
س کی وجہ سے ایک چرواہے کے پاس گئی اس سے پانی طلب کیا اس نے پانی
ینے سے انکار کر دیا مگر اس صورت میں کہ وہ عورت اس کو بدفعلی کرنے دے
تب پانی ملے گا) عورت نے مجبور ہوکر یہ فعل کرنے دیا اس مسئلے کے لئے
عزت عمر نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا لوگوں نے مشورہ دیا کہ عورت کو رجم
یا جائے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رائے یہ دی کہ یہ عورت مجبور ہے اس کو چھوڑ
یا جائے اس کو چھوڑ دیا گیا۔
(سنن سعید بن منصور) (مصنف عبدالرزاق ۴/۱۰۸) (سنن کبریٰ ۸/۲۳۶)

نبر ۵:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں امیر المومنین کے ہاں مال آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اہل اسلام کو یہ مال تقسیم کر دیا اس مال سے کچھ بچ گیا اس بقیہ مال کے متعلق
صحابہ سے مشورہ طلب کیا بعض نے مشورہ دیا کہ وقتی ضرورت پیش آجاتی ہے اس
کے لئے آپ بقایا مال کو محفوظ کر دیں تا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے امیر
مومنین نے فرمایا آپ کیوں خاموش ہیں کچھ بیان فرمایئے حضرت علی نے کہا یہ
چیز دوسرے حضرات نے بیان کر دی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ بھی اپنی
رائے کا اظہار کریں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ
اموال کے مصارف کو اللہ نے بیان فرما دیا ہے پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ ایک

Marfat.com

مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین کا مال آیا تھا پھر رات آ گئی تو اس تاخیر
وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے پھر جب تک ما
تقسیم نہ ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چین نہ آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ مال کو ضر
تقسیم کر دیں پھر یہ مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں تقسیم ہوا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے
ہیں مجھے بھی اس سے آٹھ سو درہم حصہ میں ملے۔ (۱۰/۲۳۸ مجمع الزوائد)

نمبر ۶:

۱۵ھ میں فتح بیت المقدس کے موقعہ پر حضرت ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ
بیت المقدس کا محاصرہ کر کے کفار کو تنگ کر دیا حتیٰ کہ وہ صلح کے لئے تیار ہو
اس شرط پر کہ خود امیر المومنین انکی طرف بیت المقدس پہنچیں یہ شرط حضر
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارسال کر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ا
معاملہ میں صحابہ سے مشورہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے یہ دی کہ آ
وہاں تشریف نہ لے جائیں اس میں کفار کی حقارت شرم سے انکی ناک خاک آ
ہوگی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ یا امیر المومنین آپ انکی طرف جائیں
تا کہ اس محاصرہ کے حالت میں آپ کا تشریف لے جانا مسلمانوں کے معاملہ کو
کر دیگا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف میلان کیا اور حضرت عثما
کی رائے کی طرف توجہ نہ فرمائی اور لشکر لے کر ان کی طرف چل دیئے اور مدی
طیبہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کاروا
کے آگے مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے چل رہے تھے۔ (۷/۵۵ البدایہ نہایہ)

ان واقعات سے پتہ چلا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر
اور ہر آڑے وقت میں حضرت عمر ان رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیتے اور ان کے قیم

Marfat.com

وروں پر عمل کرتے تھے اور یہ بات اظہر من الشمس کہ مشکل وقت میں مشورہ
ص دوستوں سے لیا جاتا ہے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین
رضی اللہ عنہ کے مخلص اور سچے دوست تھے دونوں کے باہمی تعلقات خوشگوار تھے
نوں حضرات اسلام کی خدمت میں مخلص تھے۔

طیات نمبرا:

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شاہ ایران یزدگرد کی
ٹی مال غنیمت میں حضرت عمر کے پاس آئی تو مدینہ کی کنواری لڑکیاں اس کو دیکھنے
ئیں اور جب وہ مسجد میں داخل ہوئی تو مسجد اسکی روشنی سے چمکنے لگی حضرت عمر
نے اسکی طرف دیکھا تو اس نے کہا ہرمز کا برا ہو جسکی تدبیر سے ہمیں یہ کچھ دیکھنا پڑا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا یہ مجھے گالی دیتی ہے اور اس کی سزا دینے کا ارداہ کیا تو
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو ایسا نہ کرنا چاہئے آپ اس کو اختیار
دے دیجئے کہ جس مسلمان کو چاہے پسند کرلے اور اس کو اسکے حصے میں سمجھ لیجئے تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اختیار دے دیا اس نے جا کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر
ہاتھ رکھ دیا امیر المومنین نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا جہاں شاہ امیر
المومنین نے فرمایا نہیں بلکہ شہر بانو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس سے تمہارا
ایک فرزند ہوگا جو تمام روئے زمین سے بہتر ہوگا چنانچہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پیدا
ہوئے۔ (۲۹۶ اصول کافی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں باریاب رہتے تھے اور فتوحات عمر سے جو مال
غنیمت حاصل ہوتا تھا اس سے برابر حصہ لیتے تھے نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے شہزادے حسین سے اس قدر محبت تھے کہ آپ نے شاہی خاندان کی پری جمال خاتون جوبیش قیمت زیورات پہنے ہوئے تھے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا بخش دی نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کو برحق جانتے تھے اسی لئے یہ عطیہ قبول فرمایا ورنہ ایک کافر ومنافق کی فتوحات کا مال غنیمت ایک متقی اپنی ذات اور اولاد کے لئے لینا ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔

نمبر۲:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا اور بدری صحابہ کے لڑکوں کے دو دو ہزار درہم مقرر کئے مگر امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کے لیے ان کے والد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مطابق پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ مقرر ہوئے اس لئے کہ عزیز ان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے قریبی رشتہ دار تھے اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وظیفہ بھی پانچ ہزار درہم سالانہ مقرر ہوا۔ (۳۲۹۶ طبقات ابن سعد)

اس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور قریبی رشتہ داروں سے کتنی محبت تھی ان کے ساتھ کس قدر عقیدت تھی انکی عظمت کے پیش نظر اور انکے شایان شان وظائف مقرر کئے اور ہاشمی بزرگ ان کو جائز سمجھ کر وصول کرتے تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق تصور کرتے تھے۔

نمبر۳:

۱۶ھ میں جب مدائن فتح ہوا وہاں سے کافی اشیاء از قسم لباس زیورات

Marfat.com

ور زیب وزینت کا سامان کثیر تعداد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارسال کیا مجاہدوں کو ان کا حصہ دے کر مزید
چیزیں مدینہ بھیج دیں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کو دیکھ کر فرمایا قوم
نے امانت دار لوگوں کی طرف اس مال کو بھیجا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ قوم
کے ساتھ احتیاط کا معاملہ کرتے ہیں اس بنا پر رعیت بھی احتیاط کا برتاؤ کرتی ہے
اگر آپ غفلت کرتے تو آپکی رعیت بھی ایسا ہی کرتی بھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان
چیزوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس مال سے ایک بیش قیمت
بچھونے کا ایک ٹکڑا ملا جس کو آپ نے بیس ہزار درہم میں فروخت کیا۔
(۷/۶۷ البدایہ والنھایہ)

ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان
خزائن کو پیمانوں سے ماپ کر تقسیم کیا جائے یا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے
اندازہ کر کے دیا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ہاتھ کی ہتھیلی سے دینا
کافی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلا کر ہتھیلیوں
سے ماپ کر دیا پھر حضرت امام حسین کو بلا کر ان کو بھی اسی طرح دیا پھر اور لوگوں کو
بلا بلا کر دینا شروع کیا اور لوگوں کے ناموں کے اندراج کے لئے رجسٹر بنائے
گئے اور ہر مہاجر کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کئے اور ہر انصاری کے لئے چار
چار ہزار درہم مقرر کئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر زوجہ کے لئے بارہ ہزار درہم سالانہ
وظیفہ مقرر ہوا۔ (۱۱/۱۰۰ مصنف عبدالرزاق)

ان واقعات سے ہر باشعور مسلمان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روابط نہایت بہتر تھے یہ حضرات ایک دوسرے
کے عطیات قبول کرتے تھے جو دوستانہ ماحول کے واضح نشانات تھے جو کسی تشریح

Marfat.com

وتوضیع کے محتاج نہیں۔

نمبر۴:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتوحات ہونے پر باہر سے کپڑا آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی اولاد کو پوشاکیں عنایت کیں ان میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے شایان شان کوئی لباس نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علاقہ یمن کی طرف ایک آدمی بھیجا اور وہاں کے حاکم کو حکم دیا کہ دونوں صاحبزادوں کی شان کے لائق لباس تیار کرکے ارسال کیا جائے جب وہ لباس تیار ہوکر آیا اور دونوں شہزادوں نے زیب تن فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میری طبیعت خوش ہوئی ہے۔

(۲/۲۸ الریاض النضرۃ)(۸/۲۰۷ البدایہ والنہایہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امامین کریمین سے محبت تام تھی وہ دونوں شہزادوں کی امتیازی شان کے قائل تھے۔

فیصلے نمبر۱:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ شاہ روم کی طرف ایک قاصد روانہ کرنے لگے تو انکی بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے چند دیناروں کی خوشبو خرید کردو شیشیاں بھریں اور قاصد کے ہاتھ شاہ روم کی بیوی کو تحفۃً ارسال کردین جب قاصد واپس آیا تو اس خوشبو کے عوض دونوں شیشیاں جواہرات سے پرشدہ لاکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا دیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو انکی زوجہ ام کلثوم جواہرات کو گود میں لئے بیٹھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جواہرات تمہارے پاس کہاں سے آئے ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے تمام قصہ بیان کر دیا حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے جواہرات پر قبضہ کرلیا اور فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کے ہیں ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا وہ کس طرح یہ تو میرے ہدیہ کے عوض آئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تیرے درمیان جو تمہارا باپ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فیصلہ کردے وہ معتبر ہوگا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا اے ام کلثوم رضی اللہ عنہا اس تحفہ کی خریداری میں جتنے دینار خرچ ہوئے تھے ان جواہرات سے تو اتنی مقدار لے سکتی ہے باقی جواہرات مسلمانوں کے ہیں یعنی یہ بیت المال میں جائیں گے اس لئے ان کو عامۃ المسلمین کا قاصد اٹھا کر لایا ہے۔ (۲/۱۸۵ سنن سعید بن منصور)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں دوسرے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رشتہ داری پر راضی تھے ناراض نہ تھے نیز یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آنا جانا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خانگی معاملات میں دلچسپی لیا کرتے تھے یہ واقعہ ان حضرات کی باہمی محبت اور خوشگوار تعلقات کا آئینہ دار تھے۔

نمبر۲:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا ایک خادم وغلام فوت ہوگیا (اس کے متروکہ مال) کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان تنازعہ ہوگیا اس مقدمہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے یہ میری پھوپھی کا خادم اور غلام تھا اپنی پھوپھی کے حق میں عصبہ ہوں انکی دیت اور ضمانت ادا کرنا میرے ذمے ہے لہٰذا میں زیادہ حقدار ہوں اور زبیر کہتے تھے صفیہ میری ماں تھی یہ میری ماں کا خادم تھا اس غلام کا میں جائز وارث ہوں حضرت فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تنازعہ کا فیصلہ یہ دیا کہ صفیہ کا بیٹا زبیر اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ (۹/۳۵ مصنف عبدالرزاق)

اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے قاضی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو دل جان سے قبول فرما کر ثابت کردیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت برحق تھی۔

شادی:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی سے انکی لڑکی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنی لڑکیاں اپنے بھائی جعفر کے بیٹوں کے لئے روک رکھی ہیں اس کے بعد پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ مجھ سے نکاح کردیں میں اس رشتہ کی حسن معاشرت کو اس طرح نگاہ میں رکھوں گا کہ اور شخص ملحوظ نہ رکھ سکے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نکاح کردیا اس کے بعد حضرت عمر مُہاجرین کی مجلس میں گئے وہاں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زبیر طلحہ عثمان اور سعد اور حضرت علی یہ سب حضرات تشریف فرماتے حضرت عمر ان سے اپنے امور میں مشورہ کیا کرتے تھے حضرت عمر نے ان سے فرمایا مجھے مبارک باد دیجئے انہوں نے کہا کس بات کی حضرت عمر نے فرمایا حضرت علی کی لڑکی سے میرا نکاح ہوگیا ہے جسکا نام ام کلثوم ہے پھر نبی کریم کی حدیث سنائی آپ نے فرمایا۔

كُلُّ نَسَبٍ وَّسَبَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ۔

ہر نسب وسبب قیام کے دن منقطع ہوگا بجز میرا حسب ونسب مفید ہوگا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب وہم نشین تو

Marfat.com

رہا ہوں اور میں پسند کرتا تھا کہ نسبی تعلق بھی قائم ہو جائے تو وہ اب حاصل ہو گیا ہے۔
(سنن سعید بن منصور) (۱۴۲/۳ المستدرک)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رضا مندی کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے کوئی جبر و اکراہ نہیں ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو سعادت مندی تصور کرتے ہوئے قبول کیا اور یہ رشتہ باہمی حسن تعلق کی بڑی مضبوط دلیل ہے ایسی واضح دلیل کے ہوتے ہوئے بھی ان حضرات کی باہم دشمنی وعداوت کا تصور قائم کرنا عدل وانصاف کے خلاف ہے۔

معاشرے میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ خوشی اور غمی کے موقع پر دوست واحباب ایک دوسرے کو شریک حال کرتے ہیں اس دستور کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریب نکاح اور شادی میں دیگر لوگوں کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی مدعو کر کے شامل کیا اور انہوں نے اس دعوت کو منظور کر کے شمولیت فرمائی واقعہ یہ ہے کہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ بنت زید کے ساتھ شادی کی اور آپ نے ولیمہ کیا دوست واحباب کو مدعو کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل دعوت کیا (خورد ونوش کے بعد) خوشی طبعی کے طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا عاتکہ سے کلام کرنے کی اجازت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ٹھیک ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خانگی پردے سے باہر رہتے ہوئے عاتکہ کو ان کے چند اشعار یاد دلائے (جو اس نے اپنے سابق خاوند عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی موت پر کہے تھے) ان میں سے ایک شعر کا مفہوم یہ تھا اے خاوند میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ غمناک رہے گی اور ہمیشہ جسم میرا غبار آلود رہے گا اس

Marfat.com

یاد دہانی پر عاتکہ رونے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اے ابوالحسن عورتیں تو اسی طرح کرتی ہیں۔

(الاستعیاب ۴/۳۵۵)(اسد الغابہ ۵/۴۹۸)

حضرت عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

نمبر ۱:

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ عثمان کے مقام کے بارے میں بیان فرمائیں تو آپ نے فرمایا:

ذَاكَ اِمْرَأٌ يُدْعٰى فِى اَعْلَاءِ الْاَعْلٰى ذَالنُّوْرَيْنِ كَانَ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَتَيْهِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کو آسمان پر فرشتوں کی جماعت میں ذوالنورین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے حضور علیہ السلام کے داماد ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔

(۱۳/۳۵ کنز العمال)

نمبر ۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بعض آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا:

(ا) وہ بہترین آدمی تھے چوتھے آسمان پر ان کا نام ذوالنورین ہے انکے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔

(ب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مکان خرید کر مسجد میں اضافہ کردیگا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مکان خرید کر مسجد میں ملا دیا۔

(ج) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں قبیلے کا باڑہ خرید کر عام مسلمانوں کے لئے وقف کریگا اس کے لئے مغفرت اور بخشش ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ باڑہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔

(د) پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ تبوک کے لئے تیاری کا سامان جو پیش کریگا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سامان لشکر مہیا کردیا۔ (۱۳/۶۰ کنزالعمال)

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نمبر۳:

ایک دفعہ کوفہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا فرمایا کہ اے لوگو! رات کو میں نے عجیب خواب دیکھا اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے عرش کے ایک پائے کے قریب قیام فرما ہوئے پھر ابوبکر تشریف لائے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھا پھر عمر آئے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر عثمان آئے (بروایت دیگر) انہوں نے عمر کے کندھے پر ہاتھ رکھا عثمان سر بریدہ لئے ہوئے تھے اور آکر عرض کیا کہ یا اللہ اپنے بندوں سے پوچھ کہ کس بنا پر انہوں نے مجھے قتل کیا پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آسمان سے زمین کی طرف دو پرنالے اترتے دکھائی دئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا آپ دیکھتے نہیں کہ حسن کیا بیان کررہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ دیکھا ہے

Marfat.com

وہی بیان کررہے ہیں۔ (البدایہ والنھایہ ۲۹۴/۷)(مجمع الزاوئد ۹۶/۹)

نمبر۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا جاکر اپنی زرہ فروخت کردو اور دام میرے پاس لے آؤ تاکہ تمہارے اور فاطمہ کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں انکی تیاری کی جائے حیدر کرار فرماتے ہیں میں نے زرہ اٹھائی اور بازار چلا گیا یہ زرع میں نے حضرت عثمان کے ہاتھ چارسو درہم میں فروخت کردی جب میں نے دام لئے عثمان نے زرہ اپنے قبضہ میں لے لی اس وقت عثمان نے مجھے کہا اب زرع کا میں آپ سے زاید حقدار ہوں اوران دراہم کے آپ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں میں نے کہا بالکل ٹھیک ہیں اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ زرہ میری طرف سے آپ کے لئے ہدیہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے زرہ اور دراہم دونوں چیزیں لے لیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیں اور سارا واقعہ آپکی خدمت میں بیان کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کلمات خیر فرمائے پھر ابوبکر کو بلا کر ان دراہم سے ایک مٹھی بھر کر عنایت فرمائی اور فرمایا کہ ان داموں کے عوض فاطمہ کے لئے ضروری اشیاء خرید کرلاؤ اور سلمان فارسی اور بلال کو ابوبکر کے ساتھ کردیا کہ خرید شدہ چیزوں کو اٹھا کر لانے میں ان کی مدد کریں ابوبکر کہتے ہیں آپ کے عطا کردہ دام تریسٹھ تھے ان سے ایک مصری بچھونا ایک چمڑے کا گدا ایک چمڑے کا بالین جو کچھ کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا ایک خیبر کی چادر پانی کے لئے ایک مشکیزہ کوزے گھڑے وضو کے پانی کے لئے ایک برتن صوف کا ایک باریک کپڑا ابوبکر کہتے ہیں یہ سامان کچھ میں نے اٹھایا کچھ بلال اور کچھ سلمان

Marfat.com

نے اٹھایا یہ سب چیزیں حضور کی خدمت میں پیش کردیں۔

(۲/۳ زرقانی) (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ)

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے جو سامان جہیز خریدا گیا اسکی قیمت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بطور ہدیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے لئے دعائے خیر کی۔

نمبر۵:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کے تنازعات کے فیصلے کے لئے تشریف فرما ہوتے تو انکی خدمت میں فریقین حاضر ہوتے ایک سے فرماتے کہ جاؤ علی ابن ابی طالب کو بلاؤ اور دوسرں کو حکم دیتے کہ صحابہ کی ایک جماعت بمعہ طلحہ اور زبیر کو بلالاؤ اس کے بعد فریقین کو ارشاد فرماتے اب اپنے اپنے بیان پیش کرو بیانات کے بعد صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوتے کہ آپ حضرات کی اس مقدمہ کے بارے میں کیا رائے ہے اگر حضرت عثمان کی رائے ان حضرات کی رائے کے موافق ہوجاتی تو اسی وقت اسکا فیصلہ فرما کر اجرا کر دیتے تھے اور اگر رائے میں اختلاف ہوتا تو بعد میں غور فکر کرتے پس دونوں فریق اس حال میں اٹھ کر جاتے کہ وہ اپنے فیصلے کے متعلق راضی ہو چکے ہوتے۔ (۱۱۲/۱۰ سنن کبریٰ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں معاملات کے فیصلے اور اجراء احکام کی ضرورت پیش آتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان مواقع میں شامل رکھا جاتا تھا۔

نمبر۶:

حصین بن سابمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر

Marfat.com

ہوا اس وقت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا انہوں نے شراب نوشی کی تھی اس پر دو گواہوں نے شہادت دی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اس پر حد قائم کی جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ولید کو حد لگایئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے درے لگانے شروع کئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ شمار کرتے گئے حتیٰ کے چالیس درے لگائے گےء پھر فرمایا ٹھہر جاؤ فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس درے لگائے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس درے لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں چالیس درے لگائے اور تمام عدد سنت کا طریقہ ہے اور یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱/۳۸۹ مسند ابی یعلیٰ)

نمبر ۷:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے میں نے فلاں زمین اتنے میں خرید کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت کے پاس جا کر مجھ پر پابندی لگوانا چاہتے ہیں تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس بیع میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاتا ہوں اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فلاں چیز خریدی ہے آپ ان پر پابندی لگا دیجئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے اور فرمایا اس خرید میں بھی شامل ہوں اس وقت حضرت عثمان نے فرمایا جس بیع میں زبیر جیسے بزرگ شریک ہو جائیں اس پر میں پابندی نہیں لگا سکتا۔ (۸/۶۱ سنن کبریٰ) (۸/۲۶۷ عبدالرزاق)

Marfat.com

نمبر ۸:

ابو ملیح بن اسامہ کہتے ہیں کہ ایک عورت بنیہمہ بنت شیبانیہ نے مجھ سے بیان کیا ایک غزوہ میں اس کا خاوند مقفود الخبر ہوگیا پتہ نہیں چلتا تھا کہ زندہ ہے یا فوت ہوگیا ہے وہ عورت چار برس تک انتظار کرتی رہی اس کے بعد اس نے دوسرا نکاح کرلیا اس کے بعد پہلا خاوند بھی آ گیا (تنازعہ رونما ہوا) فیصلہ کرانے کے لئے میرے دونوں خاوند حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے ان ایام میں حضرت عثمان غنی باغیوں کے محاصرے میں تھے زوجین نے اپنا مسئلہ پیش کیا حضرت عثمان نے فرمایا ان حالات میں دریافت کرتے ہو انہوں نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی یہ واقعہ پیش آ گیا ہے اس کا فیصلہ ضروری ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے خاوند کو دوصورتوں میں سے ایک اختیار کرنی چاہئے یا تو عورت کو اختیار کرلے یا اپنا مہر لے لے۔ کچھ دن گزرے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے) پھر میرے دونوں خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں حاضر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ طلب کیا تو انہوں نے بھی فرمایا ان پریشان کن حالات میں پوچھتے ہو جواب میں دونوں نے عذرخواہی کرتے ہوئے فیصلہ کے لئے اصرار کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی سنایا تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا وہی فیصلہ ہے جو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے دیا ہے میری وہی رائے ہے جو عثمان (رضی اللہ عنہ) نے قائم کی ہے تو پہلے خاوند نے مہر لینا پسند کیا عورت کہتی ہے کہ مہر کی رقم چار ہزار درہم تھی مہر ادا کرنے میں مَیں نے اپنے خاوند کو دو ہزار دے کر اسکی مدد کی۔

(۸۸/۷ مصنف عبدالرزاق)

Marfat.com

نمبر ۹:

۳۰ھ میں حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے خراسان کا علاقہ آمل اور مرو فتح کیا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ واپس مدینہ پہنچے اور حضرت امیرالمومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دی اس کے بعد اہل مدینہ کو عطیات دینے شروع کیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین ہزار درہم بھجوائے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تیرا برا ہوتو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے یہ قلیل رقم ارسال کی ہے اس پر عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص کو زیادہ دینے کو میں نے ناپسند کیا اور اس کے متعلق آپکی رائے بھی معلوم نہ تھی امیرالمومنین نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زیادہ دیجئے اس کے بعد عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیس ہزار درہم ارسال کئے اسکے ساتھ دیگر اشیاء بھی بھجوائیں مسجد نبوی میں ایک حلقہ لگا ہوا تھا اس کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ لوگ قریش کے متعلق عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ہدایا اور عطا کا باہم تذکرہ کررہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ قریشی جوانوں کے سردار ہیں ان کی بات مزاحمت کے قابل نہیں۔

(۵/۳۳ طبقات ابن سعد)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق جانتے تھے اور عثمانی عطیات کو جائز سمجھ کر قبول فرماتے تھے ورنہ آپ جیسے متقی کو یہ جائز نہ تھا کہ اگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ پکے اور مخلص مومن نہ ہوتے تو ان کے عطیات کو قبول فرماتے۔

Marfat.com

دوران محاصرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور انکی اولاد کی خدمات

نمبر۱:

ابن رباح کہتے ہیں میری ملاقات حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی محاصرہ کے دوران وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ہم لوگ ان دونوں حضرات کی گفتگو سننے کے لئے ان کے ساتھ ہوئے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا یا امیر المومنین آپ جو حکم دیں بجالاؤنگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے اپنی جگہ تشریف رکھئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم تقدیر پورا فرما دے مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہیں یا فرمایا مجھے جنگ وجدال کی کوئی حاجت نہیں۔ (۴۴۷/۱۱ مصنف عبدالرزاق)

نمبر۲:

جن وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے اس وقت انکی نگرانی کرنے والوں میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ موجود تھے تلوار گلے میں ڈالے ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں موجود تھے ان حضرات میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، حسن بن علی، حسین بن علی، مروان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے خدام وغلام موجود تھے۔ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو نہ روکتے تو یہ باغیوں کو منع کرسکتے تھے لیکن آپ نے ان کو قسم دے کر کہا جس شخص پر میرا حق ہے وہ اپنا ہاتھ روک لے اور اپنے گھر روانہ ہوجائے حالانکہ اکابر صحابہ اور انکی اولاد کا ایک جم غفیر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ جس نے اپنی تلوار میان میں کرلی وہ آزاد ہے۔ (۱۸۱/۷ البدریہ والنھایہ)

Marfat.com

نمبر۴:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور کردئے گئے تو ان کو پینے کا پانی نہ ملا ان کی حویلی میں ایک فقیر اور قلاش آدمی تھا مجبوری کی حالت میں اس سے پانی لیتے تھے یہ حالات دیکھ کر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہا آپ کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے یعنی عثمان اس حالت میں محصور ہیں کیا آپ اس حال پر راضی ہیں پانی پینے کو نہیں مل رہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا سبحان اللہ انہوں نے حالت یہاں تک پہنچادی ہے میں نے کہا بالکل اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی لانے والے جانوروں پر پانی ارسال کر کے پلانے کا انتظام کیا۔ (انساب الاشراف ۷۷/۵)

نمبر۵:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں باغی لوگ پانی نہیں پہنچنے دیتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر آواز دی کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں حاضرین نے جواب دیا کہ موجود نہیں عثمان خاموش ہو کر نیچے چلے گئے کسی نے یہ بات علی تک پہنچادی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا اور پیغام دیا کہ آپ نے مجھے بلایا ہے کیا ضرورت ہے فرمائیں عثمان نے کہا قوم مخالف نے ہمارا پانی روک رکھا ہے میرے فرزند اور دیگر عزیز پیاسے ہیں تشنگی غالب ہے اگر ہو سکے تو پانی بھجوادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغی قوم کو خطاب کرتے ہوئے کہا لوگو جو معاملہ کر رہے ہو نہ مومنوں کا طریق کار ہے نہ کافروں کا فارسی اور رومی قیدیوں کو قید میں کھانا دیتے ہیں پینے کو پانی دیتے ہیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ان کا پانی بند نہ کرو لیکن باغیوں نے

Marfat.com

نکار کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مشکیں چند آدمیوں کے ہاتھ عثمان کی طرف
وانہ کیں اور انہوں نے پانی پیا۔ (ناسخ التواریخ ۲/۵۳۱)

نمبر ۶:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دئے گئے تو انکی بیوی حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا
نے مکان کی چھت پر چڑھ کر کہا امیر المومنین قتل کر دئے گئے ہیں لوگ ان کے گھر
داخل ہوئے دیکھا کہ آپ کو ذبح کر دیا گیا ہے لوگوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں اور
انہوں نے استر جاع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تم دونوں
دروازے پر تھے تمہارے ہوتے ہوئے امیر المومنین کیسے قتل کر دئے گئے پھر آپ
نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو ان کے منہ پر طمانچہ مارا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے سینے پر مارا
اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سخت سست کہا اور بہت ناراض ہو کر
گھر واپس چلے گئے۔ (۱۲۴ تاریخ الخلفاء)

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سخت پیاس کی حالت
میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی اہل خانہ کے لئے پانی بھیجا اپنے بیٹوں کو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا۔

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بحالات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

خدا فرماتا ہے: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ الَّیْلِ سَاجِداً وَقَائِمًا۔
کیا وہ جس نے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزاریں سجود اور قیام میں
یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے آپ تہجد کی نماز پابندی سے ادا فرمایا کرتے تھے اس وقت سارے کام خود کرتے تھے کسی غلام کو بیدار نہ کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کچھ فضائل وہ ہیں جن میں باقی تین خلفاء بھی شامل ہیں پہلے وہ بیان کئے جاتے ہیں۔

فضائل خلفاء راشدین

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔

میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر اسکی بنیاد ہے اور عمر اسکی دیواریں ہیں اور عثمان اسکی چھت ہے اور حضرت علی اسکا دروازہ ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ۱۹۲)

Marfat.com

حدیث نمبر۲:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ السَّخَاءِ وَاَبُوْبَکْرٍ بَابُھَا وَاَنَا مَدِیْنَۃُ اشَّجَاعَۃِ وَعُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانَ بَابُھَا وَاَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمُ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

(۲/۱۹۳ نزہۃ المجالس)

میں سخاوت کا شہر ہوں ابوبکر اس کا دروازہ ہے میں بہادری کا شہر ہوں عمر اس کا دروازہ ہے میں شرم وحیاء کا شہر ہوں عثمان اس کا دروازہ ہے اور میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہے۔

حدیث نمبر۳:

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافاً کَثِیْراً فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

میرے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا تم پر میری خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

(مشکوٰۃ ۳۰)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

صدیق عکس حسن کمال محمد است
فاروق ظل جاہ وجلال محمد انست
عثمان ضیاء شمع جمال محمد است
حیدر بہار باغ خصال محمد است

Marfat.com

ایمان ماطاعت خلفائے راشدین
اسلام ماحبت آل محمد است

حدیث نمبر۴:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَایَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ ایک اور جگہ فرمایا یُحِبُّهُمْ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ وَیُبْغِضُهُمْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ۔

میرے چاروں خلفاء کی محبت مومن کے علاوہ کسی اور کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور وہ ابوبکر عمر عثمان اور علی المرتضٰی ہیں..... اور ان سے اللہ کے ولی محبت کرتے ہیں اور اللہ کے دشمن ان سے بغض رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر۵:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبُوْبَکْرٍ کَعَیْنَیَّ مِنْ رَّاْسِیْ وَعُمَرُ کَلِسَانِیْ وَعُثْمَانُ کَیَدِیْ وَعَلِیٌّ کَرُوْحِیْ مِنْ جَسَدِیْ۔

ابوبکر ایسے ہیں جیسے میرے سر کی دو آنکھیں اور عمر ایسے ہیں جیسے میری زبان اور عثمان ایسے ہیں جیسے میرا دست سخاوت اور علی ایسے ہیں جیسے میرے جسم کی روح۔ (۲/۱۹۳ نزلۃ المجالس)

ا: جس طرح آنکھ والے کو آنکھ سے زبان والے کو زبان سے ہاتھ والے کو ہاتھ سے اور روح والے کو روح سے محبت ہوتی ہے اسی طرح مجھے ان چاروں سے محبت ہے۔

ب: جس طرح کسی کی آنکھ زبان ہاتھ اور روح کو تکلیف پہنچانا بعینہ اس شخص

Marfat.com

کو دکھ دینا ہے اسی طرح ان خلفائے کی شان میں گستاخی کرنا بعینہ میری شان میں گستاخی کرنا ہے۔

ج: جس طرح آنکھ کے ذریعے حق کو دیکھا جاتا ہے اور زبان کے ذریعے حق بات کہی جاتی ہے اور ہاتھ کے ذریعے راہ حق میں خرچ کیا جاتا ہے اور روح کے ذریعے تمام جسم اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے اسی طرح میرے چاروں خلفاء جب نظر کرتے ہیں تو انہیں حقائق ومعارف نظر آتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو حقائق ومعارف بیان کرتے ہیں اور جب خرچ کرتے ہیں تو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور میری امت کی مشینری انہیں کی تبلیغ کے سبب میری اطاعت اور خدا کی عبادت میں مصروف اور قیامت تک مصروف رہے گی۔

حدیث نمبر ۶:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ یُوْجِبَ الْغُفْرَانَ وَحُبُّ عُمَرَ یَمْحُوالْعِصْیَانَ وَحُبُّ عُثْمَانَ یُقَوِّیْ الْاِیْمَانَ وَحُبُّ عَلِیٍّ یُخْمِدُالنِیْرَانَ۔

ابوبکر کی محبت سے مغفرت ہوجاتی ہے عمر کی محبت گناہوں کو ختم کردیتی ہے عثمان کی محبت ایمان کو قوی کرتی ہے اور علی کی محبت آگ کو بجھادیتی ہے۔

(۲/۳۴۶ مسند الفردوس)

حدیث نمبر ۷:

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ کَمَا فَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ وَالْحَجَّ وَالزَّکَاۃَ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا

Marfat.com

مِنهم فَلَا صَلوٰةَ لَهٗ وَلَا صِيَامَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا زَكَاةَ لَهٗ وَيَحْشُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِن قبرِهٖ اِلَى النَّارِ۔ (۲/۱۰۱ مسند الفردوس)

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکر عمر عثمان اور علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت فرض فرمادی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے تم پر نماز روزہ حج اور زکوٰۃ فرض فرمائی جو ان چاروں میں سے ایک کے ساتھ بغض رکھے گا اسکی نماز روزہ حج اور زکوٰۃ قبول نہیں اور ایسا آدمی قیامت کے دن جب اپنی قبر سے اٹھے گا تو سیدھا جہنم میں داخل کردیا گا جائیگا۔

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہاں ہیں حضرت ابوبکر عمر عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو لایا جائیگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا جائیگا جنت کے دروازے پر کھڑے ہوجاؤ اور جس کو چاہو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کردو اور جس کو چاہو اللہ کے علم کے مطابق جنت میں داخل نہ ہونے دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جائیگا میزان کے پاس کھڑے ہوجاؤ جسکا نامہ اعمال چاہو اللہ کی رحمت سے بھاری کردو اور جس کا نامہ اعمال چاہوں اللہ کے علم کے مطابق ہلکا کردو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دو حلے پہنائے جائیں گے ان سے کہا جائیگا ان کو پہن لو میں نے ان کو زمین وآسمان کی پیدائش کے وقت سے تمہارے لئے تیار کررکھا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنتی درخت کا ایک عصادیا جائیگا اللہ فرمائے گا جس کو چاہو حوض کوثر سے روک دو۔

(۱۱/۴۶ الریاض النضرۃ)

Marfat.com

حدیث نمبر۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ نَظِیْرٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاَبُوْبَکْرٍ نَظِیْرُ اِبْرَاھِیْمَ وَعُمَرُ نَظِیْرُ مُوْسٰی وَعُثْمَانَ نَظِیْرُ ھَارُوْنَ وَ عَلِیْ بِنِ اَبِیْ طَالِبٌ نَظِیْرِیْ۔

(۲۳۲۲ مسند الفردوس) (۴۳/۱۱ الریاض النضرۃ)

ہر نبی کی نظیر میری امت میں موجود ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابراہیم علیہ السلام کی نظیر ہے عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر ہے عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ہارون علیہ السلام کی نظیر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میری نظیر ہے۔

حدیث نمبر۱۰:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی تین چیز پسند ہیں خوشبو عورتیں (ازواج مطہرات) اور نماز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے دنیا کی تین چیزیں پسند ہین دیدار رسول، رسول پاک پر مال خرچ کرنا آپکی قرابت کا توسل فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں بھوکوں کو کھلانا پیاسوں کو پانی پلانا اور ننگوں کو لباس پہنانا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں سلام بکثرت کرنا نماز تہجد پڑھنا بھوکوں کی خبر گیری کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں گرمی کا روزہ مہمان نوازی اور جھاد فی سبیل اللہ تلك عشرة كاملة۔ (۵۲/۱۱ الریاض النضرۃ)

Marfat.com

اصحاب ثلاثہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی حاجت کے لئے مدینہ کے باغون میں سے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے کہا آج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بن کر بیٹھوں گا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ارشاد نہ فرمایا تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی حاجت پوری فرمائی اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا اور پاؤں کنویں میں لٹکا کر تشریف فرما ہوگئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔اور اجازت طلب کی میں نے کہا ٹھہرو میں آپ کے لئے اجازت لے لوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا اسے اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو وہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب پنڈلیاں ننگی کر کے پاؤں کنویں میں لٹکا کر بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی میں نے کہا ٹھہرو میں آپ کے لئے اجازت لے لوں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو وہ بھی آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب اپنی پنڈلیاں ننگی کر کے پاؤں کنویں میں لٹکا کر بیٹھ گئے وہ جگہ پر ہوگئی مزید کسی کے بیٹھنے کی گنجائش باقی نہ رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے میں نے کہا ٹھہرو میں آپ کے لئے اجازت لے لوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو لیکن مصیبت کے بعد جو ان کو پہنچے گی آپ تشریف لائے جگہ نہ

Marfat.com

ہونے کی بنا پر ان کے قریب نہ بیٹھے ان حضرات کے سامنے اپنی پنڈلیاں ننگی کر کے کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ (۱۶۸ الادب المفرد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ:

(۱) کہ کنویں سے اشارۃ قبور کی طرف ہے کہ پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگا اور آپکی قبر بنے گی بعد میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر بنے گی پھر بعد میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر بنے گی اور ان کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر بنے گی لیکن ان کے قریب نہیں بلکہ ہٹ کر یہی وجہ ہے کہ آپ کی قبر جنت البقیع میں ہے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس ترتیب سے یہ تینوں حضرت تشریف لائے یہ اشارہ تھا انکی ترتیب خلافت کی طرف۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور خدمت اسلام

غزوہ تبوک میں امداد:

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لئے لوگوں کو جوش دلا رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کے خدا کی راہ میں پیش کرونگا اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سامان لشکر کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سو اونٹ مع ضروری سامان کے خدا کی راہ میں پیش کرونگا اس کے بعد نبی کریم نے پھر لوگوں کی توجہ

Marfat.com

سامان کی فراہمی کی طرف مبذول کرائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو اونٹ مع ضروری سامان کے راہ خدا میں پیش کرونگا پھر رسول پاک منبر سے اترے اور فرماتے تھے ماعلی عثمان ماعمل بعد هذه آج کے بعد عثمان جو عمل کریگا وہ اس کو نقصان نہ دیگا یہ بات آپ نی دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (۳/۲۵۲ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبدالرحمٰن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیش عسرت کی تیاری کے زمانے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار اپنے کرتے کی آستین میں بھر کر لائے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈالدیا میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں گے وہ ان کو نقصان نہ دے گا۔

جب آپ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کے لئے متذکرہ سامان اونٹ اور دینار دئے تو خدا تعالیٰ نے آپ کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

ان کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہین اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیں اگائیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

ان متذکرہ دونوں احادیث میں ہے کہ آج کے بعد عثمان غنی کوئی عمل

Marfat.com

نقصان نہ دے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے نفس امارہ کی بنا پر اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نفس امارہ ختم کر کے اس کو نفس مطمئنہ بنا دیا ہے لہٰذا عثمان کے دل میں کبھی گناہ کا خیال بھی پیدا نہ ہوگا اس لئے نہ وہ گناہ کرے گا اور نہ اس کو نقصان ہوگا۔

قرآن کی خدمت

حدیث نمبر۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آرمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے موقع پر شامی اور عراقی دونوں ملکر معرکہ آرائی میں شریک تھے حضرت حذیفہ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے قرآن کی قرأت کے بارے میں مسلمانوں کا اختلاف دیکھا تو گھبرا گئے اس وقت آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا امیر المومنین یہودیوں کی طرح اور عیسائیوں کی طرح مسلمان بھی کتاب اللہ میں اختلاف کا شکار ہونے والے ہیں انکی خبر لیجئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیج کر وہ صحائف منگوائے جو ان کے پاس امانتاً رکھے تھے اور فرمایا ان سے نقلیں لے کر ہم وہ صحائف تمہیں واپس کر دیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کو ان کی نقل پر مقرر کیا اور تینوں قرشی بزرگوں سے کہا جہاں کہیں قرآن کے تلفظ میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے وہاں اس لفظ کو خاص قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ انہیں کی زبان میں قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ قریشیوں کی اس جماعت نے ملکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی اور جب وہ نقل کر چکے تو حضرت

Marfat.com

عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحائف بدستور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کردئے اور اپنے لکھوائے ہوئے تمام ممالک کو ارسال کردئے اور حکم دیا کہ جو تمہارے پاس پہلے صحائف موجود ہیں ان کو ختم کر کے ہمارے صحائف کو رائج کیا جائے۔

(۱۴۹/۱ الاتقان) (۹۲/۱ مسند ابی یعلیٰ)

بئر رومہ:

جب مہاجرین ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے آئے تو مدینہ کا پانی ان کو راس نہ آیا مدینہ میں ایک کنواں تھا جو بنی غفار کے ایک آدمی کی ملکیت میں تھا اس کنویں کا نام بئر رومہ تھا اور وہ ایک مشکیزہ ایک مد کے بدلے فروخت کرتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اس کو جنتی چشمے کے بدلے میں میرے ہاتھ فروخت کردو اس نے عرض کی میرے اہل وعیال کی گزر اوقات اسی پر ہے میں اس کو فروخت نہیں کرسکتا یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی انہوں نے اس آدمی سے یہ کنویں ۳۵ ہزار درہم میں خرید لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

أَتَجْعَلُ لِيْ مِثْلَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَهٗ عَيْناً فِي الْجَنَّةِ اِنِ اشْتَرَيْتُهَا قَالَ نَعَمْ

کیا جس طرح آپ اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے اگر میں یہ چشمہ خرید لوں تو آپ مجھے بھی عطا فرمائیں گے فرمایا ہاں عرض کی میں نے بئر رومہ خرید کر لیا ہے اور مسلمانوں پر وقف کردیا۔

(۴۱/۲ طبرانی کبیر) (۱۲۲/۲ الریاض النضرۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کا چشمہ مانگا کیونکہ انکا عقیدہ تھا خدا تعالیٰ نے حضور کو جنت اور اسکی نعمتوں

Marfat.com

کا مالک بنایا ہے آپ جنت کی نعمتیں جس کو چاہتے ہین عطا فرما دیتے ہیں اور یہی عقیدہ ہم اہلسنت و جماعت کا ہے لہٰذا ہمارا عقیدہ وہی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابی کا عقیدہ ہے اور صحابی کا عقیدہ غلط ہو نہیں سکتا لہٰذا ہمارا عقیدہ بھی سچا ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ بئر رومہ ایک یہودی کی ملکیت میں تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس سے سودہ کیا اس نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا مجھے آدھا کنواں دے دو وہ مان گیا آپ نے آدھا کنوان بارہ ہزار درہم میں خرید لیا اب ایک دن وہ یہودی پانی فروخت کرتا ہے اور دوسرا دن آتا ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اعلان فرما دیتے ہیں مسلمانوں جتنا چاہو پانی لے جاؤ کوئی قیمت نہ لی جائیگی مسلمان اتنا پانی لے جاتے کہ ان کو دوسرے دن پانی کی ضرورت محسوس نہ ہوتی دوسرے دن یہودی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا کوئی پانی لینے نہ آتا اس نے عثمان غنی سے کہا دوسرا آدھا بھی خرید لو آپ نے دوسرا آدھا آٹھ ہزار درہم میں خرید کر لیا۔ (۳/۱۲۲ الریاض النضرۃ)

فراہمی اشیائے خوردونوش:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ چار دن رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں پر بے آب ودانہ گزر گئے یہاں تک کہ ہمارے بچے بھوک سے رونے لگے رسول خدا ﷺ آئے اور پوچھا اے عائشہ میرے بعد تم کو کچھ ملا میں نے کہا خدا آپ کے ہاتھ سے نہ دلائے تو مجھ کو کہاں سے مل سکتا ہے آپ نے وضو کیا اور تسبیح کرتے ہوئے نکل گئے کبھی یہاں نماز پڑھتے اور کبھی وہاں اور خدا سے دعا کرتے وہ کہتی ہے کہ تیسرے پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے چاہا کہ ان کو منع کر دوں پھر میں نے کہا

Marfat.com

وہ مالدار صحابہ میں سے ہیں شاید خدا نے ان کو اس واسطے بھیجا ہو کہ ان کے ذریعے نفع پہنچائے اور میں نے اجازت دے دی انہوں نے پوچھا اے ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں میں نے کہا میرے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے چار دن سے کچھ نہیں کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پریشان آئے اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال اور اپنا جواب بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا برا ہو دنیا کا پھر کہا ام المومنین آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ پر یہ مصیبت نازل ہو اور تم مجھ سے یا عبدالرحمن یا ثابت بن قیس وغیرہ مالداروں سے ذکر نہ کرو پھر وہ چلے گئے اور آٹا گندم خرما اونٹوں پر لدوائے اور کھال اتری ہوئی بکری اور تین سو درہم ایک تھیلی میں بند کر کے بھجوادیئے اور کہا تم کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رکھ چھوڑو یہاں تک کہ وہ آجائیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو قسم یاد لائی کہ جب کبھی ضرورت پیش آئے مجھ کو خبر کرنا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا میرے بعد تم کو کچھ ملا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں آپ خدا سے دعا کرنے گئے تھے اور خدا آپکی دعا رد نہیں کرتا آپ نے پوچھا کیا ملا میں نے کہا اتنے اونٹ آٹا اور اتنے گندم اور اتنے خرمے کے اور تین سو درہم کی ایک تھیلی اور ایک کھال اتری بکری اور بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت آپ نے پوچھا کس سے میں نے کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عثمان روئے اور دنیا کو برا بھلا کہا اور مجھ کو قسم دلائی کہ جب کبھی ایسی حالت پیش آئے تو ان کو ضرور خبر کروں آپ کھڑے ہوئے اور مسجد کو چلے گئے اور ہاتھ اٹھ کر دعا کی اے خدا میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(۱۳/۴۷ کنز العمال) (۲/۴۳۹ ازالۃ الخلفاء) (۹/۹۲ مجمع الزوائد)

Marfat.com

ط میں اہل مدینہ کی امداد:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. کہ ایک سال حضرت بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہوتے ہی ہاری تکلیف دور ہو جائیگی جب صبح ہوئی تو ایک شخص نے خبر دی کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ گندم اور غلے سے لدے ہوئے آئے ہیں تاجر لوگ حضرت ثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ب ایسی چادر اوڑھے جس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے تھے آئے اور چھا کیا چاہتے ہو ان لوگوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ایک ہزار نٹ غلہ سے بھرے آئے ہیں آپ ہمارے ہاتھ فروخت کر دیں تا کہ مدینہ کے ریب لوگوں پر کشادگی کر دیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اندر آ جاؤ وہ وگ اندر چلے گئے اتنے میں ہزار اونٹ کا غلہ آپ کے گھر میں گرایا گیا آپ نے رمایا تم لوگ شام کی خرید پر کتنا نفع دو گے تاجروں نے کہا دس کے بارہ آپ نے فرمایا اور لوگ زیادہ دیتے ہیں تاجروں نے کہا ہم دس کے چودہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ ملتے ہیں انہوں نے کہا ہم دس کے پندرہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ ملتے ہیں انہوں نے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے مدینہ کے تاجر تو ہم ہیں آپ نے فرمایا مجھے ایک درہم کے بدلے دس ملتے ہیں آپ نے فرمایا اے مدینہ کے تاجروں گواہ ہو جاؤ یہ غلہ میں مدینہ کے غریبوں پر صدقہ کرتا ہوں۔ (۲/۴۴۰ ازالۃ الخلفاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رات کو سویا ہوا تھا مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آپ ایک خچر پر سوار ہیں اور آپ

Marfat.com

نے نور کا حلہ پہنا ہوا ہے ہاتھ میں نور کی چھڑی ہے نعلیں مبارک کے تسمے نور کے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدت سے آپکی ملاقات کا مشتاق تھا آپ نے فرمایا مجھے جلدی ہے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اونٹ غلہ کا صدقہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا ہے اور جنت میں اسکی شادی کا انتظام کیا اور مجھے عثمان کی شادی میں شریک ہونا ہے۔ (۲/۱۴۶ الریاض النضرۃ)

فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ:

نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قیامت کا دن ہوگا حضرت عثمان غنی کو اس حال میں لایا جائیگا کہ ان کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا خون کا رنگ سرخ ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی ہوگی اور ان کو نور کے دو حلے پہنائے جائیں گے اور ان کے لئے پلصراط کے نزدیک منبر بچھایا جائیگا اور لوگ ان کے چہرے کے نور کی روشنی میں پلصراط کو پار کرلیں گے لیکن ان کے دشمن کو کوئی حصہ نہ ملے گا۔ (۲/۱۴۸ الریاض النضرۃ)

نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفاً عِنْدَالْمِيْزَانِ مِنْ اُمَّتِيْ مِمَّنْ اسْتَوْجَبُوْ النَّارَ۔

قیامت کے روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میزان کے قریب میری امت کے

Marfat.com

ے ستر ہزار آدمیوں کی شفاعت کریگا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔
(۲/۱۴۲ الریاض النضرۃ)

نمبر۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو
ان غنی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے چلیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ
ر ہیں فرمایا ہاں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
ھر آئے ہم نے اجازت طلب کی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئے دیکھا کہ
نصرت عثمان رضی اللہ عنہ منہ کے بل لیٹے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان کیا بات
نہیں اٹھاتے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ سے حیا آتی ہے فرمایا یہ کیوں
رض کی مجھے خوف ہے کہ کہیں خدا مجھ سے ناراض نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
رمایا کیا تو نے بئر رومہ مسلمانوں پر وقف نہیں کیا تو نے جیش عسرت کی مدد نہیں کی
نجھ سے فرشتے حیا نہیں کرتے کیا تو نے مسجد میں توسیع نہیں کی کیا تو نے خدا کی
رضا کے لئے خرچ نہیں کیا یہ جبریل خدا کی طرف سے خبر دے رہے ہیں کہ تم اہل
آسمان کے نور ہو اہل زمین اور جنت کے چراغ ہو۔ (۲/۱۲۴ الریاض النضرۃ)

نمبر۴:

حضرت سہم بن خنیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی
شہادت کے وقت موجود تھے آپ کے قتل کے دن جب شام ہوئی تو ہمارے دلوں
میں خیال آیا اگر ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دفن نہ کیا تو ان کو ان کے دشمن
مثلہ کر دیں گے ہم نے رات کے وقت ان کا جنازہ اٹھایا اور جنت البقیع کی طرف
لے کر چلے اتنے میں ہم نے اپنے پیچھے ایک سیاہی دیکھی ہم خوفزدہ ہوئے یہاں

Marfat.com

تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ ہم منتشر ہوجائیں اتنے میں آواز آئی ڈرو نہیں ہ
جنازے میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں ابن خیس نے کہا یہ فرشتے ہیں۔
(۲/۱۳۳ الریاض النضر ۃ

نمبر ۵:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں توسیع فرمانی چاہی آپ نے ایک مک
آدمی سے فرمایا اپنا مکان میرے ہاتھ فروخت کردو میں مسجد حرام میں توسیع کروں
میں تیری جنت کا ضامن ہوں اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے س
میرا کوئی مکان نہیں ہے میرا اور میری اولاد کا کوئی ٹھکانا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھ
فرمایا میرے ہاتھ یہ مکان فروخت کردو میں مسجد حرام میں توسیع کردوں تیرے
لئے جنت کا ضامن ہوں اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی
حاجت نہیں یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی وہ آدمی زمانہ جاہلیت میں آپ کا
دوست تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سے بات چیت کی یہاں تک کہ آپ نے وہ
مکان اس آدمی سے دس ہزار دینا میں خریدلیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فلاں آدمی سے مکان لے کر
مسجد میں توسیع کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے اس سے فرمایا ہے کہ میں تری جنت
کا ضامن ہوں اب وہ مکان میرا ہے کیا آپ جنت کے مکان کے عوض مجھ سے
لینا چاہتے ہیں فرمایا ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی سے مکان لے لیا او
جنت میں آپ کے لئے مکان کی ضمانت دی اور مسلمانوں کو اس پر گواہ بنالیا۔
(۲/۱۲۵ الریاض النضر ۃ)

جب مسجد نبوی نمازیوں پر تنگ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے

Marfat.com

جو بنی فلاں کا باڑہ خرید کر مسجد میں توسیع کردے خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو اس سے بہتر جگہ جنت میں عطا فرمائیگا حضرت عثمان نے وہ باڑہ خرید کی مسجد نبوی میں توسیع کردی۔ (۲/۱۲۲ الریاض النضرۃ)

نمبر ٦:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان غنی سے ملے اور ان کو غمگین پایا پوچھا اے عثمان تیرا کیا حال ہے حضرت عثمان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں میرے برابر اور کس کو مصیبت پہنچی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوگیا ہے اور میرے اور آپکے درمیان دامادی کا رشتہ منقطع ہوگیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تم یہ کہہ رہے ہو اور جبریل میرے پاس خدا کی طرف سے یہ حکم لائے ہیں کہ رقیہ کی بہن ام کلثوم کا عقد حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے مہر اور عدت پر آپ کے ساتھ کردوں پھر آپ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردیا۔

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچھا کہ میرا شوہر بہتر ہے یا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آپ نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی اس کے بعد فرمایا تمہارا شوہر ان میں سے ہے جو خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہیں اور خدا اور رسول ان کو دوست رکھتے ہیں وہ چلی گئیں آپ نے فرمایا یہاں آؤ میں نے کیا کہا انہوں نے کہا آپ نے میرے شوہر کے حق میں فرمایا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو خدا

Marfat.com

اور رسول کو دوست رکھتے ہیں اور خدا اور رسول ان کو دوست رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اور تم سے اس سے زیادہ بیان کرتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا اور عثمان کے مکان کو دیکھا اپنے صحابہ میں سے کسی کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کا مکان ان کے مکان سے بلند ہو اور یہ بلوے پر صبر کا ثواب ہے۔

(۲/۴۵۴ طبرانی اوسط)

نمبر ۶:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پنڈلیاں ننگی کر کے اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے آپ نے ان کو بلا لیا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عمر نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بلا لیا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عثمان نے اجازت طلب کی آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست فرما لیا پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر آئے آپ نے جنبش نہ کی اسی طرح لیٹے رہے عمر آئے تو آپ نے حرکت نہ کی اور لیٹے رہے پھر جب عثمان آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست فرما لیا آپ نے فرمایا:

اَلَا اَسْتَحِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ۔

کیا اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے اللہ کے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

اگر میں اسی حالت میں رہتا تو وہ شرم وحیا سے واپس چلا جاتا اور جو اس نے کہنا تھا وہ نہ کہتا۔ (۳/۲۵۱ مشکوٰۃ)

۷ب:

ایک لطیف نکتہ بیعت رضوان کے حوالے سے قابل ذکر ہے خدا تعالیٰ

Marfat.com

نے قرآن کے جمع کرنے کا آخری کام متعدد صحابہ کرام کے موجود ہونے کے باوجود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں لیا اس کی وضاحت صلح حدیبیہ کے واقعے سے ہوتی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو صحابہ کے ساتھ حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف سفیر بنا کر بھیجا مگر ہوا یہ کہ مخالفین اسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کئے جانے کی افواہ اڑادی جب یہ خبر مسلمانوں تک پہنچی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے بیعت لی جسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں یقیناً وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا جب تمام صحابہ بیعت کر چکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ان عثمان فی حاجة الله وحاجة رسوله اے اللہ عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام گیا ہوا ہے پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور ان کے لئے بیعت لی دوسروں لوگوں کے ہاتھ سے اچھی تھی۔ (۱۸۶/۴ ابن کثیر)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ:

(۱) کفار مشرکین کے قتل عثمان کے غلط پراپیگنڈے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مغالطے میں مبتلا نہیں کیا تھا اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقتول سمجھ بیٹھے ہوتے تو خود انکی طرف سے بیعت نہ لیتے کیونکہ بیعت لینا تو زندہ افراد ہی کے لئے ہوتا ہے شہید ہونے کے بعد بیعت لینے کا جواز کوئی نہ تھا۔

Marfat.com

(ب) اگر اسلامی فوج کا کوئی سفیر مارا جائے یا اس کے قتل کئے جانے کی اطلاع مل جائے تو ملت اسلامیہ کو اس کے انتقال کے لئے تیار ہوجانا چاہئے کیونکہ سفیر کے لئے ایسا اقدام حکومت کے خلاف جارحیت تصور ہوتی ہے یہی مقصد تھا بیعت رضوان کا لیکن تحقیق قبل کاراوئی درست نہیں۔

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا جبکہ یداللہ فوق ایدیھم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو خدا نے اپنا ہاتھ قرار دیا گویا بالواسط عثمان کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے رہا ہے اسی ہاتھ سے قرآن کا جمع ہونا انجام پانا تھا نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن عثمان نے جو جمع کیا تھا تو درحقیقت یہ خدا کے ہاتھ نے جمع کیا تھا۔

نمبر ۸:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہے تھے آپ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا قیامت کے دن فرمایا سب سے پہلے مجھے حساب کے لے پیش کیا جائیگا میں تھوڑی دیر خدا کی بارگاہ میں کھڑا ہونگا پھر حکم ہوگا دائیں طرف سے جنت میں چلے جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا پھر کون حساب کے لئے پیش کیا جائیگا فرمایا ابوبکر الصدیق وہ بھی تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے پھر حکم ہوگا دائیں طرف سے ہوکر داخل جنت ہوجاؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کے بعد کس کا حساب کے لئے بلالیا جائیگا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کو تھوڑی دیر خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائیگا فرمایا اے علی پھر تجھے بلالیا جائیگا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان کہاں گئے فرمایا عثمان بڑا حیا والا ہے میں نے خدا کی بارگاہ میں سفارش کی

Marfat.com

کہ ان کو حساب کے لئے کھڑا نہ کیا جائے خدا نے میری شفاعت قبول فرمالی۔ (۱۳/۲۳۵ کنزالعمال)

ڈر دوزخ دا بدکاروں نوں چاہ جنت نیکاں کاراں نوں
جہڑا زکف تری دا قیدی ایہہ اوہ جنت دوزخ کی جانے

نمبر۹:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہر جمعہ ایک غلام آزاد کرتے اگر ایک جمعہ ناغہ ہوجاتا تو دوسرے جمعہ دو غلام آزاد کردیتے جب سے اسلام قبول کیا یہی وطیرہ رہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

مَنِ اعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِماً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِنْہُ عُضْواً مِنَ النَّارِ۔

جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اس کو اللہ دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔ (۲/۱۴۵ الریاض النضرۃ)

نمبر۱۰:

حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ سب مہاجرین موجود تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا اور جس بندہ مومن کا جسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے ساتھ لگ جائے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوجاتی ہے۔ (۲/۱۳۴ الریاض النضرۃ)

Marfat.com

حرام اس پہ ہوجائے نار جہنم
جسے اُپنے سینے لگائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر ۱۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبشہ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی آپ کے ساتھ رسول خدا کی بیٹی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر ملنے میں دیر ہوئی آپ کو خبر ملنے کا سخت انتظار تھا قریش میں حبشہ کی ایک عورت آئی آپ نے اس سے حال پوچھا اس نے کہا دونوں کو دیکھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس حال میں دیکھا ہے اس نے کہا میں نے اس حال میں دیکھا ہے کہ عورت سوار تھی اور مرد سواری ہانک رہا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا انؑ کے ساتھ رہے عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد ہجرت کی۔ (۲/۴۳۴ ازالۃ الخلفاء)

دوسری ہجرت آپ نے مدینہ کی طرف کی ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ عظیم فضیلت ہے کہ انہوں نے خدا کے رستے دو ہجرتیں فرمائی ہیں جیسے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہجرتیں فرمائی ہیں ایک ہجرت معراج کی رات مسجد اقصیٰ دوسری ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف۔

نمبر ۱۲:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو آپ نے فرمایا چھ آدمیوں میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنالو کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ ان سب سے راضی تھے اور وہ ہیں حضرت عثمان ، حضرت علی ، حضرت زبیر ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ، حضرت طلحہ بن ابی وقاص اور حضرت سعد بن ابی وقاص

Marfat.com

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دفن سے فارغ ہوئے تو اہل شوریٰ جمع ہوئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا اس امر کو اپنے میں سے تین آدمیوں میں دائر کردو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کردیا طلحہ نے کہا میں نے عثمان کو کردیا سعد نے کہا میں نے اپنی طرف سے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو کردیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا تم دونوں میں سے کون خلافت سے دست برادر ہوتا ہے تاکہ خلیفہ کا مقرر کرنا اس کے اختیار میں دے دیا جائے تاکہ جو افضل ہوا اس کو خلیفہ بنادے عثمان اور علی خاموش ہوگئے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں خلافت سے دست بردار ہوتا ہوں پس کیا تم اس بات کو منظور کرتے ہو کہ تم میں افضل کو خلیفہ مقرر کردوں دونوں نے اس کو منظور کیا عبدالرحمٰن نے علی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہو سابقین الی الاسلام میں سے ہو خدا کو تم پر گواہ کرکے عہد لیتا ہوں کہ اگر میں تم کو امیر بنادوں تو عدل کروگے اور اگر عثمان کو امیر بنادوں تو ان کیا طاعت کروگے پھر عثمان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے بھی عہد لیا جب عہد لے چکے تو کہا اے عثمان ہاتھ اٹھاؤ اور انکی بیعت کی پھر علی اور تمام مسلمانوں نے بیعت کی۔ (۴۳۳/۲ ازالۃ الخلفاء)

نمبر۱۳:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اول رات سے طلوع فجر تک دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ الٰہی میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا۔ (۲۱۲/۷ البدایہ والنھایہ)

Marfat.com

اعتراضات

حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری حج کرنے آیا اس نے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر اس نے ابن عمر کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے ابن عمر میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہون تم اس کا جواب دو کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان احد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے ابن عمر نے کہاہاں ایسا ہوا تھا پھر اس نے پوچھا کہ تم کو خبر ہے کہ عثمان غزوہ بدر میں غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک نہ تھے ابن عمر نے کہا ہاں وہ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے پھر اس شخص نے پوچھا تمہیں معلوم ہے کہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے ابن عمر نے کہاہاں وہ بیعت رضوان میں شامل نہ تھے۔ اس شخص نے ان تینوں باتوں کی تصدیق سن کر کہا اللہ اکبر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ادھر آ میں تجھے حقیقت حال سے آگاہ کردوں۔ اُحد کے دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بھاگ جانا سواس کی حقیقت یہ ہے خداتعالیٰ نے ان کے اس قصور کو معاف کردیا ہے خدا فرماتا ہے نقد عفا الله عنهم تحقیق اللہ نے ان کو معاف فرما دیا اور بدر سے عثمان کے غائب ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی اس زمانے میں بیمار تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رقیہ رضی اللہ عنہا کی خبر گیری کے لئے چھوڑا تھا اور فرمایا تھا عثمان تمہیں بدر میں شریک ہونے والے کا ثواب ملے گا اور مال غنیمت میں بھی ایک شخص کا حصہ ملے گا اب رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب ہونا اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی ہر دلعزیز ہوتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مکہ راونہ فرماتے

Marfat.com

لیکن چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ باعزت مکہ والوں کی نظر میں اور کوئی نہ تھا اس لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ روانہ فرمایا تا کہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے بات کریں چنانچہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ چلے گئے اور انکی عدم موجودگی میں بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا اور بیعت رضوان کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اس کو اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بیان تیرے سوالوں اور اعتراضات کا جواب ہے اس بیان کو لے جا۔ (۳،۲۵۵ مشکوٰۃ)

اعتراض:

مخالفین کی طرف سے یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردان کے باپ حکم بن ابی العاص کو مدینے سے نکالدیا لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو مدینہ پھر بلالیا۔

جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے اس لئے نکال دیا تھا کہ وہ منافقین کے ساتھ مراسم رکھتا تھا اور کفار کی طرف معاونت کا ہاتھ بڑھاتا تھا اور یوں مسلمانوں میں فتنہ انگریزی کا سبب بنتا تھا جب پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد شیخین کی خلافت میں کفر ومنافقت کا قلع قمع ہوا کہ مدینہ میں نام ونشان نہ رہا اور یہ قاعدہ طے شدہ ہے کہ جب کوئی حکم کسی علت سے مفید ہوتا ہے تو علت کے اٹھ جانے سے وہ حکم بھی اٹھ جاتا ہے اسی لئے حکم کے اخراج کا حکم بھی اٹھ گیا اور شیخین نے اس کا مدینہ میں آنا اس لئے گوارانہ فرمایا کہ ابھی فتنہ کا احتمال باقی تھا حکم بنی امیہ سے تھا اور شیخین تمیم سے آپ کو خوف تھا کہ عداوت جاہلیت کی وجہ

Marfat.com

سے مبادا رگ حمیت جوش میں آئے اور یہ مسلمانوں میں چوہے دوڑانے لگے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے اپنے چچا حکم کو مدینہ بلالیا اور صلہ رحمی فرمائی کیونکہ اب حکم بوڑھا ہو چکا تھا اور اس سے شرارت کا خدشہ نہ رہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا گیا کہ آپ نے حکم کو مدینہ کیسے بلالیا آپ نے اس کا شافی جواب دیا فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں آپ سے مدینہ میں بلانے کی اجازت حاصل کر چکا تھا جب ابوبکر خلیفہ ہوئے میں نے ان سے بات کہ انہوں نے اجازت کے بارے میں مجھ سے دوسرا گواہ مانگا چونکہ میرے پاس گواہ نہ تھا اس لئے میں خاموش رہا اس طرح عمر کے پاس گیا کہ شاید مجھ تنہا کا قول مان لیں انہوں نے بھی ابوبکر کی طرح سے دوسرا گواہ طلب کیا تو پھر میں خاموش ہوگیا جب میں خود خلیفہ ہوا تو میں نے اپنے علم یقینی پر عمل کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس مقولہ کا شاہد اہل سنت کی کتابوں میں موجود ہے مشکوٰۃ میں حدیث موجود ہے کہ رسول خدا نے ایک روز فرمایا کاش میرے پاس ایک صالح آدمی آتا کہ اس سے ہمکلام ہوتا ازواج مطہرات اور دوسرے خدام خانہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو بلائیں فرمایا نہیں پھر عرض کیا عمر کو بلائیں فرمایا نہیں پھر عرض کی علی کو بلایا فرمایا نہیں پھر عرض کیا عثمان کو بلائیں فرمایا ہاں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو تنہائی میں ان سے سرگوشی فرمائی ہوسکتا ہے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم کے مدینہ بلانے کی اجازت حاصل کرلی ہو۔ (۴۸۶ تحفہ اثنا عشریہ)

حرب العبادلہ:

یہ ایک مشہور جنگ ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دور خلافت میں لڑی

Marfat.com

گئی ہے اس کا ذکر نہایت دلچسپ ہے اس جنگ کو حرب العبادلہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ لشکر کے قلب میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرخ میمنہ پر عبداللہ بن عمر میسرہ پر عبداللہ بن زبیر اور مقدمہ پر عبداللہ بن عباس تھا چونکہ چار عبداللہ نامی حضرات اس میں شامل تھے اس لئے اس جنگ کو حرب العبادلہ کہا جاتا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کی ولایت پر مقرر کیا اور ان سے وعدہ کیا کہ جو فتوحات تمہیں ہونگی انکا خمس تمہیں بطور انعام دیا جائیگا اس وقت افریقہ کا حاکم قیصر روم کی طرف سے جرجیر نامی ایک شخص تھا اسکی حکومت طرابلس سے طنجہ تک تھی فرعونیت کے خیال میں ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تیار کیا ادھر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اشراف صحابہ پر ایک لشکر تیار کیا جس میں عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ شامل تھے یہ لشکر مدینہ سے روانہ ہوا ادھر مصر میں حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بھی مجاہدین مصر کا ایک لشکر تیار کرایا دونوں لشکر ملک کر افریقہ کی طرف روانہ ہوئے چالیس دن تک فریقین میں جنگ ہوتی رہی صبح سے دوپہر تک مصروف کارزار رہتے اسکے بعد اپنے اپنے لشکر گاہ میں واپس آجاتے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسافت کا لحاظ کر کے تیسرا لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں روانہ کیا یہ لوگ تیزی سے مسافت طے کر کے مقام قتال میں پہنچ گئے ان کے پہنچے سے چالیس روز پہلے لڑائی شروع ہو چکی تھی مسلمانوں نے ان کو دیکھ کر خوشی سے اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور بہت خوش ہوئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کو لشکر میں نہ دیکھا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جرجیر نے اعلان کر دیا ہے جو شخص عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا سر لائے گا اس کو ایک لاکھ دینار اور اپنی بیٹی اس کے عقد میں دے دوں گا اس وجہ سے ان پر یہ خوف طاری ہو گیا ہے اور وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں

Marfat.com

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بھی اپنی لشکر میں منادی کردو کہ جو جرجیر کا سر میرے سامنے لائے گا اس کو ایک لاکھ دینار اور جرجیر کی لڑکی اس کے حوالے کر دی جائے گی جب جرجیر نے یہ الٹا اعلان سنا تو اس کے صبر میں تغیر ہوا اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے پیچھے معرکے سے دور کھڑا رہتا پھر حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے ایک جماعت کو مکمل مسلح کر کے خیموں میں بٹھا دیا اور باقی لوگ کارزار میں مشغول رہے اور حد سے زیادہ لڑائی میں کوشش کی دوپہر کو بھی نہ چھوڑا تا کہ دشمن اپنے خیموں میں آرام نہ کر پائیں شام کو دونوں فریق تھکے ماندے اپنے خیموں میں واپس ہوئے وہ جماعت جو خیمے میں موجود تھی دشمن پر غفلت میں ٹوٹ پڑی اور ان کو کامل شکست دی جرجیر ابن زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس کے قتل کا واقعہ یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جرجیر ایک خچر پر سوار لشکر کے پیچھے کھڑا ہے اور دو لڑکیاں مور کے پروں سے اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں آپ نے کہا اے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ چند بہادر سپاہی میری پشت پر کردو انہوں نے کر دیئے دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکلے دشمن سمجھا شاید جرجیر تک کوئی پیغام لے جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے رستہ دے دیا جب یہ جرجیر کے قریب ہوئے اس کو خطرہ محسوس ہوا اور وہ اپنے خچر کو دوڑا کر بھاگا لیکن عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے نیزے کا نشانہ بنا کر واصل جہنم کر دیا بعد میں اس کا سر نیزہ پر لے کر بلند کر دیا اس منظر کو دیکھ کر کافر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے لگے مسلمانوں کو فتح ہوئی بہت سامان غنیمت ہاتھ لگا تھوڑے دنوں بعد ان کفار کا پایہ تخت بھی فتح ہو گیا جرجیر کی لڑکی اور ایک لاکھ دینار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے۔

(ازالۃ الخفاء ۲/۴۵۳، البدایہ والنہایہ ۷/۱۵۲)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

محصور تھے تو میں ان سے ملنے گیا تا کہا سلام کر آؤں جب ان کے ہاں پہنچا تو نہوں نے کہا مرحبا یااخی آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کھڑکی میں دیکھا آپ نے فرمایا اے عثمان تیرا محاصرہ کرلیا گیا ہے میں نے عرض کی ہاں فرمایا کیا تجھے پیاسا رکھا میں نے عرض کی ہاں آپ نے پانی کا ڈول دیا میں نے پانی پیا حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا پانی کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر آپ نے مجھے فرمایا:

اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا فَاخْتَرْتُ اَنْ اُفْطِرَ عِنْدَهٗ فَقُتِلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ۔ (البدایہ والنہایہ ۱۸۲/۷)

اگر تو چاہے تو ان باغیوں پر تری مدد کی جائے اور اگر تو چاہے تو تو آج کا روزہ ہمارے ہاں افطار کرلے میں نے اس بات کو پسند کیا میں روزہ آپ کے ہاں افطار کروں چنانچہ اسی دن آپ شہید کر دیئے گئے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ عالم برزخ میں رہ کر اللہ کا نبی اپنی امت کی مدد کرسکتا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں سے مدد مانگنی جائز ہے شرک نہیں اگر یہ شرک ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیشکش نہ فرماتے آپ کا مدد کی پیشکش کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کے مقبول بندوں سے مدد لینا جائز ہے

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى عُثْمَانَ يَسْقَعِيْنُهٗ فِىْ غَزَوَةٍ غَزَاهَا فَبَعَثَ اِلَيْهِ عُثْمَانُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ۔

(البدایہ والنہایہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دس

Marfat.com

ہزار دینار پیش کئے۔

نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو الٹ پلٹ کر کے آپ کے لئے دعا کرتے تھے اے عثمان خدا تری مغفرت فرمائے۔

عالم برزخ میں رہ کر سول خدا اپنی امت کے حالات سے مکمل واقف ہیں کیونکہ آپ نے جان لیا کہ حضرت عثمان غنی کو محاصرے میں لے لیا گیا ہے آپ تک میٹھا پانی بند کر دیا گیا ہے۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

شہادت

حدیث نمبر ۱:

حضرت سہل بن حشمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے کوئی چیز خریدی اور قیمت کی کوئی مدت مقرر فرمائی جناب علی رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی سے کہا کہ حضور سے دریافت کرلو کہ اگر آپ قبل ادائے قیمت انتقال فرمائیں تو قیمت کون دے گا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ابوبکر دے گا اعرابی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی کو کہا پھر جا کر پوچھو اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو جائے تو پھر کون دے گا اعرابی نے آ کر عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر قیمت دے گا اعرابی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا آپ نے اعرابی سے پوچھا کہ جاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر عمر بھی اتفاقاً فوت ہو جائیں تو کس سے دام وصول کروں اس نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ سے قیمت

Marfat.com

لے لینا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا پھر آپ نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا
رفرمایا پوچھو کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ بھی وفات پاجائیں تو کس سے قیمت وصول کروں
ں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوت ہو
ائیں عمر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے چلے جائیں عثمان رضی اللہ عنہ بھی زندہ نہ رہیں تو اگر تجھ سے
و سکے تو تو بھی مرجانا۔ (شمس التواریخ ۴۶)

اس سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:۔

نمبر۱: اصحاب ثلاثہ خلفاء برحق ہیں۔

نمبر۲: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی خلافت کی تربیت ارشاد فرمادی۔

نمبر۳: اصحابِ ثلاثہ کے زمانہ تک خلافت امن کے ساتھ رہے گی۔

حدیث نمبر۲:

عبداللہ بن حوالا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تین چیزوں سے نجات پائی اس نے بالکل نجات پائی اور تمام بلاؤں سے محفوظ رہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا میری موت خلیفہ کی شہادت جو خدا کی مرضی پر صابر وشاکر مقتول ہوں گے۔ دجال جو قریب قیامت میں خروج کرے گا۔

میری موت کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ کیا کہ جو میری جان لینے کے درپے نہ ہو اور مجھ کو قتل نہ کے اس نے بڑی بلاؤں سے نجات پائی کیونکہ نبی کا قتل آسان کام نہیں اور اس کے قاتل کی سزا اور قاتلوں کی سزا کی مثل نہیں دوسری بات خلیفہ کا قتل اس سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت مراد ہے۔

Marfat.com

محاصرہ:

قصہ مختصر پھر بلوائیوں نے سختی شروع کی اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پانی بند کر دیا جب جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی آپ سخت ناراض ہوئے اور کسی حیلہ وتدبیر سے آپ کے پاس چند مشکیں پانی بھجوا دیا جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مشیروں سے اس معاملہ میں رائے لی انہوں نے یہ رائے دی کہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو طلب کیجئے اور ان سے فرمایئے کہ اس گروہ اشرار کو فہمائش کریں ا ان سے وعدہ کیا جائے کہ تمہاری رضا مندی کا لحاظ ہوگا اور تمہاری شکایات دور کر دی جائیں گی اس وعدت واقرار میں کچھ روز ٹل جائیں گے شاید اس مدت میں آپ کی مدد کو ممالک اسلامیہ سے کچھ فوج آجائے پھر ان باغیوں کا پورا تدراک ہو جائے گا جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ برسرِ فساد ہیں بغیر اپنے ارادہ کو پورا کئے باز نہ رہیں گے اور کوئی عذر وحیلہ نہ سنیں گے میں نے پہلی مرتبہ بھی تو ان سے وعدہ کیا تھا مگر پورا نہ ہوا اب کیوں ماننے لگے سردان نے جواب دیا کہ اس وقت یہ لوگ جو کہیں اس کو مان لیجئے اور وعدہ کر لیجئے اور ان کو لیت ولعل میں رکھئے مصلحت وقت یہی ہے ان سے صاف صاف کہہ دیجئے کہ ان کی مرضی کے موافق عمال کی بحالی اور معزولی کر دی جائے گی پھر جیسا مناسب ہوگا کیجئے گا یہ لوگ باغی ہیں ان کے قول وقرار کا اعتبار ہی کیا ہم کو تو اس وقت حکمت عملی سے ان کے شر وفساد کو ٹالنا ہے القصہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی مرتضیٰ کو طلب کیا جب وہ تشریف لائے آپ نے فرمایا آپ بلوائیوں کا ہجوم اور ان کی تعدی ملاحظہ فرماتے ہیں مجھ کو ان پر اطمینان نہیں یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں آپ یہ بلا میرے سر سے دفعہ کیجئے جو کچھ ان کی خواہش ہوگی میں کروں گا اور ان

Marfat.com

کے جو کچھ حقوق عمّا لوں پر اور مجھ پر ہوں گے رتّی رتّی ادا کروں گا جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کے انصاف وعدل کے خواہاں ہیں ان کو آپ کی خونریزی سے مطلب نہیں یہ آپ کے راضی کرنے سے راضی ہو جائیں گے آپ نے پہلے بھی تو ان سے قول وقرار کیا تھا مگر آج تک ایفائے عہد نہ کیا اب مجھ کو نہ بھیجئے کیونکہ میں ان سے ان کے حقوق پانے اور پوری کامیابی کا پختہ وعدہ کروں گا اور آپ کو وعدہ پورا کرنا ہوگا جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ ان سے حتمی وعدہ کر آیئے بخدا اب میں جو آپ فرمائیں گے اس پر عمل کروں گا اور جو شرط آپ کے اور ان کے درمیان ٹھہر جائے گی میں ضرور پوری کروں گا جناب علی رضی اللہ عنہ بلوائیوں کے پاس تشریف لے گئے ان کو مخاطب کر کے فرمایا تم لوگوں کا منشاء کیا ہے جس امر کی بابت تمہاری درخواست ہوئی وہ منظور کیا گیا آئندہ بھی تمہارے رحم دل خلیفہ تم پر انصاف کریں گے وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ذات سے جو بے عنوانی ہوئی ہے اس کا انصاف کروں گا اب تم کس واسطے فساد پر آمادہ ہو بلوائی کہنے لگے کہ ہم کو بھی قبول ومنظور ہے ہم یہی چاہتے ہیں ہم مظلوم ہیں دادخواہ ہیں ہمارا انصاف کردیں مگر آپ پکا وعدہ کریں اور خلیفہ کی جانب سے یقین کامل دلائیں اور کوئی میعاد مقرر فرمائیں کیونکہ زبانی قول کا اعتبار کہاں تک کریں خالی باتوں سے کیا کام نکلتا ہے اس پر عمل ہی ہونا چاہیے جناب علی رضی اللہ عنہ یہ جواب سن کر آپ کے پاس واپس آئے اور سب کیفیت بیان کی جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے ان کے درمیان ایک مدت مقرر ہو جائے کہ اس مدت میں جو کچھ ان کی خواہش ہوگی پوری کی جائے گی ایک دن میں یہ کام طے نہیں ہو سکتے ان کے حسبِ خواہش جملہ امور سرانجام ہونا دشوار ہیں جناب علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ میں جو کام ہو سکتا ہے اس کے واسطے تو میعاد کی

Marfat.com

ضرورت نہیں یہ کام تو آپ آج ہی کر سکتے ہیں باقی مدینہ سے باہر جو کام ہے اس کے واسطے البتہ آپ کے حکم پہنچنے کی مدت درکار ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اور کہا خاص مدینے کے متعلق جو کام ہیں ان کے واسطے تین دن کی مدت مجھ کو دیجئے میں اس عرصہ میں یہاں کے متعلق جو شکایت ان کو ہوگی رفع کروں گا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے منظور کر لیا اور ایک عہد نامے بلوائیوں کو لکھ دیا جس میں اقرار تھا کہ تین دن کے اندر ان کی مرضی کے موافق عمال کی تقرری اور معزولی عمل میں آوے گی اور ان کی شکایت رفع کر دی جائے گی اور جو امر ان کے نقصان کا باعث ہو گا اور جس سے وہ ناخوش ہیں اس کی بابت مناسب انتظام کیا جائے گا جناب علی رضی اللہ عنہ نے بلوائیوں کو پھر سمجھا دیا کہ اب تمہارے حسبِ خواہش انتظام مناسب ہو جائے گا بلوائی اس اقرار نامہ سے بلا جنگ وجدل مکان کا محاصرہ کئے ہوئے رکے رہے۔

مگر کسی وجہ سے ان کی حسبِ منشاء کام نہ ہو سکا جس بنا پر انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق نازیبا کلمات استعمال کرنے شروع کر دیئے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ بلوائیوں کا یہ کلام سخت سن کر خاموش ہو گئے اور گھر کے اندر بیٹھ گئے اس کے بعد گھر سے نہ نکلے اور اہل مدینہ کو واپس جانے اور بلوائیوں سے ترک قتال پر قسم دے کر واپس کیا چنانچہ سب لوگ واپس گئے مگر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام آپ کے دروازے سے نہ ہٹے اور بلوائیوں کے مقابلہ میں قائم رہے زمانہ محاصرہ میں حضرت زید بن ثابت ایک جماعت انصار کے ساتھ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا امیرالمومنین آپ ہم کو اجازت دیں تا کہ اس گروہِ اشرار سے لڑیں آپ کی مدد و نصرت کریں اللہ تعالیٰ اور

Marfat.com

اس کے دین متین کی اعانت دوبارہ کریں اور دوبارہ انصار اللہ کا لقب حاصل کریں ایک مرتبہ تو جناب رسول خدا کے ساتھ دشمنان خدا پر جہاد کیا آج آپ کے دشمنوں سے لڑیں اور آپ کی نصرت کا ثواب کمائیں جناب عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھ کو اس کی حاجت نہیں آپ سب صاحب واپس جائیں روایت ہے کہ اگر جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنگ کا حکم دیتے تو بلوائیوں کی مجال نہ تھی کہ آپ کو ذرا بھی ایذاء پہنچا سکتے اگر اہل مدینہ ہی آپ کی حفاظت کرتے تو بھی آپ دشمنوں کے ہاتھوں سے مامون ومحفوظ رہتے لیکن جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب صاحبوں کو خدا کی قسم دلائی اور فرمایا خبردار میرے باب میں ایک شاخ حجام (سینگی جس سے حجام خون کھینچتا) بھر کر بھی خون گرنے نہ پائے راوی کا بیان ہے کہ میں دیکھتا تھا کہ جب بلوائی ہجوم کر کے آپ کے مکان پر چڑھ آتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر ایک چھوٹے سے لشکر کو لے کر ان پر حملہ کرتے اور دور تک بھگا دیتے تھے اگر چاہتے تو ان کو قتل بھی کرتے تھے اور سعید ابن اسود بختری اپنی تلوار کی دھار بچا کر دھکانے کے طور پر لوگوں کو تلوار سے مار مار کر بھگاتے تھے اگر چاہتے تو قتل بھی کر ڈالتے مگر جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قسم مانع ومزاحم تھی انہیں دنوں میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار ہیں اور ان کے امام ومقتدا ہیں آپ پر حوادث کا نزول ہے اور اس وقت جس حالت میں آپ مبتلا ہیں آپ ہی خوب جانتے ہیں میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ تین کاموں سے ایک کیجئے میدان میں نکل کر گروہ بلوائیوں پر دغا سے لڑیئے آپ کے ساتھ بہت لوگ ہو جائیں گے تمام اہل مدینہ آپ کے طرفدار ہیں معاونین وناظرین کے معتد بہ جماعت اور کافی تعداد ہو جائے گی یہ لوگ باطل پر ہیں اور آپ حق پر لہٰذا ان سے لڑنا اور ان کو قتل کرنا جائز ہے اگر لڑنا

Marfat.com

آپ کو پسند نہیں اور خونریزی گوارا نہیں تو مکان کی پشت میں دروازہ توڑ کر آپ خفیہ تیز رفتار اونٹ پر سوار ہوکر مکہ معظّمہ چلے جایئے ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور وہاں یہ لوگ بخیال حرمت خانہ کعبہ نہ پہنچیں گے اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی کو بھی پسند نہ کریں تو تیسری صورت یہ ہے کہ آپ ملک شام میں جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ ان بلوائیوں کے مقابلہ میں نکل کر لڑنا مجھ سے نہ ہوگا جناب رسولِ خدا کے بعد اوّل وہ شخص جس کی ذات سے مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہنے لگیں میں ہرگز نہ بنوں گا مکہ معظّمہ میں اگر چلا جاؤں تو یہ لوگ وہاں بھی میرا پیچھا کریں گے اور میرے خون سے باز نہ آویں گے یہ بھی میں نہیں کروں گا کیونکہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک قریشی شخص مکہ میں بدعت والحاد کرے گا جس کی وجہ سے حرم میں خون ریزی ہوگی جتنا اس فتنہ میں شریک ہونے والوں پر عذاب ہوگا اس کا نصف اس اکیلے کی گردن پر رہے گا میں نہیں چاہتا کہ وہ شخص میں ہی ہوں اب رہا شام میں جانا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پناہ گزیں ہونا یہ بھی مجھ کو گوارہ نہیں میں دارِ ہجرت اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجاورت ہرگز ترک نہ کروں گا مدت حصار چالیس دن تھی بلوائیاں مصر وکوفہ وبصرہ اس زمانہ تک اپ کے مکان کا محاصرہ کئے رہے حصار کو اٹھارہ دن گزرے تھے جو دیگر بلاد کے قافلوں سے بلوائیوں کو خبر پہنچی کہ عساکر اسلامی ممالک اسلامیہ سے آرہے ہیں اس خبر کے سنتے ہی بلوائیوں میں ہل چل مچ گئی ایک دوسرے کو جرأت وہمت دلانے لگے تاکہ جلد جو کام کرنا ہے اس سے فراغت کریں چنانچہ بلوائیوں نے محاصرہ میں سختی شروع کردی اور لوگوں کو امیرالمومنین جناب عثمان کے پاس آنے جانے سے روک دیا پانی کھانا وغیرہ بالکل بند کردیا آپ نے دروازہ پر جاکر پکار کر فرمایا کیا تم لوگوں میں علی

Marfat.com

ضٰی رضی اللہ عنہ ہیں جواب ملا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا سعد رضی اللہ عنہ ہیں جواب ملا وہ بھی
یں پھر آپ نے فرمایا کیا تم لوگون میں کوئی ایسا ہے جو مجھ کو پانی پلا دے مگر
سوس کم بخت بلوائیوں نے کچھ سماعت نہ کی البتہ جناب علی مرتضٰی کو کسی کی زبانی
بات اور خبر پہنچی آپ نے تین مشکیں شیریں پانی کی بھروا کر بھیجیں بلوائی مزاحم
وئے بارے بہزار خرابی پانی اپ تک پہنچایا گیا جس کے لیجانے میں چند غلام بنی
شم اور بنی امیہ کے جو پانی لے گئے تھے زخمی ہوئے ایک روایت میں ہے کہ آپ
نے جناب علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے پاس خفیہ کہلا بھیجا کہ مجھ
کو پانی کی سخت تکلیف ہے بلوائیوں نے پانی بند کر دیا ہے اگر آپ پانی پہنچا سکیں
و دریغ نہ رکھیں اس دردناک خبر کے سنتے ہی جناب علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ اور ام المومنین
م حبیبہ رضی اللہ عنہا پانی پہنچانے پر مستعد ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ علی الصبح سوار ہوکر اس
گروہِ اشقیاوا نبوہ پر جفا کے مجمع میں پہنچے اور نہایت غیظ وغضب میں فرمایا اے
گروہِ بلوائیاں پر جفاوالے جماعت باغیاں سراسر دغا تمہارا یہ فعل نہ مسلمانوں کے
فعل سے مشابہ ہے نہ کافروں سے خبردار اس شخص کا پانی دانہ مت بند کرو رومی اور
ایرانی جو بلاشک کافر ہیں وہ بھی ایسا ظلم نہیں کرتے وہ تو اپنے قیدیوں تک کو
کھلاتے پلاتے ہیں مگر بہت افسوس کا مقام ہے کہ تم اپنے امام برحق اور خلیفہ پر یہ
ظلم وستم روا رکھتے ہو اور روز جزا سے نہیں ڈرتے بلوائی کہنے لگے بخدا ایسا نہ ہوگا
پانی کی نعمت سے تو ضرور محروم رکھے جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے اس سخت
جواب سے نہایت آزردہ خاطر ہوئے عمامہ مبارک سر سے اتار کر جناب
عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں پھینک دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے تھے مگر
بلوائیوں کی تعدی کے باعث ناکام واپس گئے بعد ازاں جناب علی رضی اللہ عنہ تشریف
لے گئے جناب ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی کچھ پانی کھانا لے کر اپنے خچر پر سوار

Marfat.com

ہوکر تشریف لائیں بلوائیوں نے روکا خچر کے منہ پر مارا آپ نے ارشاد فرمایا میں اس شخص کے پاس اس غرض سے جاتی ہوں کہ بنی امیہ کی جو امانتیں ان کے پاس ہیں وہ ان سے لے آؤں کہیں ایسا نہ ہو کہ بیوہ اور یتیموں کا مال ضائع ہو جائے بلوائیوں نے کہا کہ تم جھوٹی ہو تم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہرگز نہیں جاسکتیں مگر ام المومنین جناب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خچر آگے بڑھایا بلوائیوں نے خچر کو مارا اور اس کی لگام تلوار سے کاٹ دی خچر بھاگا جناب ام المومنین گرتے گرتے بچ گئیں اہلِ مدینہ دوڑ پڑے آپ کو سنبھال لیا اور آہستہ آہستہ گھر واپس لائے۔

اس واقعہ کے بعد جناب امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ایک روز اپنے مکان کی چھت پر آ کر کھڑے ہوئے اور بلوائیوں کو جمع کر کے ان کو سلام کیا راوی کا بیان ہے کہ میں نے کسی سے جواب سلام نہیں سنا شاید دل میں جواب دیا ہو بعد اس کے اپنے حقوق اور سابقین میں ہونا ظاہر کیا پھر فرمایا اے لوگو میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دلاتا ہوں کہ تم جانتے ہو یا نہیں کہ مدینہ میں صرف ایک کنواں (بیر رومہ) تھا جس کا پانی شیریں تھا بلا قیمت وہ پانی کسی کو نہیں ملتا تھا دولت مند خرید کر پیتے تھے۔ مگر فقیر محتاج محروم رہتے تھے اس کو میں نے اپنے مال سے خرید کر وقف کر دیا تا کہ تمام مسلمان اس سے مستفیض ہوں اس کو میں نے اپنی ملک میں نہ رہنے دیا بلکہ اور مسلمانوں کے ساتھ میں نے اپنے کو بھی اس کا مستحق رکھا اور جس طرح سب مسلمان اس سے پانی پیتے تھے میں بھی پی لیتا تھا بلوائیوں نے جواب دیا ہاں یہ سچ ہے اور ہم بھی جانتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تم کیوں مجھ کو اس کنوئیں کے پانی سے روکتے ہو میں مجبوری دریا کے پانی سے روزہ افطار کرتا ہوں بلوائیوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا تم کو میں خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ مسجد میں لوگوں کی گنجائش نہ ہوتی تھی نمازی تکلیف پاتے تھے میں نے

Marfat.com

س قدر زمین اپنے مال سے خرید کر صحن مسجد کو بڑھا دیا ہے بلوائی بولے یہ سب سچ
ہے آپ نے فرمایا کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مجھ سے پہلے کبھی کوئی اور شخص بھی اس میں
نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے بلوائیوں نے جواب دیا نہیں کوئی نماز پڑھنے سے
نہیں روکا گیا آپ نے فرمایا پھر تم مجھ کو نماز سے کیوں روکتے ہو بلوائیوں نے اس
کا بھی کوئی جواب نہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا تم کو خدا کی قسم سچ کہنا کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں اپنے فضائل بیان کر کے ایسا ایسا نہیں فرمایا
ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے قرآن شریف اور کتابت وحی کی نسبت فرمایا
تھا کہ کیا میں نے فلاں فلاں سورتیں نہیں لکھیں بلوائیوں کے دل پر آپ کے اس
کلام کا کچھ خفیف سا اثر ہوا جس سے یہ لوگ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی ایذا رسانی کے
خیال سے درگزر کرنے پر آمادہ ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے بھائی
جانے دو جناب امیرالمومنین کے قتل سے ہاتھ اٹھاؤ بیشک ایسے بزرگ کا قتل
باعث بربادی آخرت اور برگشتگی قسمت ہے چلو اپنے اپنے ملک کو واپس چلیں
تمام بلوائیوں میں اسی قسم کا چرچا ہونے لگا اور سب میں مشہور ہو گیا کہ بلوائی اب
شرارت اور سرکشی سے باز آئے اور کوئی دم میں عذر دفع رفع ہو جائے گا مالک
اشتر نخعی نے جب یہ رنگ دیکھا تو دل میں کہنے لگا کہ معاملہ پلٹتا جاتا ہے ہم
چاہتے تھے کچھ اور مگر یہاں تو اب ہمارے خلاف خواہش آثار پیدا ہو چلے آخر
سوچ سمجھ کر اسی دن یا اس کے دوسرے دن اشتر بدشعار ظالموں کا سردار کھڑا ہو کر
بآواز بلند اپنی فوج میں پکارا یارو یہ تمام واعظ و نصیحت سراسر مکر و حیلہ ہے تمہارے
پھنسانے کو یہ دام تزویر پھیلایا گیا ہے خبردار ہوشیار رہنا ہرگز ان کے دم میں نہ آنا
جس کام کو آئے ہو کر گزرو پھر موقع نہ پاؤ گے پچھتاؤ گے اشتر کی اس تقریر سے
لوگ پھر بہک گئے اور بنا بنایا کام بگڑ گیا وثابِ مولی جناب فاروق رضی اللہ عنہ جو بعد

Marfat.com

آزاد ہونے کے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے اور جن کے حلق میں نیزہ کے زخم کے دونشان تھے جو بروز شہادت جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھائے تھے اور جو داغے جانے کے نشان معلوم ہوتے تھے بیان کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اشتر کے پاس بھیج کر اس کو بلوایا جب اشتر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے اشتر تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو اشتر کہنے لگا تین باتوں میں ایک پسند کر لیجئے یہ آپ کو اختیار دیا جاتا ہے ان میں سے ایک نہ ایک ضرور ہوگی خلافت کے باب میں لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں اس کو چھوڑتا ہوں جس کو چاہو دو یا جو تقصیرات اور جرائم آپ نے کئے ہیں ان کا قصاص خود بنفس نفیس بذات خاص دیجئے اگر ان دونوں کاموں سے انکار ہے تو اپنے قتل پر آمادہ ہو جایئے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلافت تو میں چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ خدائے عزوجل نے جو لباس مجھ کو پہنایا ہے میں اس کو ہرگز نہ اتاروں گا مجھ کو یہ گوارا اور محبوب ہے کہ میری گردن ماری جائے مگر خلافت امت محمدی کو ترک نہ کروں اور ایک روایت میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ اگر میں ازخوخلافت سے دست بردار ہوں تو میرے بعد یہی طوق جاری ہو جائے گا جس خلیفہ سے لوگ ناخوش ہوئے اس کو الگ کر یا اور اس کہ جگہ پسند کیا خلیفہ بنا لیا اب رہی دوسری بات کہ میں تقصیروں کا عوض اپنے نفس سے دوں میں خوب جانتا ہوں کہ میرے دونوں دوست حضرت شیخین رضی اللہ عنہم میرے سامنے اپنے نفس سے قصاص وبدلہ دیا کرتے تھے مگر میرا بدن ضعیف اس بارگراں اور اس سزا کا متحمل نہیں ہوسکتا یہ دونوں کام تو مجھ سے نہ ہوں گے اب امر آخری یعنی میرا قتل سواس کی بابت خوب یاد رکھو کہ اگر لوگ مجھ کو قتل کریں گے تو بخدا کبھی وہ آپس میں محبت والفت نہ رکھیں گے اور کبھی میرے بعد کبھی اپنے دشمن سے نہ لڑیں گے بلکہ آپس

Marfat.com

ہی میں تلوار چلتی رہے گی زمانہ شدت وسختی حصار میں ایک دن جناب علی مرتضٰی اسداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک زیب سر فرما کر اور ہتھیاروں سے آراستہ تلوار گلے میں لٹکا کر بفرض مدد ونصرت جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے آپ کے دونوں صاحبزادے جناب امام حسن حسین رضی اللہ عنہم آپ کے آگے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ایک گروہ مہاجرین وانصار آپ کے ہمراہ تھا سب صاحبوں نے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچ کر بلوائیوں کو ڈانٹا اور ان پر حملہ کیا وہ گروہ بدافعال روباہ خصال ان شیروں کے مقابلہ میں کب ٹھہر سکتے تھے ایک ہی حملہ میں بھاگے اور متفرق ہو گئے سب صاحب جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان میں داخل ہوئے جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیک یا امیر المومنین جناب رسول خدا نے اسلام کی ترقی اور کمال بغیر لڑے اور جنگ کئے حاصل نہیں کیا آپ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے سرکشوں کے ساتھ کس طرح جہاد کیا بخدائے عزوجل میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہ فرقہ اشرار آپ کی جان کی خواہاں ہیں یہ لوگ باغی ہیں اور آپ پر خروج کیا ہے اطاعت سے الگ ہو گئے ہیں پھر جان کے دشمن ہو کر سر پر چڑھ آئے ہیں اس صورت میں میں مناسب ہے کہ آپ ہم لوگوں کو اجازت دیں کہ ہم ان بے حیاؤں سے لڑیں ان کی ساری بغاوت وسرکشی آناً فاناً میں خاک میں ملا دیں اور جس طرح یہ ہمارے خون کے پیاسے ہیں ہم بھی اپنی پیاسی تلواروں کو ان کے خون سے سیراب کریں جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو صاحب خدا کا حق جانتے ہیں اور میرا حق مانتے ہیں میں ان صاحبوں کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ خدا کے واسطے شاخ حجام بھر کر بھی خون زمین پر اس گروہ میں سے کسی کا یا اپنا میرے سبب سے نہ گراویں جناب علی رضی اللہ عنہ نے تکرار ہی کیا اور اجازت دینے پر اصرار کیا مگر جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نہ مانے برابر

Marfat.com

انکار ہی کرتے رہے مجبوراً جناب علی رضی اللہ عنہ بادل پرغم چشم پرنم گھر سے باہر آئے یہ الفاظ آپ کی زبان پاک پر تھے بار خدایا تو دانا وبینا ہے کہ ہم نے اپنی کوشش پوری کی آئندہ مجبوری ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کے گھر میں محصور تھا بلوائیوں کا تیر ہمارے ساتھیوں میں سے ایک کے آ کر لگا جس کے صدمہ سے وہ شہید ہوگیا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی اے امیر المومنین اب ہم کو بھی بلوائیوں پر حملہ کرنا جائز ہے کیونکہ انہوں نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا حضور آپ ہم کو اجازت دیں تا کہ میدان میں نکل کر ان سرکشوں سے لڑیں اوران کو بھی ماریں جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اپنی تلوار پھینک دو اور خبردار لڑائی کا قصد ہرگز نہ کرنا وہ لوگ صرف میری جان کے خواھاں ہیں اور میں عنقریب سارے مسلمانوں کی طرف سے اپنی جان دونگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قسم دلانے سے تلوار پھینک دی اور اس دن سے آج کا دن ہے جو مجھے خبر نہیں کہ میرے تلورا کیا ہوئی اور کدھر گئی۔

حضرت حسنین۔ محمد بن طلحہ۔ سعید بن العاص۔ مروان اور دیگر اصحابہ کرام صحابہ کرام کے بیٹے اور ان کے ناسوا جو صاحب دروازہ پر تھے سب نے تلواریں نکال لیں اور بلوائیوں کو دروازہ کھولنے سے روکا اورلڑ کر ان کو پیچھے ہٹا دیا جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لڑنے سے روکا قسم دے کر جلال وقتال سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ آپ لوگوں نے جو حق نصرت آپ کے ذمہ تھا بخوبی ادا کر دیا اب للہ لڑائی سے ہاتھ روکئے اور گھر کے اندر تشریف لائیے یہ حضرات باز نہ آئے پھر جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول کر سب صاحبوں کو منت سماجت قسم دے کر اپنے پاس بلایا اور دروازہ اندر سے بند کرلیا گیا بلوائیوں نے دروازہ پر ہجوم کر دیا

Marfat.com

اور سب کے سب ڈٹ گئے اتنے ایک شخص قبیلہ اسلم سے نیاز عیاض نامی جو صحابی تھے مگر باغوائے نفس شریر بلوائیوں کے شریک تھے دروازہ پر آئے اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آواز دی آپ نے بخیال اس کے کہ یہ صحابی ہیں میرے قاتلوں کے گروہ سے الگ ہو جاویں اور ان کی شرکت سے بیزار ہوں ان کی قسم دے کر فرمایا کہ خدا کے واسطے تم ان لوگوں سے علیحدہ رہ جاؤ آپ ان کو اس بارہ میں تاکید کر رہے تھے کہ گھر کہ اندر سے کثیر بن صلت کندی نے بلوائیوں پر تیرا چلایا وہ انہیں کے آ کر لگا جس کے صدمہ سے یہ مر گئے بلوائیوں نے کہا ان کے قاتل کو ہمارے حوالہ کرو تاکہ قصاص میں قتل کریں جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے میری مدد کی اور میری نصرت میں کسی کو مار ڈالا میں کیسے اس شخص کو تمہارے حوالے کروں درحالیکہ تم میرے قتل کے درپئے ہو بلوائی یہ جواب پا کر اور بھی برہم ہوئے غصہ یں آ کر یہ چاہا کہ گھر میں گھس جاویں دروازہ پر بھی ان کوئی ان کا مزاحم نہ تھا مگر دروازہ بند پایا جھنجلا کر دروازہ کو آگ لگا دی سائبان مع دروازہ کے جل کر سب راکھ ہو گیا ان کا راستہ کھل گیا بلوائی بے خوف وخطر دروازے کے اندر داخل ہوئے اس وقت امیر المومنین جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور سورہ طہ شروع کی تھی حاضرین مکان آپ کے پیچھے نماز میں شریک تھے کسی نے بلوائیوں کو نہ روکا اور نہ ان کے کسی فعل پر کوئی مزاحم ہوا آپ نے باطمینان تمام نہایت خضوع وخشوع وحضور قلب سے برعائت تعدیل ارکان نماز ادا کی بلوائیوں کے آنے کی آہٹ اور ان کی بات چیت اور باہم گفتگو سے کسی طرح آپکو نماز کے اندر اضطراب پیدا نہیں ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بلوائی چلے گئے تھے اس کے بعد جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب صاحبوں کو لڑائی سے روک دیا اور جناب امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے باپ علی رضی اللہ عنہ سخت تشویش

Marfat.com

وتر دد میں ہوں گے باغیون کے مجمع میں خدا نا کردہ تم کچھ صدمہ پہنچے تو مجھے کو ندامت ہوگی لہٰذا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر چلے جاؤ ہر چند آپ نے ان صاحبوں کو منع کیا مگر کسی نے نہ مانا آپ واسطے جان دینے کو مستعد ہو گئے اور برابر بلوائیوں سے لڑتے رہے۔

روایت ہے کہ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ ابتدائے محاصرہ اور شہادت تک برابر روزہ رکھتے رہے جیسا خود آپ کے وعظ سے جو چھت پر چڑھ کر بیان فرمایا تھا ظاہر ہوتا ہے کہ کہ میں کھاری پانی سے روزہ افطار کرتا ہوں پنجشنبہ کو افطار کے وقت پانی نہ تھا لہٰذا آپ نے روزہ افطار نہ کیا اسی حال میں رات گذاری رات کو آپ کی بیوی نائلہ ہر چند پانی تلاش کرتی رہیں مگر نہ دستیاب ہوا اخیر رات کو بی بی نائلہ ایک ہمسائیہ کی چھت پر کودیں اور بدقت تمام ایک پیالہ آب شیریں کا بھم پہنچا کر جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائیں مگر افسوس کہ صبح صادق ہوگئی تھی آپ نے وہ پانی نہ پیا بی بی نائلہ بولیں آپ نے افطار کے وقت پانی نہیں پیا اور کچھ کھانا بھی نوش جان نہ فرمایا آج روزہ نہ رکھیے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے آج کی شب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے ارشاد فرمایا اے عثمان تم آج کا روزہ ہمارے پاس آ کر افطار کرو گے الغرض آپ نے روزہ کی نیت کر لی اور یہ روز جمعہ تھا کہ بلبوائیوں نے آپ کا دروزہ جلا دیا اور بالا تفاق رادہ کیا کہ آج آپ کو شہید کر ڈالیں دروازہ پر حضرت حسنین رضی اللہ عنہ وغیرہم بلوائیوں کے مقابلے لڑ رہے تھے اور ان کو دروازہ تک نہیں آنے دیتے تھے جناب امام حسن رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے خون سے نہا گئے محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے زخم کھائے غلام قنبر جناب علی رضی اللہ عنہ کا سر پھٹ گیا بلوائیوں نے جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو زخمی دیکھا اور خون میں تر بتر پایا گھبرا گئے بعضوں نے تو اپنا سر پیٹ لیا ایک بولا

Marfat.com

غضب ہوگیا کوئی دم میں الٹے لینے کے دینے پڑیں گے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھو ان کا کیا حال ہے خون میں ڈوبے ہوئے ہیں زخموں سے چور ہیں ابھی بنو ہاشم بن امیہ کو خبر ہوگئی تو آفت برپا ہوجائے گی رسول خدا کے نواسہ شیر خدا کے بیٹے کو زخمی دیکھ لیں تو تم کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوجائے گا اب بھی موقع ہے جو کرنا ہے کر گزرو ان لوگوں کو تو ادھر مصروف رہنے دو اور آؤ کچھ لوگ مکان کے پیچھے چل کر کسی حیلہ وتدبیر سے مکان کے اندر داخل ہوں۔ آخرکار مکان کے اندر داخل ہوکر انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حالات شیر خدا رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم یہ علی اور اس کے ساتھی قیامت کے دن کامیاب ہیں آپ کا یہ فرمانا تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہی لوگ خلقت سے بہتر ہیں۔

ابتدائی حالات

اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ وَجْهَهٗ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ۔

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کعبہ کے اندر فاطمہ بنت اسد کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (۳/۴۸۳ المستدرک)

بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں آدمیوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور غلاموں میں سب سے پہلے زید بن حارثہ ایمان لائے۔ (۳/۳۳۳ البدایہ والنہایہ)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ تھی کہ قریش پر سخت قحط سالی پڑی اور ابوطالب کثیر العیال تھے رسول خدا نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عباس تمہارے بھائی ابوطالب کثیر العیال ہیں اور لوگوں پر جو وقت پڑا ہے تم جانتے ہو ہمارے ساتھ چلو ان کا بوجھ کچھ ہلکا کردیں یعنی ان کے گھر سے ایک ایک فرد ہم اور تم لے لیں اور ان کو بوجھ سے نجات دلوادیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اور دونوں ابوطالب کے پاس گئے ان سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے عیال کا کچھ بوجھ ہلکا کردیں یہاں تک کہ لوگوں کا یہ وقت گزر جائے ابوطالب نے کہا کہ طالب اور عقیل کو میرے پاس رہنے دو ان کے سوا جس کو تمہارا دل چاہے لے جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو سینے سے لگالیا اور جعفر کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سینے سے لگا لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک کہ آپ نے اعلان نبوت فرمادیا حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے اور آپکی پیروی کی جعفر، حضرت عباس رضی اللہ عنہم کے پاس رہے یہاں تک وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔

(۲/۲۰۷ الریاض النضرۃ)(۲/۴۸۸ ازالۃ الخفاء)

عفیف کندی سے روایت ہے کہ میں ایک تاجر تھا میں حج کے لئے آیا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کچھ سامان تجارت فروخت کرنے آیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تاجر تھے اور منیٰ میں ان کے پاس موجود تھا کہ قریب ہی ایک خیمے سے ایک آدمی نکلا اور اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پھر اس خیمے سے ایک عورت نکلی اور وہ اس مرد کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگی پھر ایک لڑکا نکلا اور وہ بھی اس مرد کے ساتھ نماز پڑھنے لگا عفیف کہتے ہیں میں نے عباس سے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ مرد محمد بن عبداللہ ہے میرے

Marfat.com

بھائی کا بیٹا میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے ان کے متعلق بتایا کہ خدیجہ بنت خویلد ہے میں نے پوچھا یہ لڑکا کون ہے یہ اس کے چچا کا لڑکا علی ہے میں نے پوچھا یہ کیا کررہے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ان کا دعویٰ ہے کہ یہ نبی ہیں اور ان کی اتباع صرف اس عورت اور اس لڑکے نے کی ہے اور ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ عنقریب قیصر وکسریٰ کے خزانے ان کے ہاتھوں فتح ہونگے عفیف کہتے ہیں اگر میں اس وقت ایمان لے آتا تو میں ایمان لانے والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرا ہوتا۔ (۱۳/۱۱۰ کنز العمال)(۲/۲۰۹ الریاض النضرۃ)

جب نماز کا وقت آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب اپنے چچاؤں اور اپنی قوم سے چھپ کر مکہ کی گھاٹی میں چلے جاتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ہولیتے اور دونوں وہاں نماز پڑھتے جب شام ہوتی چلے آتے ایک مدت تک اس طرح کرتے رہے ایک دن ابوطالب نے دونوں کو نماز پڑھتے دیکھ لیا رسول خدا سے کہا یہ کونسا دین تم نے نکال لیا ہے آپ نے فرمایا چچا یہ خدا اس کے رسولوں اسکے فرشتوں اور ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے آپ نے فرمایا خدا نے مجھے بندوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اے چچا سب سے پہلے مجھے آپ کو نصیحت کرنے کا حق ہے اور آپ کو بھی چاہئے کہ آپ اس دین کو قبول فرما کر میری مدد کریں ابوطالب نے کہا میں اپنے آبائی دین کو نہیں چھوڑ سکتا لیکن جب تک میں زندہ ہوں آپ کو ناگوار بات نہ پہنچے گی۔

(۱۲/۲۱۰ الریاض النضرۃ)(۲/۴۸۸ ازالۃ)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھی ہے۔

Marfat.com

فضائل

حدیث نمبر۱:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں نے نور کے درخت پر ایک فرشتہ دیکھا جسکا ایک پر مشرق دوسرا مغرب میں ہے اور تمام مخلوق اسکی نظر کے سامنے ہے اسکا ہاتھ مشرق اور مغرب ہر جگہ پہنچ سکتا ہے جبریل نے مجھے بتایا کہ یہ ملک الموت ہے پھر ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا آپ کے چچا زاد بھائی کا کیا حال ہے میں نے پوچھا تو علی کو جانتا ہے اس نے کہا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی روح قبض کرنے کا کام میرے سپرد کیا ہے لیکن آپ کی روح اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح خدا خود قبض فرمائے گا۔ (۲/۲۱۷ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر۲:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے لکھا ہے کہ امت محمدیہ کے علاوہ امم سابقہ کے ولیاء کرام کو بھی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہی ولایت ملی ہے فرماتے ہیں۔

کمالات ولایت کے قطب ارشاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں پہلی متوں میں جسے بھی ولایت ملی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح کے توسط سے نصیب ہوئی پھر تو منصب آپ کے صاحبزادگان سے امام حسن عسکری تک آئمہ اہلبیت اطہار کو ملا اور بعد میں یہ منصب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا۔ (۲/۱۱۴ تفسیر مظہری)

تمام سلاسل طریقت آپ سے مستفید مستفیض اور مستنیر ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا ہے جسکے متعلق مولانا ظفر

Marfat.com

الدین بہاری خلیفہ مجاز اعلیٰحضرت نے اپنی کتاب ''تنویر السراج فی بیان المعراج'' میں لکھا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب جب جنت میں پہنچے تو ایک حجرہ دیکھا جس میں ایک صندوق تھا آپ نے اسے کھولا تو ایک خرقہ دیکھا عرض کی الٰہی جی چاہتا ہے کہ میں اس کو پہن لوں ارشاد ہوا شوق سے زیب تن کیجئے پہنتے ہی آپ کا دریائے رحمت جوش پر آیا اور کہا الٰہی یہ صرف مجھ تک محدود رہے گا یا میرے خاص امتیوں تک پہنچے گا ارشاد ہوا پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک راز کی بات بتائی اور فرمایا جب آپ واپس جائیں تو اپنے چاروں یاروں کو الگ الگ بلا کر ان سے پوچھیں اگر تم کو یہ خرقہ دون تو کیا کروں گے اس سے کیا فائدہ اٹھاؤ گے جسکا جواب میرے راز کے مطابق ہو اس کو دے دیجئے جب واپس تشریف لائے تو ابوبکر کو بلایا اور فرمایا اگر یہ خرقہ میں تجھ کو دوں تو تم کیا کروں گے عرض کی میں صدق پھیلاؤنگا فرمایا اپنی جگہ بیٹھ جاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ اگر میں تجھ کو یہ خرقہ دے دوں تو تم کیا کرو گے انہوں نے جواب دیا میں عدل پھلاؤں گا فرمایا اپنی جگہ بیٹھ جاؤ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اگر میں تجھ کو یہ خرقہ دے دوں تو تم کیا کرو گے انہوں نے جواب دیا میں حیا کو رواج دوں گا۔ فرمایا بیٹھ جاؤ پھر آخر میں آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا اگر میں یہ خرقہ تمہیں دے دوں تو تم کیا کرو گے آپ نے جواب دیا میں بندگان خدا کی عیب پوشی کرونگا (اور یہ خدا کی راز کی بات تھی) آپ نے ارشاد فرمایا یہ خرقہ تمہیں زیب دیتا ہے آپ نے یہ خرقہ ان کو عطا فرما دیا۔

Marfat.com

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے وہ ایک راہبر کے ساتھ جارہے تھے راستے میں کچھ قریش لوگ بیٹھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہے تھے آپ نے سن لیا اور راہبر سے فرمایا تم نے سنا یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے اس نے کہا یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہے تھے آپ نے فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو وہ آپ کو لے گیا آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے خدا کو گالی نکالی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ جو خدا کو گالی دے وہ مشرک ہے آپ نے فرمایا کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ جو رسول خدا کو گالی دینے والا تو کافر ہے آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل کریگا۔ (۲/۲۱۹ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر۴:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرا آسمان پر گزر ہوا تو میں نے آسمان والوں کی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشتاق پایا اور جنت میں موجود ہر نبی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا اشتیاق تھا۔ (۲/۲۹۲ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر۵:

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ وَمَنْ اَبْغَضَ

Marfat.com

عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ۔ (الصواعق المحرقہ، ص۱۲۳)

جس نے علی لودوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

خدا کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام:

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے پاس چار درہم تھے ایک درہم انہوں نے رات کو ایک دن میں ایک پوشیدہ اور ایک اعلانیہ خدا کی راہ میں خرچ کردیا اس پر خدا نے آپ کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

جو لوگ اپنا مال رات دن پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کا ثواب ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (۱۲۹ صورعق محرقہ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا کی خدمت کررہا تھا کہ ایک بھنا ہوا مرغا آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اے اللہ اپنے محبوب ترین بندے کو بھیج تاکہ وہ اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہو انس کہتے ہیں میں نے کہا الٰہی وہ انصار میں سے ہو اتنے میں حضرت علی

Marfat.com

تشریف لے آئے میں نے کہا رسول کریم اپنے کام میں مشغول ہیں پھر وہ آئے رسول خدا نے فرمایا دروازہ کھولدو وہ اندر آ گئے رسول خدا نے مجھ سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپکی دعا سنی میں نے چاہا کہ وہ میری قوم کا آدمی ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کبھی اپنی قوم کو بھی دوست رکھتا ہے۔ (۲۱۲/ الریاض النضرۃ)(۲/۵۱۰ ازالۃ الخفاء)

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے میری شادی ایک فقیر سے کر دی ہے فرمایا اے فاطمہ تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اہل زمین سے دو آدمیوں کو چنا ہے ایک تیرے باپ کو اور دوسرے تیرے خاوند کو۔ (۲/۲۴۰ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر۴:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور انکی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر دور ہیں اور نہ اس مجلس کے سوا ہماری کوئی اور مجلس ہے ہماری قوم کو جب معلوم ہوگا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں تو وہ ہم سے قطع تعلق کر لیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول تمہارے مددگار ہے آپ مسجد میں تشریف لے گئے کچھ صحابہ قیام میں تھے اور کچھ رکوع میں حضور نے ان لوگوں میں سے ایک سائل کو دیکھا آپ نے اس سے پوچھا ان لوگوں میں کسی نے تجھے کچھ دیا ہے سائل نے کہا ہاں چاندی کی ایک انگوٹھی فرمایا

Marfat.com

کس نے دی ہے کہا اس شخص نے جو نماز پڑھ رہا ہے حضور ﷺ نے پوچھا کس حالت میں دی سائل نے کہا حالت رکوع میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے حضور ﷺ نے خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ○

اللہ تعالیٰ اسکا رسول اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں صدقہ دیتے ہیں۔ (۶/۱۶۷ روح المعانی)

اس آیت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اظہار ہے اور وہ اس طرح کہ

ا: نبی کریم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس آیت کا مصداق قرار دے کر خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

ب: مومن تو سب ہیں لیکن خوش قسمت وہ جس کو نبی ایمان والا کہہ دے اس آیت میں حضرت علی کو مومن کہا۔

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت تک آنے والے مومنوں کے مددگار ہیں۔

د: آیت پہلے نازل ہو چکی تھے لیکن ابھی مصداق نہ پایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکوع میں سائل کو انگوٹھی دی اور وحی الٰہی کی تصدیق کردی کیا مقام ہے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا۔

رسول خدا کے نزدیک آپ کا مقام:

حدیث نمبر ۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں شکایت کی کہ لوگوں مجھ سے حسد کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

اما ترضٰی ان تکون رابع اربعة من یدخل الجنةانا وانت والحسن والحسین وازواجناعن ایمانتا وشمائلنا وذرتینا ازواجنا خلف۔

کیاتم اس بات پر راضی نہیں کہ ان چار میں سے ایک تم ہوگئے جو جنت میں داخل ہونگے یعنی میں تو اور حسنین ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہونگی اور ہماری اولاد ہمارے بیویوں کے پیچھے ہوگی۔(۲۲/۱۶تفسیر قرطبی)

حدیث نمبر۲ ب:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہ غزوہ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل بیت کی حفاظت کے لئے مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر خلیفہ بنا کر چھوڑے جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَمَا تَرضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّی بِمُنزَلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّه لَا نَبِیَ بعدِی۔

کیاتم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں ہماری بارگاہ میں (وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حاصل تھا سوائے نبوت کے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)(بخاری ومسلم)

اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو عظمتیں ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رنجیدہ ہوتو ان کو اللہ کے رسول راضی کرتے ہیں مقام غور ہے کہ جب سرکار آزردہ ہوں تو رب کائنات ان کو راضی کرتا ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے۔

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ آنَاءِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافُ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی۔

Marfat.com

تو ان کی باتوں پر صبر کر اور رب کو سراہتے ہوئے اسکی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اسکی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو جاؤ۔

اور جب علی آزردہ ہوں تو رسالت مآب انہیں راضی کرتے ہیں۔

اور دوسری عظمت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہارون کے قائم مقام ہو لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں وہ تمام اوصاف اور خصوصیات موجود ہیں جو ایک نبی میں ہوتی ہیں لیکن چونکہ حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث زیر بحث سے شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل پر استدلال کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کے بعد خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہے اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا سفر پر جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے لئے چھوڑ جانا کہ میری واپسی تک ان کی نگرانی اور خبر گیری کرنا اسی کے سپرد کرتے ہیں جسکی امانت دیانت محبت اور اخلاص ہر اطمینان ہو فرزند اور داماد کو اس کام کے لئے مقرر کرتے ہین لیکن یہ امر کہ میری وفات کے بعد تم ہی میرے خلیفہ ہو گے حدیث کو اس مضمون سے دور کا بھی واسط اور تعلق نہیں۔

پھر یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ قائم مقامی صرف اہل بیت کی حد تک محدود تھی اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس غزوہ میں جاتے وقت محمد بن مسلمہ کو مدینہ کا صوبہ دار مقرر فرمایا اور سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا کوتوال مقرر کیا اور عبداللہ بن ام کلثوم کو اپنی مسجد کا امام مقرر کیا معلوم ہوا کہ حضرت علی کی خلافت مطلق نہ تھی بلکہ اہل وعیال تک محدود تھی اور اگر بالغرض مطلق بھی ہوتی تو غزوہ سے واپسی تک

Marfat.com

محدود تھی جیسے کوئی بادشاہ سفر پر جاتے وقت کسی کو نائب السلطنت مقرر کر جائے اور یہ وقتی نیانت واپسی تک محدود رہے گی واپسی کے بعد خود بخود نیابت ختم ہوجائیگی اور یہ وقتی نیابت اس امر کی دلیل نہیں کہ بادشاہ کی وفات کے بعد یہی شخص بادشاہ کا خلیفہ ہوگا البتہ اس وقتی نیابت سے اہلبیت اور قابلیت ضرور ثابت ہوتی ہے سو ہمیں اس سے انکار نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں خلافت کی اہلیت اور قابلیت تھی تمام اہل سنت دل وجان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیت اور قابلیت کے قائل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کسی غزوہ میں تشریف لے جاتے تو کسی نہ کسی کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر جاتے اور جب سفر سے آجاتے تو وہ قائم مقامی خود وبخود ختم ہوجاتی کسی فرد بشر کے حاشیہ خیال میں یہ بات نہیں گزری کہ وہ ان صحابہ کی وقتی نیابت کو ان حضرات کی خلافت بلافصل اور امامت کبریٰ کی دلیل سمجھتا رہا یہ امر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دی ہے سو ہم یہ عرض کریں گے کہ اس تشبیہ سے بے شک ایک قسم کی فضیلت ثابت ہوگی لیکن تشبیہ سے تمام امور میں مساوات لازم نہیں اس حدیث میں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے تو اسیران بدر کے بارے میں جب آپ نے صحابہ سے مشورہ لیا تو اس وقت آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی اور ظاہر ہے کہ کسی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دینا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہارون کے ساتھ تشبیہ دینے سے زیادہ اور بالاتر ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی اس وقت

Marfat.com

اصحاب ثلاثہ حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں جارہے تھے گویا یہ خلافت ان تینوں حضرات کی عدم موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی اور نبی کریم کے وصال کے بعد بھی یہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس وقت ثابت ہوسکتی تھی جبکہ وہ تینوں حضرات موجود نہ ہوتے اور ایسے ہی ہوا جب یہ تینوں حضرات وصال فرما چکے تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔

حدیث نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ یعنی سلسلہ اخوت قائم فرمایا (دو دو صحابہ کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام صحابہ کے درمیان اخوت قائم کی مگر مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(مشکوٰۃ ۵۶۴)

حدیث نمبر۳:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا وَفِیْ رِوَایَۃً اَنَا دَارُالْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اور ایک روایت ہے کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے۔ (۱۲۶/۳ المستدرک)

حدیث نمبر۴:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلنَّظْرُاِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا

Marfat.com

عبادت ہے۔

(۱۷۷اعواعق محرقہ)(۱۴۶/۳المستدرک، ۲۹۱/۲الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر۵:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذِکْرُ عَلِیٍّ عَبَادَۃٌ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر عبادت ہے۔ (کنزالعمال)

حدیث نمبر۶:

ابولحمراء سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی آدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ فَھْمِہٖ وَاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی یَحْیٰی بْنِ زَکَرِیَّا فِیْ زُھْدِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ بَطْشِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ○ (۲۹۰/۲الریاض النضرۃ)

جو شخص آدم علیہ السلام کو ان کے علم میں نوح علیہ السلام کو انکی سمجھ میں ابراہیم علیہ السلام کو ان کے حلم میں یحییٰ علیہ السلام کو ان کے زہد میں اور موسیٰ علیہ السلام کو انکی گرفت میں دیکھنا چاہتا ہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکھ لے۔

حدیث نمبر۷:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی!

میں نے خدا سے تیرے بارے مین پانچ چیزیں مانگیں قبر سے اٹھتے ہی تو میرے ساتھ ہو میزان میں میرے ساتھ ہو تو حامل لواء الحمد ہو حوض پر میری امت کا ساقی ہو جنت کی طرف میری امت کا قائد ہو۔ (۱۵۲/۱۳کنزالعمال)

حدیث نمبر۸:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

قیامت کے دن ایک سرخ خیمہ میرے لئے عرش کے دائیں طرف لگایا جائیگا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے عرش کے بائیں جانب سبز یاقوت کا خیمہ لگایا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سفید موتی کا خیمہ لگایا جائیگا اس حبیب کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو دو خلیلوں کے درمیان ہو۔

(۲/۲۸۰ الریاض النضرۃ)

حدیث نمبر ۹:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ان کو اپنے دائیں طرف بٹھایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے چچا مجھے ان سے بہت محبت ہے کیونکہ اللہ نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں رکھی ہے اور میری اولاد اللہ نے علی کی پشت میں رکھی ہے۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۲۲)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہم چار آدمی سوار ہوں گے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کے علاوہ اور کون ہوں گے فرمایا میں براق پر سوار ہوں گا اور میرے بھائی حضرت صالح علیہ السلام اونٹنی پر سوار ہوں گے اور حمزہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر میری اونٹنی عضباء پر سوار ہوں گے اور میرے بھائی میرے چچا کے بیٹے میرے داماد علی المرتضی رضی اللہ عنہ جنت کی اونٹنی پر

Marfat.com

سوار ہوں گے جس کا کجاوہ سبز زمرد کا جو سرخ سونے سے مزین ہوگا اور اس اونٹنی کا سر سفید کافور کا اور دم عنبر کی اور اس کے پاؤں کستوری کے گردن موتی کی اور اس پر اللہ کے نور کا قبہ ہوگا اس کا باطن عفواللہ ظاہر رحمتہ اللہ سے ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا جب وہ فرشتوں کے گروہ سے گزریں گے وہ کہیں گے یہ مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل یارب العالمین کے عرش کا اٹھانے والا ہے عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا کرے گا یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ عرش کے اٹھانے والا ہے یہ امیرالمومنین امام المتقین اور روشن اعضائے انسانی والوں کا قائد رب العالمین کی جنت کی طرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۱۲۳، کنز العمال ۱۳/۱۵۳)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں پھر حضرت علی و حضرت عباس رضی اللہ عنہم کا ہاتھ پکڑا اور دونوں صفوں کے درمیان سے گزرے اور مسکرائے ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں فرمایا مجھ پر جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے مہاجرین اور انصار پر فخر کر رہا ہے اور جن فرشتوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے ان کے سامنے اللہ تعالیٰ مجھ پر اے علی تجھ پر اور اے عباس تجھ پر فخر کر رہا ہے۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۹۲)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر کچھ لوگوں کو لڑائی کے لئے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک کنیز کو لے لیا یہ بات بعض لوگوں کو ناگوار گزری چار آدمیوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ معاملہ پیش کریں گے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی ایک نے کھڑے ہوکر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک کنیز لے لی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا پھر دوسرے نے بھی کھڑے ہوکر یہی کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا تیسرے نے بھی یہی کہا آپ نے اعراض فرمایا پھر چوتھا کھڑا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور غضبناک تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو۔

عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ۔

علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کا مددگار ہے۔ (کنز العمال ۱۴۲/۱۳)

فرشتوں کے نزدیک مقام

حدیث نمبر ۱:

امام فخر الدین راز اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ شب ہجرت حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نثار کرتے ہوئے جب آپ کے بستر پر سو گئے تو اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سے فرمایا میں نے تم دونوں میں اخوت قائم کی ہے اور تمہاری زندگی بھی ایک دوسرے سے دراز کی ہے بتاؤ تم میں سے کون ہے جو اپنے بھائی پر اپنی زندگی کا ایثار کرے اور مرنے کو تیار ہو دونوں اپنی اپنی زندگی بارگاہ الٰہی سے طلب کرنے لگے خدا کی طرف سے ارشاد ہوا اے

Marfat.com

جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام دیکھو علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی اور شرافت کہ وہ تم سے بلند ہے ہم نے علی اور اپنے حبیب کے درمیان اخوت قائم کی ہے تو علی اپنی موت قبول کر کے ہمارے حبیب کی خوابگاہ پر سو گیا ہے اور اپنی جان ہمارے حبیب پر قربان کر دی ہے۔

حوصلہ ہارے نہ انسان پریشانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
اور کبھی ڈوب سکتی نہیں موجوں کی طغیانی میں
جن کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

اب تم دونوں جاؤ اور دشمنوں سے اس کی حفاظت کرو چنانچہ جبریل و میکائیل علیہما السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے ایک سرہانے بیٹھ گیا اور ایک پاؤں کی طرف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زبان حال سے کہنے لگے۔

بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِیْ بِكَ عَلٰی مَلَائِكَتِهٖ

زندہ باد اے علی تمہاری مثل کون ہے بے شک اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان ظاہر ہوتی ہے خدا فرماتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔

اور لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو فروخت کرتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا مندی کے لئے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(احیاء العلوم، کشف المحجوب ۳۵۸، تفسیر کبیر ۲/۱۹۸)

Marfat.com

حدیث نمبر۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت بیمار تھے اور آپ کا سر ایک آدمی کی گود میں تھا اور وہ آدمی نہایت حسین وجمیل تھا اور نبی کریم محو خواب تھے جب میں اندر آ گیا تو آدمی نے کہا اپنے چچازاد کے قریب آ جایئے آپ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں میں ان دونوں کے قریب ہو گیا وہ آدمی کھڑا ہو گیا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جانتے ہو یہ آدمی کون تھا میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں میں نہیں جانتا یہ کون تھا فرمایا یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے میرے ساتھ باتیں کرتے رہے تھے یہاں تک کہ میری تکلیف دور ہو گئی اور اس کی گود میں سر رکھ کر میں سو گیا۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۹۰)

حدیث نمبر۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بدر کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کہ تم میں سے ایک سے داہنے جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے بازو پر میکائیل علیہ السلام ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول نشان دیتے تھے وہ مقابلہ کرتے اور جبریل ان کے دائیں بازو پر میکائیل بائیں بازو پر ہوتے تھے اور بغیر فتح کیے واپس نہ آتے۔ (ازالۃ الخفاء ۲/۵۱۵)

حدیث نمبر۴:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا میں ان کے گھر پر گیا اور آواز دی کچھ جواب نہ آیا میں

Marfat.com

واپس چلا آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا پھر جاؤ اور ان کو پکارو وہ گھر میں ہیں میں پھر گیا اور آواز دی چکی چلنے کی آواز آتی تھی میں نے دیکھا تو چکی کے پاس کوئی نہ تھا میں نے پھر ان کو آواز دی وہ میرے پاس آئے میں نے کہا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے وہ آئے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ نے مجھے دیکھا اور فرمایا اے ابوذر کیا بات ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عجیب بات ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر دیکھا کہ چکی چل رہی ہے اور چلانے والا نظر نہیں آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر خدا کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں خدا نے ان کو آل محمد کی اعانت پر مقرر کر دیا ہے۔
(ازالۃ الخفاء ۲/۵۳۴، الریاض النضرۃ ۲/۲۹۶)

حدیث نمبر ۵:

جب اُحد کے دن لڑائی کا بازار گرم ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے سات آدمی واصل جہنم کئے ان کا صاحب لواء طلحہ بن ابی طلحہ بھی مارا گیا اور وہ بھی آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا آپ کے اس کردار سے نبی کریم اور مسلمان خوش ہو گئے احد کے دن آپ کے جسم پر سولہ ضربیں لگیں چار ضرب کے بعد آپ زمین پر گر پڑے ایک خوبصورت آدمی آیا جس سے خوشبو آ رہی تھی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑ کر آپ کو اٹھایا اور کہا کافروں پر حملہ کرو تو اللہ اور رسول کی اطاعت میں ہے اور تجھ سے خدا بھی راضی ہے اور اس کا رسول بھی راضی ہے میں نے اس کا ذکر نبی کریم سے کیا آپ نے فرمایا اے علی اللہ تیری آنکھیں ٹھنڈی کرے وہ جبریل امین علیہ السلام تھے۔ (تکریم المومنین ۱۱۶)

Marfat.com

حدیث نمبر ۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی میں میں بدر کی کنویں کے پاس موجود تھا ایک ایسی تند ہوا آئی کہ میں نے کبھی اس کی مثل پہلے کبھی نہ دیکھی تھی بعدازاں ایک اور آندھی آئی کہ میں نے اس کی مثل کبھی نہ دیکھی مگر وہ ہوا جو ہوا اس سے پہلے تھی پھر ایک تند ہوا آئی جو ہوا اول آئی وہ جبریل امین علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے تھے دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف نازل ہوئے اور داہنی جانب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے اور تیسری ہوا حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب نازل ہوئے اور اس بائیں جانب حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ تھے۔ (خصائص کبریٰ ۱/۵۳۷)

حدیث نمبر ۷:

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن اللہ کے ایک فرشتے رضوان جنت نے ندا کی۔لاسیف الاذوالفقار ولا فتی الا علی ذوالفقان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام) کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی جوان نہیں۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۵۱)

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی
شیر شمشیرزن شاہ خیبر شکن
ہر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم

نمبر ۱:

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ نے فرمایا مجھ سے پوچھو خدا کی قسم جو بھی پوچھو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں پوچھو میں ہر ایک آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو میدان میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۶۳)

علم کے لئے قوت حافظہ کا ہونا ضروری ہے اور خداتعالیٰ آپ کو بے مثال حافظہ عطا فرمایا تھا آپ سے آپ کی قوت حافظہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ جب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے بعد غسل دے رہا تھا تو تھوڑا سا پانی آپ کی چشمان مبارک پر رہ گیا تھا میں نے گوارا نہ کیا کہ وہ پانی زمین پر گرے اور اسے میں نے چوس لیا میرے علم اور قوت حافظہ کے تیز ہونے کا یہی سبب ہے۔ (شواہد النبوت ۱۷۲)

نمبر ۲:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ املَأ قَلْبَہٗ عِلْماً وَفَھْماً وَحِکْماً وَنُوْرًا۔

یا اللہ اس کے دل کو علم فہم وبصیرت حکمت اور نور سے بھرپور فرما دے۔

کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا:۔

Marfat.com

اَخبَرَنِی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ اَنَّہٗ قَدِ اسْتَجَابَ لِیْ فِیْكَ۔

اے علی تیرے لئے جو دعا کی گئی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا۔

(المرتضیٰ ۱۴۴)

نمبر۳:

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنی علمیت اور فضل وکمال کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میری وفات سے پہلے ایسے علوم کے بارے میں مجھ سے سوال کرلو جن کا علم نہ جبریل کو ہے اور نہ ہی میکائیل کو اور یہ علوم حضور کا عطیہ ہے اور ان علوم کا ایک حصہ ہیں جو شب معراج آپ کو بارگاہ خداوندی سے حاصل ہوئے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں پھینکنے کا حکم ہوا اس وقت میں بصورت نور آپ کی پشت میں قرار پذیر تھا آپ کو منجنیق میں رکھا جارہا تھا کہ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یاخلیل الرحمان هل لك من حاجةٍ اے اللہ کے خلیل کوئی حاجت ہوتو بیان کرو آپ نے فرمایا اما الیك فلا تجھ سے کوئی کام نہیں پھر جبریل اپنے ساتھ میکائیل کو لے کر حاضر ہوئے اور دوبارہ پیشکش کی آپ نے وہی جواب دیا تیسری مرتبہ جبریل نے پھر عرض کی هل لك حاجةٌ الی ربك آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہوتو فرمائیں آپ نے جواب دیا خلیل کے لائق نہیں کہ اپنے خلیل سے جرح کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اسی وقت ارادہ کرلیا کہ جب اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائے گا تو میں جبریل کو اس کا بدلہ دے دوں گا جب شب معراج آئی اور سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچے تو جبریل رک گئے آپ نے فرمایا جبریل ایسے

Marfat.com

موقع پر کوئی دوست دوست کا ساتھ چھوڑتا ہے جبریل نے عرض کی اگر میں آگے بڑھوں تو تجلیات کی وجہ سے جل جاؤں گا اس وقت حضور نے جبریل سے فرمایا: هل لك حاجةٌ الى ربك بارگاہ رب العزت میں کوئی حاجت ہوتو بتایئے جبریل نے عرض کی جب آپ کی امت کو پل صراط سے گزرنے کا حکم ہو مجھے پر بچھانے کی اجازت مل جائے تا کہ آپ کی امت میرے پروں پر سے گزر جائے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور رب تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے تو رب قدوس نے خود کرم فرمایا اور جبریل کی درخواست کے بارے میں خود پوچھا آپ نے کہا باری تعالیٰ تو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل کی درخواست منظور ہے لیکن صرف ان لوگوں کے لئے پر بچھانے کی اجازت ہوگی جو آپ اور آپ کے صحابہ سے محبت کرنے والے ہوں گے اور دوسری روایت ہے کہ اللہ نے فرمایا جبریل کو صرف ان لوگوں کے لئے پر بچھانے کی اجازت ہوگی جو آپ پر کثرت سے درود وسلام بھیجتے ہوں گے۔

(زرقانی ۴۔۶/۹۳، نزہۃ المجالس ۲/۱۵۱)

حدیث نمبر۴:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کو گئے جب آپ حجر اسود کو بوسہ دینے لگے تو فرمایا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اگر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہ دیا ہوتا تو میں تجھے ہرگز نہ چومتا پھر آپ نے اس کو چوما حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر یہ پتھر نفع ونقصان پہنچا سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو کیسے علم ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی کتاب قرآن سے اور وہ اس طرح

Marfat.com

کہ اللہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ .....(الآیۃ) کہ جب نکالا تمہارے رب نے بنی آدم کو پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور ان سے اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب بول اٹھے ہاں اللہ تعالیٰ نے اس عہد و پیمان کو ایک کاغذ پر لکھا اور اس وقت حجر اسود کی آنکھیں تھیں اور منہ بھی تھا اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا منہ کھول اس نے منہ کھول دیا اللہ نے وہ ورق جس پر یہ عہد و پیمان لکھا تھا اس کے منہ میں رکھ دیا اور یہ نگل گیا اللہ نے اس کو فرمایا اے پتھر قیامت کے دن ان کی گواہی دینا جو تیرے پاس اس عہد کو پورا کرتے ہوئے آئیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کے دن حجر اسود آئے گا اور اس کی زبان بہت تیز ہوگی اور ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کو ایمان کے ساتھ چوما ہوگا اس لئے یا امیر المومنین یہ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔

فَقَالَ عُمَرَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعِیْشَ فِیْ قَوْمٍ لَسْتَ فِیْهِمْ یَااَبَا الْحَسَنِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں زندہ رہوں جس میں اے ابوالحسن تم نہ ہو۔ (المستدرک ۱/۴۵۷، کنز العمال ۵/۱۷۷)

نمبر ۵:

حضرت ابوحزن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ جنا لوگوں نے اس پر زنا کا الزام لگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے رجم کا ارادہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا اور اسکا حمل میں رہنا اور اسکا دودھ چھوڑنا تیس مہینوں میں ہے اور دودھ چھڑانے کی مدت دو برس کی ہے خدا فرماتا ہے کہ وفصالہ فی عامین لہٰذا چوبیس ماہ دودھ چھڑانے کے اور چھ ماہ حمل کے پورے تیس ہوئے

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا ارادہ ترک کر دیا اور فرمایا لولا علیؓ لھلك عمر اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(۴۴۲/۷ سنن کبریٰ) (۴۷۴/۲ الاستیعاب) (۲۵۲/۲ الریاض)

نمبر۶:

ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں خنثیٰ کی میراث کا مسئلہ پیش ہوا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھ بھیجا آپ نے جواب دیا کہ اسکی پیشاب گاہ کی رو سے اسے میراث ملے گی یعنی اگر مرد کی طرف پیشاب کرتا ہے تو مرد کی میراث ملے گی اور اگر عورت کی طرح پیشاب کرتا ہے تو عورت کا ترکہ ملے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا الحمد اللہ ہمارا مخالف بھی دینی معاملات میں ہم سے استفسار کرتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ۱۷۲)

نمبر۷:

ایک یہودی کی داڑھی بہت مختصر تھی ٹھوڑی پر چند گنتی کے بال تھے جبکہ حضرت علی کی داڑھی مبارک بڑی گھنی اور بھاری تھی ایک دن وہ یہودی کہنے لگا اے علی تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن میں جمیع علوم ہیں اور تم باب مدینۃ العلم ہو بتاؤ قرآن میں تمہاری گھنی داڑھی اور میری مختصر داڑھی کا بھی ذکر ہے حضرت علی نے جواب دیا خدا فرماتا ہے۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا

اور جو زمین عمدہ وزرخیز ہے اسکی پیداوار اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکلتی ہے جو زمین خراب ہے اس سے پیداوار نہیں نکلتی مگر قلیل اور گھٹیا اے یہودی وہ اچھی زمین میری ٹھوڑی ہے اور خراب اور بنجر زمین تمہاری ٹھوڑی ہے۔ (۱۶۹ مرتضیٰ)

Marfat.com

نمبر ۸:

ایک مرتبہ ایک یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ کے نبی نے فرمایا ہے۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے تو بتاؤ کہ کونسی مخلوق انڈے دیتی ہے اور کونسی مخلوق بچے دیتی ہے آپ نے فرمایا جس مخلوق کے کان پوشیدہ ہیں وہ انڈے دیتی ہے جس مخلوق کے کان باہر ظاہر ہیں وہ بچے دیتی ہے اب تو جا کر دیکھتا پھر کہ کس مخلوق کے کان ظاہر ہیں اور کس کے کان پوشیدہ ہیں۔

نمبر ۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اتفاق سے دونوں کے ہاں ایک ہی رات میں ایک ہی جگہ دو بچے ہوئے ایک کے ہاں لڑکی اور دوسرے کے ہاں لڑکا رات اندھیری تھی بعدازاں دونوں میں اختلاف پیدا ہوگیا کہ لڑکی کس کی ہے اور لڑکا کس کا ہے ہر ایک یہی کہتی تھی کہ لڑکا اس کا ہے یہاں تک کہ وہ اختلاف جھگڑے کی صورت اختیار کر گیا آخر دونوں عورتیں آپکی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا دونوں اپنا دودھ نکال کر لائیں جب وہ لائیں تو آپ نے دونوں کا دودھ وزن کیا جس کا دودھ وزنی نکلا اس کو لڑکا دے کر فرمایا یہ بچہ اسکا ہے کسی نے کہا کہ یہ مسئلہ آپ نے کہاں سے نکالا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ لڑکوں کے واسطے لڑکیوں سے دگنا ہے۔

بیشک اللہ نے مرد کو ہر چیز میں فضیلت دی ہے یہاں تک کہ غذا میں

Marfat.com

بھی۔ (۱۶۲ نزہۃ المجالس)

نمبر ۱۰:

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم مال سے بہتر ہے کیونکہ:

ا: علم انبیاء کی میراث ہے اور مال فرعون کی۔

ب: مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے اور علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔

ج: مال حفاظت کرنے والے کا محتاج ہے اور علم علم والے کی حفاظت کرتا ہے۔

د: جب کوئی مرتا ہے تو مال دنیا میں چھوڑ جاتا ہے اور علم صاحب علم کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

ن: مال کافر مومن دونوں کو ملتا ہے اور علم صرف مومن کو ملتا ہے۔

و: مالدار کے محتاج کم اور علم والے کے سبھی محتاج ہوتے ہیں۔

ے: علم پلصراط پر تقویت کا موجب ہوگا اور مال گزرنے سے روکے گا۔

(تفسیر کبیر)

نیز دنیا کا مال زمین سے نکلتا ہے اور علم سینہ مصطفٰی سے نکلا ہے اور سینہ مصطفٰی زمین سے کہیں بہتر ہے لہٰذا علم مال سے کہیں بہتر ہے۔

نمبر ۱۱:

ایک مضر نامی آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے آپ سے چند سوالات دریافت کئے آپ نے تسلی بخش جوابات دئے ملاحظ فرمائیں سوالات اور جوابات۔

سوال: خدا کا بھیجا ہوا کون ہے جو نہ انسان ہے نہ ہی جن نہ ہی وہ فرشتہ ہے اور نہ چوپایہ اور نہ درندہ ہے۔

Marfat.com

جواب: وہ ایک کوا ہے جس کے بارے میں قرآن نے فرمایا فبعث اللہ غراباً خدا نے ایک کوا بھیجا۔

سوال: وہ کون تھا جس نے کھایا تو بہت لیکن پیا کچھ نہیں۔

جواب: وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا تھا جس نے جادوگروں کے تمام سانپ تو کھا لئے لیکن پانی کا گھونٹ تک نہ پیا۔

سوال: وہ کونسی عورت ہے جس نے تین گھڑیاں میں بچے کو جنم دیا۔

جواب: وہ حضرت مریم ہے جو ایک گھڑی میں حاملہ ہوئیں دوسری گھڑی میں درد ہوا اور تیسری گھڑی میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا۔

سوال: وہ کون سے دو ساکن ہیں جو کبھی متحرک نہیں ہوئے۔

جواب: وہ دونوں زمین و آسمان ہیں۔

سوال: وہ کون سے دو متحرک ہیں جو کبھی ساکن نہ ہونگے۔

جواب: وہ چاند اور سورج ہیں۔

سوال: وہ کون سے دو محبت کرنے والے ہیں جو کبھی ناراض نہیں ہوئے۔

جواب: وہ جسم اور روح ہیں جو کبھی ایک دوسرے سے ناراض نہیں ہوئے۔

سوال: وہ کون سے دو ناراض ہیں جو کبھی راضی نہیں ہونگے۔

جواب: وہ موت و حیات ہیں جو آپس میں کبھی راضی نہ ہونگے۔

سوال: شئی کیا ہے۔

جواب: وہ بندہ مومن ہے۔

سوال: لاشئی کیا ہے۔

جواب: وہ کافر ہے

سوال: وہ کونسی چیز ہے جو اللہ رحم میں سب سے پہلے پیدا کرتا ہے اور وہ قبر میں

Marfat.com

باقی رہتی ہے۔

جواب: وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ (جامع المعجزات ۱۰۴)

حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ

نمبر ۱:

ایک مرتبہ تین یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے عمر تم اپنے نبی اور ان کے خلیفہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکمران بنے ہو ہمارے کچھ سوالات ہیں اگر آپ نے ان کے جواب دے دئے تو ہم سمجھیں گے کہ اسلام حق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق نبی ہیں اور اگر آپ جواب نہ دے سکے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ اسلام باطل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوال کرو انہوں نے کہا سوال یہ ہیں۔

ا: آسمانوں کے قفل کیا ہیں۔

ب: اور آسمانوں کی کنجیاں کیا ہیں۔

ج: وہ کونسی مخلوق ہے کہ نہ وہ جن ہے نہ انسان مگر اس نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔

ن: وہ کونسی پانچ چیزیں ہیں جو ماں کے رحم سے پیدا نہیں ہوئیں لیکن وہ زمین پر چلتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سوالات کے جوابات نہ سکے اس پر یہودیوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں اور اسلام باطل مذہب ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا یہودیو ٹھہرو میں ابھی واپس آتا ہوں آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے علی اسلام کی فریاد اسی کیجئے فرمایا کیا ہوا انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھے تشریف لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آپ کو گلے لگایا

Marfat.com

اور فرمایا اے علی ہر مشکل میں آپکی طرف رجوع کیا جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے فرمایا اپنے سوال شروع کرو انہون نے اپنے سوالات دہرائے آپ نے فرمایا میرے نبی نے مجھے علم کے ایک ہزار ارباب سکھائے ہیں اور ہر باب سے میرے لئے علم کے ایک ہزار ارباب کھلے ہیں آپ نے فرمایا میری ایک شرط ہے کہ اگر میں نے تمہارے سوالوں کے جوابات دے دئے تو تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے آپ نے پہلے سوال کا جواب یہ دیا کہ۔

ا: آسمانوں کے قفل شرک ہے جب آدمی شرک کرتا ہے تو اس کے اعمال آسمان پر نہیں چڑھتے

ب: آسمانوں کی کنجیاں یہ ہیں کہ اس بات کی گواہی دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

یہودیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا اس جوان نے سچ کہا ہے۔

ج: آپ نے فرمایا وہ قبر جو اپنے ساکن کو سیر کراتی رہی وہ حضرت یونس علیہ السلام کہ مچھلی ہے جس کے پیٹ میں آپ موجود تھے اور اس نے سات سمندروں کی سیر کرائی۔

د: فرمایا وہ مخلوق جو نہ انسان ہے نہ جن لیکن اس نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی ہے خدا فرماتا ہے۔

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَاأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانَ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں اپنے ہلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں بے خبری میں روند نہ ڈالیں۔

ن: فرمایا وہ پانچ چیزیں جو ماں کے رحم سے پیدا نہیں ہوئیں اور زمین پر

Marfat.com

پلتی ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا علیہا السلام حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیے میں ذبح ہونے والا دنبہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو سانپ بن کر زمیں پر چلتا تھا اس پر دو یہودی مسلمان ہو گئے تیسرے نے کہا میرا ایک سوال اور ہے وہ یہ ہے کہ گزشتہ زمانے میں وہ کون لوگ تھے جو تین سو نو سال کے بعد زندہ ہوئے آپ نے فرمایا وہ اصحابہ کہف تھے اس پر تیسرا بھی مسلمان ہو گیا۔ (۳۹ النطق المفہوم)

نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم کے پاس ہوتے ہیں مگر ہم نہیں ہوتے اور کبھی ہم ہوتے ہیں آپ نہیں ہوتے آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپ کو جوابات معلوم ہوں تو بتاں دیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوالات کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے حالانکہ وہ اس کا کوئی سلوک نہیں دیکھتا اسکی کیا وجہ ہے اور کسی سے عدوات ہوتی ہے حالانکہ اس نے اس سے کوئی برائی نہیں دیکھی اسکی کیا وجہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحیں جمع شدہ لشکر ہیں اور فضا میں ملتی ہیں پھر جن روحوں میں تعارف ہو جاتا ہے ان میں محبت ہو جاتی ہے اور جن میں اجنبیت رہتی ہے ان میں دنیا میں اجنبیت رہتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سوال کا جواب ہو گیا دوسرا سوال یہ ہے کہ انسان بات کرتا کرتا بھول جاتا ہے پھر اچانک وہ بات اسے یاد آ جاتی ہے اسکی کیا وجہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رحمت عالم نے فرمایا ہر دل کے لئے چاند کے بادل کی طرح بادل ہوتا ہے پھر جیسے چاند پر

Marfat.com

بادل چھا جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے اور جب ہٹ جاتا ہے تو بات یاد آجاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دو کا جواب ہوگیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیسرا سوال یہ ہے کہ انسان خواب دیکھتا ہے کبھی سچا کبھی جھوٹا اسکی کیا وجہ ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب انسان گہری نیند سوجائے تو اسکی روح عرش تک چڑھتی ہے جو عرش تک بیدار نہ ہوا سکا خواب سچا ہوتا ہے ورنہ خوان جھوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ میں نے موت سے پہلے تینوں سوالوں کا جواب پالیا۔
(۵۳ کتاب الروح)

نمبر ۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف بھیجا وہاں چار آدمی ایک کنویں میں گر کر مر گئے جو شیر کے شکار کے لئے کھودا گیا تھا پہلے ایک گرا اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا وہ گرنے لگا اس نے تیسرے کا ہاتھ پکڑا جب وہ گرنے لگا اس نے چوتھے کا ہاتھ پکڑا اور چاروں کنویں میں گر گئے شیر نے آکر ان سب کو زخمی کر دیا اور اسی کے زخم سے وہ سب مر گئے ان کے ورثاء نے آپس میں جھگڑا کیا یہاں تک کہ قتال کے قریب نوبت پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ کئے دیتا ہوں اگر تم راضی ہوگئے تو وہی فیصلہ ہے ورنہ میں لڑنے سے روکوں گا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر اپنا فیصلہ لے لو آپ نے کنواں کھودنے والوں سے فرمایا ربع ثلث نصف اور ایک پوری دیت جمع کرو پہلے کی ربع دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر تین آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور دوسرے کی ثلث دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر دو آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور تیسرے کی نصف دیت ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر ایک آدمی کو

Marfat.com

ہلاک کیا ہے اور چوتھے کی پوری دیت ہے وہ لوگ اس سے راضی نہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقام ابراہیم کے قریب ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ کرونگا اور چادر کو زانوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھ گے ان میں ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سنایا آپ نے بھی اسی کو نافذ فرمایا۔

(ازالۃ الخلفاء ۲/۵۲۵)(۲/۲۶۴ الریاض النضرۃ)

نمبر۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تین آدمی نے مل کر اونٹوں کا کاروبار شروع کیا جب اونٹوں کی تعداد سترہ تک پہنچی تو ان میں اختلاف پیدا ہوگیا وہ اپنا فیصلہ کرانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا حصہ کتنا کتنا ہے ایک نے کہا کل مال کا آدھا حصہ دوسرے نے کہا کل مال کا تیسرا حصہ اور تیسرے نے کہا کل کا نواں حصہ آپ نے ان سے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دوتو میں ایک اونٹ بیت المال کا شامل کرلوں تا کہ تقسیم آسان ہوجائے انہوں نے اجازت دے دے اب کل اونٹ اٹھارہ ہوگئے پہلے کا حصہ کل مال کا آدھا تھا اس کو آپ نے نو اونٹ دے دئے جسکا مال کا تیسرا حصہ تھا اس کو آپ نے چھ اونٹ دے دیے اور جسکا کل مال کا نواں حصہ تھا اس کو آپ نے دو اونٹ عطا فرمائے یہ کل عطا کردہ سترا ونٹ ہوگئے باقی ایک اونٹ بچ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ بیت المال سے لیا تھا یہ بیت المال کو واپس کردو۔

بانوئے آں تاجدار ھل اتی
مرتضٰی مشکل کشا شیر خدا

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ بحیثیت قاضی

نمبر ۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو نا تجربہ کار ہوں مقدمات کے فیصلے کیسے کروں گا اس پر ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فی صدری وقال اللھم اھد قلبة وثبت لسانه رسول خدا نے اپنا دست کرم میرے سینے پر مارا اور دعا کی اے اللہ اس کے دل کو ہدایت پر قائم فرما اور اس کی زبان کو حق پر ثابت فرما حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم اس وقت سے تا حیات فریقین کے مقدمات کے فیصلے کرنے میں ایک ذرہ کے برابر بھی مجھے غلطی کا شبہ نہیں ہوا۔ (۲/۷۳ خصائص کبریٰ)

جو فلیسوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

نمبر ۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاں خود ماہر قانون تھے درست فیصلے کی بہترین صلاحیت کے حامل تھے وہاں آپ عدلیہ کی بالا دستی کے بھی قائل تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ قاضی وقت نے آپ کے خلاف فیصلہ دیا تو آپ نے خندہ پیشانی سے اسے قبول فرمالیا اس سلسلے میں بطور دلیل یہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

جنگ صفین میں آپکی زرع چوری ہوگئی کچھ عرصہ بعد آپ نے وہ زرع ایک یہودی کے پاس دیکھی آپ نے اس سے مانگی اس نے دینے سے انکار کر دیا

Marfat.com

آپ نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور یہودی قاضی شریح کی عدالت میں مدعی اور مدعالیہ کی حیثیت سے پیش ہوئے قاضی نے گواہی طلب کئے آپ نے اپنے صاحبزادے امام حسن رضی اللہ عنہ اور اپنے غلام قنبر کو بطور گواہ پیش کیا قاضی پر یہ گواہی پیش ہوئی تو اس نے اس گواہی کو رد کر دیا اس کے نزدیک بیٹے اور غلام کی گواہی معتبر نہ تھی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ گواہی قابل قبول تھی آپ نے قاضی سے فرمایا کیا آپ جنتی کی گواہی قبول نہ فرمائینگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

بے شک حضرت امام حسن اور امام حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں

مگر قاضی نے اپنے اجتہاد سے کام لے کر فیصلہ یہودی کے حق میں صادر فرمایا دیا آپ نے قبول فرمالیا یہودی نے اقرار جرم کرلیا اور کہا واقعی زرع آپکی ہے پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا۔

اشھدان لااله الا الله واشھدان محمدا رسول الله۔

اور پھر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ (۱۸۴ تاریخ الخلفاء)

نمبر۳:

ایک مرتبہ سات آدمی اکھٹے سفر پر گئے ایک عرصہ کے بعد سفر سے واپس آئے تو ایک ان میں نہ تھا مفقود کی بیوی نے حضرت علی کے پاس آ کر ان چھ آدمیوں پر اپنے خاوند کے قتل کا الزام لگایا آپ نے ان کو بلایا اور ہر ایک کو الگ الگ مسجد کے گوشوں میں بٹھا کر ایک ایک آدمی ان پر مقرر فرما دیا تا کہ ایک دوسرے کو مل کر بات نہ کرسکیں پھر ان میں سے ایک کو بلا کر اس سے مفقود کا حال

Marfat.com

دریافت کیا اس نے انکار کیا اور کہا ہم نے قتل نہیں کیا اس کے انکار پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اس کے پانچ ساتھیوں نے جب آپکی تکبیر کی آواز سنی تو انہوں نے گمان کیا کہ ان کے ساتھی نے سارے حالات بتا کر قتل کا اقرار کرلیا ہے اس وجہ سے حضرت امیر نے تکبیر بلند کی ہے آپ نے ان کو الگ الگ بلا کر حالات پوچھے سب نے قتل کا اقرار کرلیا کہ جب انکے ساتھی نے اقرار کرلیا ہے تو اب ہمارا انکار مفید ثابت نہ ہوگا وہ پہلا کہنے لگا امیر المومنین انہوں نے اقرار کیا ہے میں نے تو اقرار نہیں کیا آپ نے فرمایا یہ لوگ تیرے ساتھی ہیں اور تیرے فعل پر شہادت دے رہے ہیں ان کی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہیں دے سکتا پس اس نے بھی ان کے ساتھ قتل کا اعتراف کرلیا پھر آپ نے ان پر اللہ کا حکم جاری کیا۔ (۶۷/۱ سفینۂ نوح)

نمبر۴:

حضرت حسن معتمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے پاس آئے اور اس کے پاس سو دینار امانت رکھے اور کہا جب تک ہم دونوں نہ آئیں نہ دینا ایک سال گزرنے کے بعد ان مین سے ایک آیا اور کہا میرا ساتھی مرگیا ہے وہ دینار مجھے دے دو اس عورت نے انکار کیا وہ اس عورت کے گھر والوں کو بلا لایا اور انہوں نے اصرار کر کے دینار دلوادئے پھر سال کے بعد دوسرا آ گیا اور کہا میرے دینار لاؤ اس عورت نے کہا تمہارے ساتھی نے کہا کہ تم مرگئے ہو اس لئے میں نے اس کو دے دئے دونوں کا جھگڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیش ہوا وہ چاہتے تھے کہ اس عورت کے خلاف فیصلہ کریں اور انہوں نے اس عورت سے کہا تو ضامن ہے اس عورت نے کہا میں تم کو قسم دلاتی ہوں تم ہمارا فیصلہ نہ کرو ہمارا

Marfat.com

مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دو آپ نے ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا وہ سمجھ گئے کہ دونوں نے اس عورت کے ساتھ دھوکا کیا ہے آپ نے اس آدمی سے کہا کیا تم نے یہ نہ کہا تھا جب تک ہم دونوں نہ آئیں نہ دینا اس نے کہاہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا مال ہمارے پاس ہے اپنے ساتھی کو لے آؤ تمہارا مال تمہیں دے دیں گے۔

(۲/۲۶۰ الریاض النضرۃ)(۲/۵۲۵ ازالۃ الخلفاء)

نمبر۵:

حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی صبح کا کھانا کھانے بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں جب کھانے لگے تو ایک اور آدمی ادھر سے گزرا اس سے ان دونوں نے کہا بیٹھو کھانا کھالو وہ بیٹھ گیا ان کے ساتھ کھانے لگا تینوں نے سب روٹیاں کھائیں وہ آدمی جب اٹھ کر جانے لگا تو اس نے دونوں کو آٹھ درہم دئے اور کہا میں نے جو کھانا کھایا ہے یہ اس کا عوض ہے دونوں لڑنے لگے پانچ روٹی والے نے کہا پانچ درہم میرے ہیں اور تین درہم تیرے ہیں تین روٹی والے نے کہا میں تو برابر لوں گا اور دونوں نے اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور اپنا حال بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین روٹی والے سے فرمایا اسکی روٹیاں زیادہ تھیں وہ تمہیں تین درہم دیتا ہے لے لو اس نے کہا میں اس سے راضی نہیں اس نے کہا میں انصاف چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو انصاف پسند ہے تو تیرا حصہ ایک درہم ہے اور اس کے سات ہیں اس نے کہا وہ کیسے ذرا مجھے سمجھا دیجئے آپ نے فرمایا آٹھ روٹیوں کی چوبیس تہائیاں ہوئیں جن کو تم تینوں نے مل کر کھایا اور یہ معلوم

Marfat.com

نہیں کہ کسی نے کتنا کھایا اس لئے سب برابر سمجھے جائیں گے آپ نے فرمایا تیری نوتہاں تھیں تو نے آٹھ کھائیں ایک باقی رہی اور تیرے ساتھی کی پندرہ تہائیاں تھیں جس میں سے آٹھ اس نے کھائیں اور سات باقی رہی اس آدمی نے تیری ایک تہائی اور اسکی سات تہائیاں کھائیں اس لئے تجھے ایک درہم ملے گا اور اس کو سات درہم ملیں گے اس نے کہا یا امیر المومنین اب میں راضی ہوں۔

(۲/۵۲۳ ازالۃ الخلفاء)(۲/۲۶۳ الریاض النضرۃ)

شجاعت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

نمبر ۱:

شاہ ولی اللہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب میں کفار نے خندق کی جگہ کو تلاش کیا اور اپنے گھوڑوں کو چمکا کر خندق اور مقام سلع کے درمیان پہنچ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ چند مسلمانوں کے ساتھ ان کو روکنے کے لئے چلے یہاں تک اس کنارے کو جس سے وہ گھسے تھے لے لیا اور کفار کے سوار ان کی طرف جھکے عمرو بن عبدود نے غزوہ بدر میں جنگ کی تھی یہاں تک کہ سخت زخمی ہوگیا تھا اور غزوہ احد میں شریک نہ ہوا غزوہ خندق میں نشان لگا کر نکلا تا کہ لوگ اس کو پہچانیں اور اس نے اپنے گھوڑے کو ٹھہرا کر آواز دی کہ کون سامنے آتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکے مقابلے کو گئے اور کہا اے عمرو تو نے خدا سے عہد کیا تھا کہ قریش میں سے جو دو باتیں پیش کریگا ان میں سے ایک کو ضرور مان لونگا عمرو نے کہا ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں خدا اور رسول پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں اس نے کہا مجھے اسکی ضرورت نہیں آپ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو اتر کر لڑے اس نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے میں تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا آپ نے فرمایا

Marfat.com

بخدا میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں اس بات سے وہ غصے میں آ گیا اور اپنے گھوڑے سے اتر کر اسکی ٹانگ کاٹ دی اور اس کے چہرے پر مارا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور دونوں میں لڑائی ہونے لگی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا اور سواران کفار بھاگ گئے یہاں تک کہ خندق پھاند پھاند کر نکل گئے۔

اس جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے جو عقل سے ماوراء ہیں یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ اَعْمَالِ اُمَّتِیْ اِلَی يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

جنگ خندق کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائی میری امت کے تا قیامت نیک اعمال سے افضل ہے۔ (۲/۱۷۱ مدارج النبوت)

نمبر۲:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مقام پر قلعہ قموص فتح کرنے کے لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا انہوں نے مقابلہ کیا اور واپس چلے آئے اور فتح نہ ہوا حالانکہ انہوں نے بہت کوشش کی تھی پھر دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا انہوں نے بھی بہت جدوجہد سے مقابلہ کیا لیکن وہ قلعہ فتح نہ ہوا پھر آپ بھی واپس چلے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

کل یہ جھنڈا میں ایسے آدمی کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا جو

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو لوگ اس اُمید پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا مگر آپ نے پوچھا کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی آنکھیں دکھتی ہیں آپ نے فرمایا کوئی جائے ان کو بلا کر لے آئے چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ اچھی ہوگئیں گویا کہ دکھتی ہی نہیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے اللھم اذھب عنہ الحر والبرد یا اللہ ان سے گرمی سردی دور فرمادے کیونکہ ان دونوں خیبر کے مقام پر سخت گرم ہوا چلتی تھی ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گرم موسم میں روئی کا لباس پہنتے تھے اور موسم سرما ہیں باریک لباس زیب تن فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی زرع پہنائی اور اپنی تلوار ذوالفقار میان میں ڈال کر آپ کو عطا فرمائی فرمایا واپس نہیں آنا جب تک قلعہ فتح نہ ہو جائے آپ نے فرمایا اس وقت تک ان سے جنگ کرو جب کہ وہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جھنڈا لے کر چلے اور آپ نے وہ جھنڈا قلعہ کی دیوار کے ساتھ ایک تودہ سنگریزہ پر گاڑ دیا دیوار پر سے ایک یہودی نے پوچھا کہ جھنڈے والے تیرا نام کیا ہے آپ نے فرمایا میرا نام علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے اس یہودی نے اپنی قوم سے کہا کہ تورات کی قسم آج تم مغلوب ہو جاؤ گے یہ مرد قلعہ فتح کئے بغیر واپس نہ جائیگا کیونکہ اس نے توریت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے بارے میں پڑھ رکھا تھا اس قلعہ سے باہر سب سے پہلے حارث نکلا اور یہ مرحب کا بھائی تھا اور اس کے نیزے کی انی کا وزن تین من تھا وہ

Marfat.com

آتے ہی لڑنے لگا اور اس نے چند مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے میں آئے اور پہلے ہی وار میں آپ نے اسے واصل جہنم کر دیا جب مرحب نے اپنے بھائی کو قتل ہوتے دیکھا تو اسلحہ سے لیس ہو کر آپ کے مقابلے میں آیا اور مرحب براقوی الجثہ اونچے قد کا دلاور اور بہادر تھا اور طاقت میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا وہ رجز کہتا ہوا آیا کسی مسلمان کا حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ اس کے مقابلے میں جائے اس کے رجز کا مطلب یہ تھا کہ اہل خیبر خوب جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یوں دیا انا الذی سمتنی امی حیدرۃ۔

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے علامہ زرقانی نے اسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ مرحب نے اس رات خواب دیکھا تھا کہ ایک شیرا سے پھاڑ رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بذریعہ کشف اس بات کا علم ہو گیا مرحب نے جب حیدر کا لفظ سنا تو وہ کانپ اٹھا اور اسکی بہادری کا سارا نشہ کافور ہو گیا۔ (۲/۲۲۴ زرقانی)

مرحب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وار کرنا چاہا لیکن آپ نے پیش دستی فرما کر اس پر ایسا وار کیا کہ آپکی تلوار نے سر سے لے کر زین تک اس کے دو ٹکڑے کر کے اس کو واصل جہنم کر دیا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کا قتل عام شروع کر دیا اور یہودیوں کے سات بہادر مار ڈالے باقی بھاگ گئے آپ نے ان کا پیچھا کیا اسی اثناء میں ایک دشمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور ڈھال آپ کے ہاتھ سے گر پڑی ایک یہودی وہ ڈھال لے کر دوڑ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا آپ نے جست لگا کہ خندق کو پار کیا اور قلعہ کے آہنی دروازے کا ایک کواڑ پکڑ کر اکھاڑا اور اس کو بطور ڈھال استعمال کیا۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کواڑ اکھاڑا تو قلعہ [illegible]

Marfat.com

آ گیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا چار پائی سے نیچے گر پڑیں۔

زلزلے جن کے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
بجلیوں کے آشیانے جنکی تلواروں میں تھے

(۲/۳۲۲ مدارج النبوت)

خیبر میں لڑائی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو اس زور سے تلوار ماری کہ وہ اس کو کاٹتی ہوئی زمین میں دھنس گئی جب آپ نے اس کو کھینچا تو اس کے ساتھ ہی زمین سے ایک چشمہ نکلا جواب تک جاری ہے اسکا پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہے اس چشمے کا نام عین العلی ہے۔ (۱۸۸ راہ عقیدت)

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا ودریا
سمٹ کر پہاڑ انکی ہیبت سے رائی

نمبر۳:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ کی شجاعت اور بہادری کی شہرت دور دراز پھیلی مرحب کو بھی خبر پہنچی کہ مدینہ میں ایک علی نامی پہلوان آیا ہے وہ آپ کو دیکھنے کے لئے مدینہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اتفاق کی بات سب سے پہلے ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اس نے آپ سے پوچھا اے جوان سنا ہے مدینہ میں ایک علی نامی پہلوان آیا ہے مجھے اس سے ملنا ہے بتاؤ وہ کہاں رہتا ہے آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا کام ہے اور تو کون ہے اس نے کہا کہ:

Marfat.com

پہلواں خیبر کا ہوں مرحب میرا نام ہے
کل عرب میں چرچا میرے کرتبوں کا عام ہے
حیدر کرار کو نیچا دکھانے کے لئے
آ گیا ہوں میں اسے کشتی دکھانے کے لئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب سے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ اس نے کہا وہ کیوں آپ نے فرمایا تم علی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس نے کہا یہ تو میدان بتائے گا کہ میں اس سے کشتی لڑ سکتا ہوں یا نہیں مجھے تم صرف اس کا پتہ بتا دو آپ نے فرمایا میں نے کہہ دیا نا کہ تم اس سے کشتی نہیں لڑ سکتے اس نے پوچھا وجہ آپ نے فرمایا۔

تو علی سے لڑ سکے تیرا غلط انداز ہے
کفر کی پدی ہے تو اسلام کا وہ باز ہے
تو علی سے لڑ سکے تیری عقل کا پھیر ہے
کفر کی تولومڑی اور وہ خدا کا شیر ہے

مرحب نے پھر اصرار کیا کہ مجھے علی کے گھر کا راستہ بتاؤ آپ نے دیکھا کہ یہ مانتا نہیں آپ نے فرمایا علی سے کشتی بعد میں لڑنا پہلے مجھ سے کشتی کرو اگر تم نے مجھے گرا لیا تو سمجھ لو کہ تم علی کو بھی گرا لو گے اس نے کہا تو چھوٹے سے قد کا جوان ہے اگر میں نے تجھے گرا لیا تو میری کون سی نیک نامی ہو گی میرا راستہ چھوڑ دو اور مجھے علی کا پتہ بتا دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اگر طاقت ہے تو چھڑا لو اس نے بڑا زور لگایا لیکن ہاتھ نہ چھڑا سکا آخر کار کہنے لگا میں تم سے کشتی لڑتا ہوں کشتی ہوئی آپ نے پہلے حملے میں اسے گرا لیا اس نے کہا مجھ سے دھوکا ہوا ہے دوبارہ آؤ آپ نے دوبارہ بھی گرا لیا اور اس کی چھاتی پر بیٹھ گئے۔

Marfat.com

قول و کردار کو یک رنگ بنا دیتے ہیں
ہم جو کہتے ہیں وہی کر کے دکھا دیتے ہیں

اس نے نیچے سے پکار کر کہا۔

یہ شکستِ فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے
دل یہ کہتا ہے کہ تو خود حیدر کرار ہے

کرامات

نمبر۱:

روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے اور گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو قرآن کی تلاوت شروع فرماتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو کلام مجید ختم کر لیتے تھے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ گھوڑے، پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن ختم کر لیتے تھے۔

(شواہد النبوت ۲۸۰)

نمبر۲:

حضرت اصبغ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کا گزر اس مقام سے ہوا جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر بننے والی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اس جگہ ان کے اونٹ ٹھہریں گے اس جگہ ان کے پالان رکھے جائیں اور اس جگہ ان کا خون بہایا جائے گا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چند نوجوان یہاں شہید ہوں گے جن پر زمین و آسمان روئیں گے۔

(ازالۃ الخفاء ۲/۵۳۳)

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ میدان کربلا میں پہنچا تو آپ نے فرمایا۔

اترو مسافرو کہ سفر ہو چکا تمام
کوچ اب نہ ہوگا حشر تلک ہے یہی مقام
منزل یہی زمیں ہے یہی مشہد امام
اونٹوں سے بار اتار کر برپا کرو قیام
بستر لگاؤ شوق سے اس ارض پاک سے
آل نبی کا خوں بہے گا اسی خاک پر

نمبر۳:

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کے قبرستان میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا اے قبروں والو السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا تو تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ یا ہم تم کو بتائیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے یہ آواز سنی یا امیر المومنین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ہمیں بتائیں ہمارے بعد کیا ہوا آپ نے فرمایا تمہاری بیویوں نے نکاح کر لئے تمہارے مال تقسیم کر لئے گئے تمہاری اولاد یتیموں کے زمرے میں شمار کر لی گئی اور وہ مکانات جن کو تم نے بنایا تھا ان میں تمہارے دشمن رہنے لگے یہ تو ہمارے ہاں کی خبریں ہیں تمہارے ہاں کی کیا خبریں ہیں ایک مردے نے جواب دیا کفن پھٹ گئے بال بکھر گئے کھالیں پراگندہ ہو چکیں آنکھیں رخساروں پر بہہ پڑیں ہیں ناک کے نتھنوں سے پیپ بہہ رہی ہے جو کچھ کیا تھا پالیا جو چھوڑ دیا اس کا خسارہ اٹھایا۔ (جمال الاولیاء ۶۵)

Marfat.com

نمبر۴:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز صہبا میں پڑھی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لئے بھیج دیا جب وہ واپس آئے تو آپ نے نماز عصر پڑھ لی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھا اور خواب استراحت میں جلوہ فرما ہوگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرکت نہیں کی یہاں تک آفتاب غروب ہوگیا نبی کریم نے دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَلِیًّا فِیْ طَاعَتِكَ وَطَاعَتِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ۔

یااللہ بے شک علی تری اور ترے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سورج واپس ہوا یہاں تک کہ پہاڑوں اور زمین پر دھوپ نکلی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے آرا چلنے کی آواز سنی سورج واپس آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی سورج پھر غروب ہوگیا۔ (طبرانی کبیر ۴۷۔۱۴۴/۲۴)

نمبر۵:

ایک حبشی غلام نے چوری کی۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے پوچھا تم نے چوری کی ہے اس نے اقرار کرلیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر اس سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابن الکوء ملے تو ابن الکواء نے پوچھا تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے اس نے جواب دیا امیر المومنین داماد رسول شوہر بتول سردار مسلمین نے انہوں نے کہا انہوں نے تیرا ہاتھ کاٹا ہے اور تو ان کی تعریف کرتا ہے اس نے کہا میں آپ کی تعریف کیوں نہ کروں انہوں نے میرا ہاتھ حق کے ساتھ کاٹا ہے اور مجھے دوزخ سے بچایا ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ

Marfat.com

ساری باتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا دیں آپ نے اس حبشی کو بلایا اور اس کا ہاتھ اس پہنچے پر رکھ کر رومال سی ڈھانپ دیا اور دعائیں فرمائیں ہم نے آسمان سے ایک آواز سنی کہ چادر کو ہاتھ پر سے اٹھا لو ہم لوگوں نے اس کے ہاتھ سے چادر اٹھائی تو اس کا ہاتھ بفضل خدا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی برکت سے درست ہو چکا تھا۔ (تفسیر کبیر ۴۷۹/۵)

نمبر ۶:

مشرکوں نے تین سو ساٹھ بت کعبہ کے گرد اور اس کی چھت پر رکھے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ اس چھڑی سے ان بتوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلَ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقاً۔ حق آ گیا باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے ہی والی چیز ہے۔

اس پر بت گرتے چلے گئے کچھ بت مضبوطی کے ساتھ کعبہ کی چھت پر نصب تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے کندھوں پر چڑھ کر ان کو نیچے گرا دیں ایک روایت میں ہے کہ وہ ھبل بت تھا۔ لیکن نبی کریم نے فرمایا اے علی یہ نبوت کا بوجھ ہے برداشت نہ کر سکو گے تم میرے کندھوں پر آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر چڑھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ تمہاری کیا کیفیت ہے عرض کی تمام حجابات دور ہو گئے ہیں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرا سر ساق عرش تک پہنچ گیا ہے اور میں جس کو چاہوں پکڑ سکتا ہوں فرمایا اے علی تیرے لئے خوشخبری ہے کہ تو نیک کام کر رہا ہے۔ اور میرا حال بھی عمدہ ہے کہ میں نے حق کا بوجھ اٹھا رکھا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ھبل بت کو نیچے گرا کر چھلانگ لگا کر زمین پر آئے اور مسکرانے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ دریافت فرمائی

Marfat.com

عرض کی میں نے اتنی بلندی سے چھلانگ لگائی ہے اور مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی فرمایا اے علی تجھے چوٹ کیسے لگ سکتی ہے کہ تجھے اٹھانے والا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اتارنے والا جبریل امین علیہ السلام ہے۔ (مدارج النبوت ۲/۳۸۴)

تیرے آنے سے اصنام حرم ٹوٹ گئے
تیرا وہ رعب کہ شہ زوروں کے دم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
ہو گئیں زندگیاں ختم قلم ٹوٹ گئے

❀❀❀

Marfat.com

شان اہلبیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل اہلبیت

خدا فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً۔

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور کرے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

اہلبیت کی تین اقسام ہیں۔

ا: اہلبیت سکنی:

وہ نفوس قدسیہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سکونت پذیر ہوئے مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جن کے بارے میں متذکرہ آیت نازل ہوئی نیز قرآن میں اہل کا لفظ نبی کی زوجہ کے متعلق استعمال ہوا ہے خدا فرماتا ہے جب فرشتوں نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو حضرت اسحاق علیہ السلام اور اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں بوڑھی ہوں میرا خاوند بوڑھا ہمارے ہے ہاں بچہ کیسے پیدا ہوگا تو فرشتوں نے کہا۔

قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Marfat.com

فرشتے بولے کیا اللہ کے کام سے تعجب کرتی ہے اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں تم پر اے گھر والو بیشک وہی ہے رب خوبیوں والا عزت والا

یہاں اہل کا لفظ حضرت سارہ پر استعمال ہوا ہے جو اللہ کے جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی ہیں۔

منافقین مدینہ نے جب حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تو اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَوَاللّٰہُ مَاعَلِمْتُ عَلَی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا (بخاری شریف)

خدا کی قسم میں اپنی اہلیہ کے بارے میں یہی جانتا ہوں کہ وہ بھلائی پر ہے یعنی پاکدامنہ ہے۔

یہاں اہل کا لفظ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں استعمال ہوا ہے پس ثابت کہ حضور کی بیویاں حضور کے اہلبیت میں شامل ہیں بلکہ علامہ محمود آلوسی بغدادی نے لکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہِ)الخ فِیْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً (۱۲/۱۳ روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آیۃ کریمہ انما یرید اللہ ..... الخ نبی کریم کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی خاص کر اور خاصہ کی تعریف یہ ہے کہ

خَاصَّۃَ الشَّیْءِ مَایُوْجَدَ فِیْہِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ۔

کسی شے کا خاصہ وہ ہے جو اسی میں پایا جائے اس کے غیر میں نہ پایا جائے۔

پس معلوم ہوا کہ نبی کی ازواج بن کے اہلبیت میں یقیناً داخل وشامل ہیں۔

Marfat.com

ب: اہل بیت نسبی:

اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی اولاد شامل ہیں مثلاً:

حدیث نمبر۱:

حضرت ابوالسید الساعدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوالفضل کل تم اور تمہارے بیٹے اس وقت تک گھر سے باہر نہ آجائیں جب تک میں نہ آجاؤں مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے انہوں نے آپ کا انتظار کیا آپ دن چڑھے تشریف لائے آپ نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب میں کہا وعلیکم السلام رحمۃ اللہ علیہ آپ نے دریافت کیا تم نے کس حال میں صبح کی عرض کی ہم نے خدا کی تعریف میں اچھی صبح کی پھر انہوں نے عرض کی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے کس حال میں صبح کی فرمایا میں نے خدا کی تعریف میں اچھی صبح کی پھر آپ کے قریب ہو گئے آپ نے ان پر اپنی چادر ڈالدی اور دعا کی۔

اے میرے رب یہ میرا چچا ہے اور میرے باپ کی جگہ ہے اور یہ میرے اہلبیت ہیں ان کو جہنم سے چھپا لے جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپالیا ہے اس پر دروازے کی کنڈی اور گھر کی دیواروں سے تین مرتبہ آمین کی آواز آئی۔ (طبرانی کبیر ۲۶۳/۱۹) (دلائل النبوت ۶/۱۷۱) (۲/۷۲ اسد الغابہ)

حدیث نمبر۲:

حضرت یزید بن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور حصین سبرہ اور عمر بن مسلمہ مل کر زید بن ارقم کے پاس گئے حصین کہنے لگے اے زید آپ کو تو بہت سے

Marfat.com

بھلائیاں مل گئیں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ کی احادیث سنیں آپ کے ساتھ جہاد کئے آپ کی اقتدار میں نمازیں پڑھیں عرض آپ نے بہت خیرو برکت پالی اچھا ہمیں کوئی حدیث تو سناؤ آپ نے فرمایا بھتیجے اب میری عمر بڑی ہوگئی ہے حضور کا زمانہ دور ہوگیا بعض باتیں ذہن سے جاتی رہیں اب تو ایسا کرو جو باتیں میں ازخود بیان کروں انہیں قبول کرلو ورنہ مجھے تکلیف نہ دو سنو مکے اور مدینے کے درمیان ایک پانی کی جگہ پر جسے خم کہا جاتا ہے حضور نے کھڑے ہر کر ہمیں خطبہ سنایا اللہ کی حمد وثناء اور وعظ نصیحت کے بعد فرمایا میں ایک انسان ہوں بہت ممکن ہے کہ میرے پاس رب کا قاصد آئے اور میں اسکی مان لوں میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں پہلی تو کتاب اللہ جس میں ہدایت ونور ہیں تم اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو پھر تو آپ نے کتاب اللہ کی بڑی رغبت دلائی اور اسکی طرف ہمیں خوب متوجہ کیا پھر فرمایا میں تمہیں اپنی اہلبیت کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں تین مرتبہ یہی کلمہ ارشاد فرمایا حصین نے زید سے پوچھا آپکے اہلبیت کون ہیں کیا آپکی بیویاں آپ کی اہلبیتنہیں فرمایا آپ کی بیویاں تو آپ کی اہلبیت ہی ہیں لیکن آپ کے اہلبیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ کھانا حرام ہے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا آل علی آل عقیل آل جعفر اور آل عباس پوچھا کیا ان پر صدقہ حرام ہے کہاہاں۔ (۲/۱۴۸ سنن کبریٰ)

ج: اہلبیت ولادتی: حدیث ۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے خاوند اور بیٹوں کو بلاؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کو لے کر آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنی چادر ڈالی اور یہ چادر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نیچے تھی اور ان کو خیبر سے ملی تھی پھر فرمایا۔

Marfat.com

اے اللہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔ (۳/۵۳ طبرانی کبیر)

حدیث نمبر۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سیاہ نقش دار کمبل اوڑھے باہر تشریف لائے آپ کی خدمت میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آئے آپ نے ان کو کمبل کے اندر بٹھالیا پھر امام حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی کبل کے اندر بٹھالیا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں ان کو بھی کمبل کے اندر بٹھالیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی کمبل میں داخل کرلیا اور یہ آیت پڑھی۔

انمایرید اللہ.....الخ (مشکوٰۃ باب مناقب اہلسنت)

حدیث ۳:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حریرے کی بھری پتیلی لے کر آئیں آپ نے فرمایا اپنے میاں کو اور اپنے دونوں بچوں کو بھی بلالاؤ چنانچہ وہ بھی آگئے اور کھانا شروع ہوا آپ اپنے بستر پر تھے خیبر کی ایک چادر آپ کے نیچے تھی میں حجرے میں نماز ادا کر رہی تھی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی انما یرید اللہ.....الخ پس حضور نے ان کو چادر اڑھادی اور چادر میں سے ایک ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ دعا کی یا اللہ یہ میری اہلبیت اور حمائتی ہیں تو ان سے ناپاکی دور کر اور انہیں طاہر کر میں نے اپنا سر گھر میں سے نکال کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ کے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا یقیناً تو بہتری کی طرف ہے فی الواقع تو خیر کی طرف ہے۔

(۳/۵۴ طبرانی) (۴/۲۲ تفسیر ابن کثیر) (۸/۲۹۸ طبرانی اوسط)

Marfat.com

حدیث نمبر۴:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ان کے سامنے آیا آپ نے فرمایا آیۂ تطہیر تو میرے گھر میں اتری ہے آپ میرے پاس تشریف لائے اورفرمایا کسی اور کو نہ آنے دینا تھوڑی دیر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اب بھلا میں بیٹی کو باپ سے کیسے روک سکتی تھی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے نواسے کو نانا سے کون روکے جب یہ جمع ہوگئے تو جو چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھے ہوئے تھے اس میں ان سب کو لے لیا اور کہا الٰہی یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے پلیدی دور کر اور انہیں خوب پاک کردے۔ (۴/۱۲۲ ابن کثیر)

حدیث نمبر۵:

شداد بن عمار کہتے ہیں میں ایک دفعہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اس وقت وہاں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا وہ آپ کو برا بھلا کہہ رہے تھے میں نے بھی انکا ساتھ دیا جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھے واثلہ نے کہا تو نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے میں نے کہا میں نے بھی سب کی زبان میں زبان ملائی ہے تو فرمایا سن میں نے جو دیکھا تمہیں سناتا ہوں ایک مرتبہ میں علی کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں گئے ہوئے ہیں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں دونوں نواسوں کو اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور ایک کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی انما یرید اللہ اور فرمایا اے اللہ یہ ہیں میرے اہلبیت۔ (۴/۲۲ تفسیر ابن کثیر)

ان پانچواں احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ کی اولاد آپ کے اہل بیت

Marfat.com

ولادتی ہیں۔

اب تک کی بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین حضرت جعفر حضرت عقیل اور حضرت عباس اور انکی اولاد حضور کے اہل بیت میں شامل ہیں اور انہیں نفوس قدسیہ کے بارے میں ارشادات نبوی ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر۱: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْداً: جو آل محمد کی محبت میں مرا شہید کی موت مرا۔

حدیث نمبر۲: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔ جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ بخشا ہوا مرا۔

حدیث نمبر۳: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِباً: جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ توبہ پر مرا۔

حدیث نمبر۴: مَنْ مَاتَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِناً مُسْتَكْمِلَ الْاِيْمَانِ: جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ کامل ایمان پر مرا۔

حدیث نمبر۵: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَّ نَكِيْر۔

جو آل محمد کی محبت میں مرا اس کو عزرائیل جنت کی بشارت دیتے ہیں اور پھر منکر اور نکیر بھی۔

مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا.....

(طبرانی اوسط ۱۴/۵)

جو ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ قیامت کے روز اسے یہودی کر کے اٹھائے گا۔

Marfat.com

حدیث نمبر۶: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّةِ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا۔

جو آل محمد کی محبت پر مرا اس کو اس طرح سجا کر جنت کی طرف لے جائیں گے جیسے دلہن کو خاوند کے گھر لے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر۷: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَی الْجَنَّةِ۔

جو آل محمد کی محبت میں مرا اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

حدیث نمبر۸: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ حَبَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ مَزَارَ مَلَائِکَتِهِ الرَّحْمَةِ۔

جو آل محمد کی محبت میں مرا تو اس کی قبر کو اللہ رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دے گا۔

حدیث نمبر۹: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّتِ وَالْجَمَاعَتِ۔

جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ اہل سنت و جماعت ہو کر مرا۔

حدیث نمبر۱۰: مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَتِ مَکْتُوْباً بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

جو بغض آل محمد پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

حدیث نمبر۱۱: مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِراً۔

جو آل محمد کے بغض پر مرا کافر ہو کر مرا۔

Marfat.com

حدیث نمبر۱۲: مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

جو بغض آل محمد پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

(تفسیر کبیر ۳۹/۷، تفسیر قرطبی ۱۶/۲۳)

اس وقت روئے سخن اہل بیت ولادتی یعنی علی المرتضٰی حضرت فاطمہ حضرت امام حسین اور حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کی طرف ہے ان حضرات سے متعلق سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر۱: حضرت ابوفاختہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور رات کو ہمارے ہاں سوئے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سوئے ہوئے تھے رات کو امام حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ایک مشکیزے سے پیالے میں پانی لائے امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی پانی مانگا لیکن آپ نے وہ پانی پہلے حسن کو دیا امام حسین کو نہیں دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابا جان شاید آپ امام حسن سے محبت زیادہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسی بات نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ حسن نے پانی پہلے مانگا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ:

اِنِّیْ وَاِیَّاكِ وَهٰذَانِ وَهٰذَا الرَّاقِدُ يعنى عَلِيًّا فِیْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

میں اور تو اور یہ دونوں یعنی امام حسن وامام حسین اور علی قیامت کے دن ایک جگہ ہوں گے۔

(مسند ابی یعلیٰ ۲/۳۶، طبرانی کبیر ۳/۴۱، اسد الغابہ ۵/۲۶۹، بزار ۲/۲۴۵)

حدیث نمبر۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَنَا وَاَنْتَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنُ وَذَرَارِيْنَا

Marfat.com

خَلْفَ ظُهُوْرِنَا وَاَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِيْنَا وَشِيْعَتُنَا عَنْ اَيْمَانِنَا وَعَنْ شَمَائِلِنَا۔

ہم چاروں جنت میں پہلے داخل ہوں گے میں تو حسن اور حسین ہماری اولاد ہمارے پیچھے اور بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے اور ہم سے محبت کرنے والے ہمارے دائیں بائیں ہوں گے۔ (طبرانی کبیر ۴۱/۳، مجمع الزوائد ۹/۱۷۴)

حدیث نمبر۳: حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے ان دونوں سے ان کے باپ سے ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کی دن میرے درجے میں ہوگا۔ (طبرانی کبیر ۵۰/۳، ترمذی ۳۸۱۶)

حدیث نمبر۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

آپ فرما دیجئے میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا صرف میرے رشتہ داروں سے محبت کرو۔ پوچھا گیا یہ رشتہ دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے دونوں لڑکے۔ (طبرانی کبیر ۴۷/۳، مجمع الزوائد ۹/۱۶۸)

حدیث نمبر۵: حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ مِثْلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ۔

میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس میں سوار نہ ہوا وہ ڈوب گیا۔

Marfat.com

(المستدرک ۲/۳۴۳، طبرانی کبیر ۳/۴۵، طبرانی صغیر ۱/۱۳۹، مجمع الزوائد ۹/۱۶۸)

حدیث نمبر ۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر آپ کی خدمت میں اپنی اور تمہاری معفرت کی دعا کی درخواست کروں والدہ نے اجازت دی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مغرب کی نماز آپ کے ساتھ ادا کی پھر نوافل پڑھے اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے چلا آپ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر فرمایا کیا تو حذیفہ ہے میں نے عرض کی ہاں قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ تیری کیا حاجت ہے خدا تجھے اور تیری ماں کو بخشے۔

یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے میرے پاس آ کر مجھ کو سلام کرنے کی اجازت لی اور مجھے بشارت دی۔

بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحَسَيْنَ سَيِّدَا اَشْبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (مشکوٰۃ ۳/۲۷۶)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حدیث:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا سید العرب یعنی علی کو بلاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ کیا آپ سید العرب نہیں فرمایا میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں اور علی تمام عرب کے سردار ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو فرمایا جاؤ انصار کو بلا لاؤ جب انصار ائے تو آپ نے ان سے فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہیں ایسی ہستی کی نشاندہی نہ کردوں کہ اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لوتو تم گمراہی سے محفوظ رہوانہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ فرمایا۔

هٰذَا عَلِیٌّ فَاَحِبُّوْهُ بِحُبِّیْ وَکَرِّمُوْهُ لِکَرَامَتِیْ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَمَرَانِیْ بِالَّذِیْ قُلْتُ لَکُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

یہ علی ہیں ان سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور ان کی عزت کرو میری عزت کی وجہ سے جو کچھ میں نے کہا ہے جبریل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۳۲/۹، طبرانی کبیر ۸۸/۳)

نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات آپ پہلے پڑھ چکے ہیں اسلئے اب حضرت فاطمہ کے حالات سنیں۔

حالات حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا

حدیث نمبر ۱:

شادی:

حضرت بلال بن حمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا ﷺ مسکراتے ہوئے تشریف لائے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس مسکرانے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی کے بارے میں بشارت آئی ہے جب اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے علی کا نکاح فاطمہ سے کرنا چاہا تو رضوان جنت کو حکم دیا کہ شجر طوبیٰ کو حرکت دو اس نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی تو اس کے اتنے پتے گرے جتنے دنیا میں اہل بیت کے مُحب ہوں گے۔ پھر اللہ نے اتنے ہی نوری فرشتے پیدا فرمائے اور ان کو حکم ہوا کہ ہر فرشتہ ایک ایک پتہ اپنے ہاتھ میں لے لے جب قیامت قائم ہو تو یہ فرشتے میدان محشر میں پھیل جائیں گے اور ہر محبّ اہل بیت کو ایک ایک پتہ دے دیں گے اس میں اس محبّ کے لئے جہنم سے آزادی کی ضمانت ہے اس طرح میرا چچا زاد بھائی اور میری امت کے مردوں اور عورتوں کو جہنم سے آزاد کرانے کا ذریعہ ہیں۔ (اسد الغابہ ۲۰۶/۱، تاریخ بغداد ۲۱۰/۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

ا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلے آسمان پر ہوئی پھر زمین پر ہوئی۔

ب: یہ دونوں میاں بیوی اپنے محبوں کو دوزخ سے آزاد کرانے کا ذریعہ ہیں۔

ج: آسمان پر ان دونوں کی شادی اللہ کے حکم سے ہوئی ہے۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ میں نے تیری شادی اس سے کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں صالحین میں سے ہوگا۔ اے فاطمہ جب اللہ نے تیرا نکاح علی سے کرنا چاہا تو خدا نے جبریل کو حکم دیا وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے فرشتوں نے صف بنائی پھر جبرئیل نے خطبہ پڑھا ان تمام فرشتوں کے سامنے پھر تیری شادی علی سے ہوگئی پھر اللہ نے جنت کے ایک درخت کو حکم دیا

Marfat.com

زیورات سے مزین ہو جاؤ پھر حکم ہوا کہ یہ زیورات فرشتوں پر نچھاور کردو جس فرشتے نے زیورات لئے وہ قیامت تک فخر کرے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ۵/۵۹)

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا اے علی ابھی جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا ہے تیرے نکاح کی تقریب میں چالیس ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کے درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ یاقوت اور موتی نچھاور کرے طوبیٰ نے حکم کی تعمیل کی جنت کی حوروں نے ان لعل وجواہرات کے طبق بھر لئے اور انہیں، قیامت تک ایک دوسری کو ہدیہ میں دیتی رہیں گی۔ (الریاض النضرۃ ۲/۲۴۲، الحاوی ۲/۴۵)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نکاح کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ کے دائیں جانب حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور آپ کے بائیں جانب حضرت میکائیل علیہ السلام تھے اور پیچھے ستر ہزار فرشتے تھے اور وہ فرشتے طلوع فجر تک خدا تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے رہے۔ (تاریخ بغداد ۷/۵)

Marfat.com

فضائل

حدیث نمبر۱:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّیْهَا عَنِ النَّارِ۔

میں نے اپنی بیٹی فاطمہ کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ خدا نے اس کو اور اس کے محبوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا۔ (الصورعق المحرقہ ۱۵۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اے بیٹی کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سیدہ نے عرض کی ابا جان مریم بنت عمران علیہا السلام بھی تو ہیں فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہے اور تو اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہے اور خدا کی قسم تمہارا شوہر دنیا واخرت میں سردار ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۴۲/۳)

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو سب سے بعد اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے۔ (المستدرک ۱۵۶/۳)

حدیث نمبر۴:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو بیٹھنے اٹھنے چلنے پھرنے حسن خلق اور گفتگو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت

Marfat.com

فاطمہ بنت رسول رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ ہو آپ فرماتی ہیں جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کو چومتے اور اپنی جگہ پر پیار و محبت سے بٹھاتے. اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتیں اور ادب واحترام سے اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (المستدرک ۳/۱۶۰)

حدیث نمبر ۵:

ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں تم سے افضل ہوں اس لئے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر پارہ ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دنیا میں ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہہ رہی ہو اور آخرت میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گی۔ یہ حیثیت زوجہ ایک تو آپ کی دائمی معیت دوسرے وہی درجہ جس میں آپ ہوں گے یہ دونوں باتیں مجھے حاصل ہوں گی کیونکہ تم علی کے ساتھ ہوگی اور جنت میں برتر ہونا دلیل افضلیت ہے یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور سیدہ کے سر کو چوم کر کہنے لگیں کاش میں تمہارے سر کا ایک بال ہی ہوتی۔
(نزہۃ المجالس ۲/۱۷۶)

اے نشان روئے احمد روئے تو
من کجا با شم ہمسر موئے تو

حدیث نمبر ۶:

جب یہ آیت نازل ہوئی وان منکم الا واردھا ہر انسان کو جہنم کے اوپر سے گزرنا پڑے گا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فکر امت میں بہت رونے لگے آپ کی

Marfat.com

یہ حالت دیکھ کر صحابہ کرام بھی رونے لگے لیکن کسی کو آپ کے رونے کا سبب معلوم نہ تھا چونکہ حضور انتہائی غم میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر خوش ہو جاتے اور آپ کا سب رنج وغم دور ہو جاتا تھا اس لئے صحابہ نے یہ تجویز کی کہ سیدہ کو کسی طرح بلایا جائے چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ گئے اور تمام ماجرا عرض کر کے خواہش ظاہر کی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے چلیں خاتون جنت نے اس وقت اٹھ کر ایک کمبل اوڑھا جس کو بارہ پیوند لگے ہوئے تھے اور چلیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے دل میں ایک درد سا اٹھا اور میں روتے ہوئے دل میں کہتے جارہا تھا کہ کفار کی بیٹیاں تو زریں لباس پہنیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے لباس میں اتنے پیوند لگے ہیں جب دربار رسالت میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگ گئیں اور روتے ہوئے کہا ابا جان آپ کو کس بات نے رولا دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت پڑھ کر سنائی جو نازل ہوئی تھی سیدہ سنتے ہی خوف خدا سے اور زیادہ رونے لگیں اور روتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ نے اپنی نبی پر یہ آیت نازل کی ہے۔ وان منکم الا واردھا تو کیا آپ امت کے بوڑھوں پر فدا ہو سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر آپنے علی سے فرمایا کیا تم امت کے نوجوانوں پر فدا ہوتے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے حسن اور حسین سے فرمایا کیا تم امت کے بچوں پر قربان ہو سکتے ہو انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا میں امت کی عورتوں پر فدا ہوتی ہوں اس وقت جبریل نازل ہوئے اور کہا اے محمد اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔

قُلْ لِّفَاطِمَةَ لَاتَحْزَنْ فَاِنِّیْ اَفْعَلُ بِاُمَّتِكَ مَاتُحِبُّ فَاطِمَةُ۔

فاطمہ سے فرما دیجئے غم نہ کرو میں تمہاری امت کے ساتھ وہی سلوک

Marfat.com

کروں گا جو فاطمہ کی مرضی ہوگی۔ (نزہۃ المجالس ۲/۱۷۴)

گریہ ہائے اوز بالیں بے نیاز
گوہر افشاندے بدامان نماز
اشک اور برچید جبریل از زمین
ہمچوں شبنم ریخت برعرش بریں

کیا شان ہے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی کو خوش کرنے کے لئے امت مصطفیٰ کے ساتھ وہ سلوک کرے گا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مرضی ہو گی امت خدا پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔

حدیث نمبر ۷:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا سیدہ نے اپنے گلے سے سونے کی ایک زنجیر اتاری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا کر عرض کی یہ ابوالحسن نے مجھ کو تحفہ دیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لوگ کہیں فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں جہنم کی زنجیر ہے یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھے نہیں حضرت نے اس وقت زنجیر کو فروخت کر دیا جو قیمت وصول ہوئی۔ اس سے ایک غلام خرید کر خدا کی راہ میں آزاد کر دیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو جہنم سے نجات دی۔ (المستدرک ۳/۱۵۳)

Marfat.com

حدیث نمبر ۸:

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان شریف کا مہینہ دوپہر کا وقت تھا نہایت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر حاضر ہوئی دروازہ بند تھا اور چکی کے چلنے کی آواز آ رہی تھی میں نے روزن در سے جھانک کر دیکھا کہ سیدہ تو چکی کے پاس زمین پر سو رہی ہیں اور چکی خود بخود چل رہی ہے اور پاس ہی حسنین کا گہوارہ خود بخود ہل رہا ہے یہ دیکھ کر میں حیران ہوئی اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا اس شدت کی گرمی میں فاطمہ روزے سے ہے پروردگار نے فاطمہ پر نیند طاری کر دی ہے تا کہ اس کو گرمی کی شدت اور پیاس محسوس نہ ہو اور فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فاطمہ کے کام سرانجام دیں۔

وہ خاتون جناں معصوم حوریں باندیاں جن کی
ملک جنت سے آ کر پیستے تھے چکیاں جن کی

حدیث نمبر ۹:

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور رضی اللہ عنہا کو ضیافت پر بلایا صحابہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جا رہے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے قدم گن رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکتے ہوئے فرمایا اے عثمان میرے قدم کیوں گن رہے ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کی تعظیم وتوقیر کے لئے آپ کے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کروں گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر دعوت کھانے کے بعد مہمان اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ دعوت کے بعد گھر آئے تو

Marfat.com

بہت مغموم تھے خاتون جنت نے وجہ پوچھی کہ آپ حزین وملول کیوں ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بنت رسول غم کیوں نہ کروں آج عثمان نے صحابہ سمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار ضیافت کی ہے انہوں نے حضور کے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے اگر ہمارے پاس بھی عثمان کی طرح مال ہوتا تو ہم بھی ضیافت کرتے اور وہی کچھ کرتے جو عثمان نے کہا ہے بنت رسول نے کہا چھوڑیئے حزن وملال کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دے آیئے تا کہ آپ اور کے اصحاب کی ویسی ہی دعوت کی جائے جیسے عثمان نے کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا لیکن یہ سب کچھ کیسے ہوگا؟ اے بنت رسول کھانا اور مال کہاں سے آئے گا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سرتاج آپ خدا پہ توکل کیجئے جایئے اور جلد جائیں وہ محبوب کبریا ہیں ان کی برکت سے سب کچھ ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر مسرور ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی لخت جگر نے سلام کہا ہے وہ آپ کی اور آپ کے اصحاب کی ویسی دعوت کرنا چاہتی ہے جیسی عثمان نے کی ہے آیئے اور ماحضر تناول فرمائیں یہ سنتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے صحابہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور فاطمہ کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیٹی نے دروازے پر استقبال کیا آپ اصحاب کے ساتھ گھر میں بیٹھ گئے خاتون جنت کا گھر مہمانوں سے بھر گیا سیدہ نے خلوت میں جا کر رب سے مناجات کی۔ میرے رب میرے مولیٰ تو میرے حال سے آگاہ ہے میں نے تیرے محبوب کو گھر میں بلا رکھا ہے تا کہ ان کی ویسی دعوت کروں جیسی عثمان رضی اللہ عنہ نے کی ہے الٰہی تیری باندی میں اتنی استطاعت نہیں میں تیرے فضل وکرم سے بھیک مانگتی ہوں آج میری لاج رکھ لینا مولیٰ مجھے اپنے محبوب کے سامنے شرمندہ نہ کرنا تیری گنہگار کنیز ہوں اپنے محبوب کے صدقے مجھ

Marfat.com

پر کرم کردے۔

مناجات کے بعد سیدہ نے چولہے پر ہنڈیا رکھ دی خود رونے لگیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ خدا کو پسند آ گیا اس نے اپنی قدرت کاملہ سے فاطمہ کی ہنڈیا جنت کے کھانوں سے بھر دی آپ ہنڈیا لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں حضور نے صحابہ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا تمام صحابہ سیر ہو گئے لیکن ہنڈیا جوں کی توں رہی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا تھا جنت سے اللہ نے ہمارے لئے بھیجا تھا صحابہ نے خدا کی حمد وثناء کی اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

دعوت کے بعد سیدہ خلوت میں جا کر پھر رونے لگیں آپ نے رو رو کر خدا سے عرض کی میرے معبود تو جانتا ہے کہ میرے پاس مال نہیں کہ غلام خرید کر آزاد کروں جیسے عثمان نے کیا تھا تیرے فضل وکرم سے امید کرتی ہوں کہ تو اپنے محبوب کے ہر قدم کے عوض امت مصطفٰے کے گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرما دے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مناجات کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار گناہگار مرد ایک ہزار گناہگار عورتیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی جہنم سے آزاد کئے جائیں گے۔ (جامع المعجزات ۳۵۷)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز محشر عرش کے پردے کی اوٹ سے ایک منادی ندا کرے گا:

اے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا لو، نگاہیں نیچی کر لو حتیٰ کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں چنانچہ آپ ستر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔ (الصواعق المحرقہ ۱۹۰)

حدیث نمبر ۱۱:

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر فروخت کرنے نکلے تاکہ اس سے گھر کے نان ونفقہ کا انتظام کیا جائے آپ نے اس چادر کو چھ درہم میں فروخت کیا ایک سائل آیا آپ نے وہ درہم اس کو عطا فرما دیئے حضرت جبریل امین علیہ السلام ایک دیہاتی کی شکل میں آئے اور آپ کے پاس ایک اونٹنی ہے جبریل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی یہ اونٹنی خرید لو آپ نے فرمایا میرے پاس تو اس کی قیمت نہیں فرمایا ادھار خرید لو آپ نے ادھار لے لی ایک سو درہم میں پھر راستے میں میکائیل سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا اے علی کیا یہ اونٹنی فروخت کرو گے فرمایا ہاں میں نے یہ اونٹنی سو درہم میں خریدی ہے میکائیل نے کہا میں آپ کو ساٹھ درہم نفع دیتا ہوں آپ نے فروخت کر دی پھر جبریل سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا تم نے اونٹنی فروخت کر دی ہے میرا قرض واپس کر دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو سو درہم دے دیئے اور ساٹھ درہم کے ساتھ واپس آ گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ درہم کہاں سے آئے کہا میں نے چھ درہم کے ساتھ اللہ کے ساتھ تجارت کی اللہ نے مجھے ساٹھ درہم عطا فرما دیئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اونٹنی فروخت کرنے والا جبریل تھا اور اونٹ خریدنے والا میکائیل تھا اور وہ اونٹنی وہ تھی جس پر قیامت کے دن فاطمہ سوار ہوگی۔ (الحاوی للفتاویٰ ۲/۳۴)

کیا شان ہے بنت رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہی وجہ ہے کہ شاعر

Marfat.com

مشرق علامہ اقبال مرحوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفٰے است
ورنہ گرد تربتش گردیدے
سجدہ ہا برخاک اوپاشیدے
مزرع تسلیم راہ حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

گھریلو زندگی

حدیث نمبر ۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا پانی بھرتے بھرتے میرے سینے میں درد ہونے لگ گیا ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سے قیدی تمہارے باپ نبی کریم کے پاس بھیج دیئے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر گھریلو کام کاج کے لئے کوئی نوکر مانگ لاؤ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کا سبب پوچھا عرض کی سلام کرنے حاضر ہوئی اور مزید کچھ نہ کہا واپس آ گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا بنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے کچھ عرض نہیں کیا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی مشکلات گوش گزار کیں آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں نوکر نہیں دے

Marfat.com

سکتا جبکہ اہل صفہ بھوک میں مبتلا ہیں میں انہیں کیا کھلاؤں ان غلاموں کو فروخت کر کے اہل صفہ کی کفالت کروں گا۔ میاں بیوی گھر تشریف لائے تو حضور ﷺ بھی ان کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ دونوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی ہے حضور ﷺ کو آتا دیکھ کر استقبال کے لئے دونوں کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا جو کچھ تم مانگتے ہو اس سے بہتر چیز تمہیں عطا نہ کردوں عرض کی کیوں نہیں فرمایا تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ دس مرتبہ اللہ اکبر کا ورد کیا کرو اور رات سوتے وقت سبحان اللہ الحمدللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے حضور ﷺ نے یہ وظیفہ بتایا اس میں کبھی ناغہ نہ ہوا۔ (مدارج النبوت ۲/۴۶۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کوئی بچھونا تک نہیں سوائے ایک مینڈھے کی کھال کے جس پر ہم رات کو سوتے ہیں اور دن کو اسی میں اپنے اونٹ کو چارہ ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا بیٹی صبر کرو موسیٰ بن عمران نے اپنے بیوی کے ساتھ دس سال اسی طرح گزارے تھے کہ ان کے واسطے کوئی بچھونا نہ تھا سوائے ایک چھوٹی سی چادر کے۔ (زرقانی شریف)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ صبح کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا دروازہ پر پہنچ کر آپ نے فرمایا بیٹی السلام علیکم ایک شخص میرے ساتھ

Marfat.com

ہے ہم اندر آ جائیں سیدہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے جسم پر سوائے ایک پرانی کملی کے اور کوئی کپڑا نہیں اور اس سے سارا بدن نہیں چھپتا آپ نے اپنی پرانی چادر ان کی طرف پھینک دی جس سے انہوں نے اپنا بدن چھپایا پھر آپ اندر تشریف لے گئے فرمایا بیٹی کیا حال ہے عرض کی ابا جان کل سے کچھ نہیں کھایا فاقہ سے ہوں بھوک نے بہت تنگ کیا ہے یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بیٹی تین دن سے میں نے کچھ نہیں کھایا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کے نزدیک تجھ سے زیادہ مکرم ہوں اگر میں اس سے سوال کروں تو وہ مجھے ضرور کھلائے لیکن میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دے کر خود فقر و فاقہ کیا ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک سیدہ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا بیٹی تم خوش رہو کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور تیرا نکاح میں نے اس سے کیا ہے جو دنیا اور آخرت میں سردار ہیں اپنے شوہر کے ساتھ قناعت اختیار کرو۔ (نزہۃ المجالس ۲/۱۷۵)

تقابلی جائزہ

نمبر ۱:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ يَامَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

جب زکریا ان کے پاس ان کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ جسے چاہے بغیر حساب دیتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بے موسم پھل

Marfat.com

آتا تھا اور یہ پھل حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے لئے جنت سے آتا تھا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی جنتی پھل آیا چنانچہ علامہ رھاوی نے لکھا ہے۔

ایک روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرص کی ابا جان تین روز سے میں نے حسنین اور علی رضی اللہ عنہ نے کچھ کھایا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

اے رب محمد فاطمہ بنت محمد کے لئے وہی کچھ بھیج جو مریم بنت عمران کے لئے بھیجا کرتا تھا اس دعا کے بعد آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کمرے میں چلی جاؤ اور حالت رکوع میں خدا کی حمد بیان کرو پھر دیکھنا کیا نظر آتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کمرے میں تشریف لے گئیں بعد میں حضرت علی حسنین رضی اللہ عنہ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کمرے میں داخل ہوئے کیا دیکھا کہ ایک فرشتہ انواع واقسام کے پھل سے بھرپور طباق لئے کھڑا ہے جس سے کستوری کی خوشبو پھیل رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ وہ سات روز تک اس سے کھاتے رہے لیکن اس میں کوئی کمی نہ ہوئی ایک دن حسن گھر سے باہر نکلے ان کے ہاتھ میں جنت کا پھل تھا ایک یہودی عورت اس کی خوشبو سونگھ کر کہنے لگی کہ اہلبیت والے میں سخت بھوکی ہوں یہ پھل مجھے دے دو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے وہ پھل اس یہودی عورت کو دے دیا اس یہودی عورت کا پھل کو ہاتھ لگانا تھا کہ سارا پھل غائب ہوگیا اس پر حضور نے فرمایا قسم ہے اللہ کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر تم اسے چھپائے رکھتے تو زندگی بھر کھاتے رہتے۔ (جامع المعجزات ۱۲۳)

نمبر۲:

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے ساتھ اللہ کے فرشتوں نے کلام کیا ہے چنانچہ خدا

Marfat.com

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ۔

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا ہے اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔

اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ ہیں کہ آپ سے ملک الموت نے کلام کیا ہے چنانچہ شیخ محقق نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے عزرائیل سے فرمایا زمین پر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور بغیر اجازت ان کے ہاں داخل نہ ہونا اور بے اجازت ان کی روح قبض نہ کرنا بس ملک الموت ایک اعرابی کی صورت میں حضور کے دروازے پر آیا اور کہا السلام علیکم اہل البیت مجھے اجازت دو کہ میں تم پر خدا کی رحمت نازل کروں اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے تشریف فرما تھیں انہوں نے جواب دیا کہ پیغمبر کی طبیعت ناساز ہے لہٰذا اس وقت ملاقات نہیں ہوسکتی ملک الموت نے دوبارہ اجازت طلب کی وہی جواب سنا تیسری مرتبہ اجازت طلب کی اور اس مرتبہ بلند آواز سے اجازت طلب کی اس آواز سے گھر کا ہر فرد لرزہ براندام ہوگیا اسی اثنا میں حضور کو ذرا ہوش آیا اور آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہورہا ہے ساری صورت حال آپ کے سامنے بیان کردی گئی آپ نے فرمایا فاطمہ جانتی ہو یہ کون ہے یہ لذات وشہوات کو قطع کرنے والا جماعتوں کو جدا کرنے والا عورتوں کو بیوہ کرنے والا اور بچوں کو یتیم کرنے والا ملک الموت ہے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو گریہ وزاری شروع کردی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی روؤ نہیں تمہارے رونے سے

Marfat.com

عرش اٹھانے والے فرشتے بھی رو رہے ہیں پھر اپنے ہاتھوں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اشک شوئی فرمائی اور آپ کو بشارت دی کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تو آ کر مجھ سے ملے گی اور تو جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ پھر فرمایا فاطمہ اپنے فرزندوں کو بلاؤ آپ نے حسنین کریمین کو آپ کی بارگاہ میں پیش کیا انہوں نے جب اپنے نانا کو شدید درد وکرب میں مبتلا دیکھا تو رونا شروع کر دیا اور ان کے رونے سے گھر کا ہر فرد رونے لگا۔

(طبرانی کبیر ۶۲/۳، مدارج النبوت ۵۵۳/۲)

جد محبوب پیارے وچھڑن کون روے مڑ تھوڑا
سب روگاں دا روگ محمد جس دا نام وچھوڑا

نمبر۳:

حضرت مریم رضی اللہ عنہا وہ ہیں کہ ان سے حضرت جبریل علیہ السلام نے کلام کیا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے۔

فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيًّا۔

تو اس کی طرف ہم نے روح امین کو بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

اس وقت حضرت مریم غسل خانے میں تھیں غسل کر کے کپڑے پہن چکی تھیں آپ نے ایک غیر محرم کو دیکھ کر کہا اگر تجھے خدا کا خوف ہے تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں تو جبریل نے کہا:

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكَ لِاَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيًّا۔

بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تجھے میں ایک ستھرا بیٹا دوں

اگر حضرت مریم کے ساتھ جبریل نے کلام کیا ہے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کے ساتھ بھی جبریل علیہ السلام نے کلام کیا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور امام حسین بیمار ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ساتھ لے کر بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے ایک صحابہ نے حضرت علی سے کہا تمہارے فرزند بیمار ہیں تم اللہ کے لئے کوئی نذر مانو چنانچہ تین تین روزے حضرت علی حضرت فاطمہ اور انکی کنیز فضہ نے اپنے اوپر مقرر کئے دونوں شہزادے اللہ کے فضل سے صحتیاب ہو گئے تینوں نے روزے رکھے جس دن روزہ رکھا اس دن گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا آپ شمعون یہودی کے پاس گئے اور بارہ سیر جو بطور قرض لائے سیدہ نے اس میں سے چار سیر جو چکی میں پیسے اور گھر کے پانچ آدمیوں کے حساب سے شام کو روٹیاں پکائیں اور افطاری کے وقت لاکر سامنے رکھیں ابھی لقمہ لے کر منہ میں نہ ڈالا تھا کہ دروازے پر آ کر ایک فقیر نے سوال کیا سلامتی ہو تم پر اے اہل بیت رسول ایک مسکین مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے اور اس کے گھر میں پانچ آدمی بھوکے ہیں ان کو کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے خوانوں پر کھلائے گا یہ سن کر ان مقدس حضرات نے وہ روٹیاں اس مسکین کے حوالے کر دیں اور خود پانی پی کر سو رہے دوسرے روز پھر روزہ رکھا اسی طرح چار سیر جو پیس کر شام کو روٹیاں تیار کیں افطار کے وقت ایک یتیم آ گیا وہ روٹیاں اس کو دے دیں اور پانی پی کر تیرے روز کا روزہ رکھ لیا تیسرے دن ایک قیدی آ گیا یہ روٹیاں اس کو دے دیں چوتھے روز صبح کو اٹھے تو شدت بھوک اور ضعف سے ہلنے کی طاقت نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسنین کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے اس وقت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو گئے اور رونے لگے آپ نے صبر کی تلقین فرمائی اس

Marfat.com

وقت جبریل ان کی شان میں قرآن لے کر آئے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔

شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں مسکین یتیم اور اسیر کی شکل بنا کر آنے والا جبریک تھا جو اہلبیت کا امتحان لینے آتا رہا معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ کا دروازہ وہ ہے جس دروازے پر جبریل بھی مسکین بن کر آتے ہیں۔

(۲/۳۸۱ عزیزی)

علامہ اقبال نے تقابلی جائزے کے طور پر یہ اشعار لکھے ہیں:

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمۃ للعالمین
آں امام اولین وآخرین
بانوئے آں تاجدار ھل اتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
مادر آں مرکز پرکار عشق
مادر آں قافلہ سالار عشق

وفات

حدیث نمبر ۱:

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج آپ کے پاس جمع تھیں اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں انہیں دیکھ کر

Marfat.com

آپ نے مرحبا کہا اور فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر انہیں اپنے دائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی جسے سن کر وہ رونے لگیں جب آپ نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں جب رسول خدا اٹھے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول پاک نے آپ سے کیا فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں آپ کا راز فاش کیوں کروں جب آپ کا وصال ہو گیا میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا میرا آپ پر جو حق ہے اس کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں مجھے بتایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا کہا تھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اب بتا دیتی ہوں پہلی بار جب آپ نے سرگوشی کی تو یہ خبر دی کہ جبریل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے گمان یہی ہے کہ اب میرا وقت آ گیا ہے تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارا اچھا پیش رو ہوں اس بات پر میں رونے لگی پھر جب آپ نے میری بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اس بات پر ہنس پڑی۔ (مسلم شریف ۲/۲۹۰)

حدیث نمبر۲:

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت ہوا تو آپ نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ میرا جنازہ کھلا لے جایا جائے جس طرح کہ عام طور پر میت پر صرف ایک چادر ڈال دی جاتی ہے حضرت اسماء نے کہا اے رسول کی صاحبزادی میں نے حبشہ کے علاقہ میں یہ طریقہ دیکھا ہے جنازہ کی چارپائی پر درخت کی شاخیں لگا کر ان پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے حضرت

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بے حد پسند کیا اور وصیت فرمائی کہ جب میری وفات ہو جائے تو علی اور تم مجھے غسل دینا چنانچہ ایسے ہی کیا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جن کے جنازے کو پردہ لگایا گیا۔ (اسد الغابہ ۵/۵۲۴)

حدیث نمبر ۳:

طبقات ابن سعد میں ہے کہ سیدہ نے اپنی وفات کے دن بہت اچھی طرح غسل کیا نئے کپڑے پہنے پھر فرمایا میری چارپائی کو صحن کے درمیان رکھ دو آپ اس پر قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں اور فرمایا ابھی تھوڑی دیر کے بعد میری روح پرواز کرنے والی ہے میں نے غسل کر لیا ہے اب کوئی میرے جسم کو ننگا نہ کرے۔

(طبقات ابن سعد ۸/۲۸)

حدیث نمبر ۴:

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مرض وفات میں مبتلا ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے فاطمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ علی آپ کے دیدار کے لئے بیقرار ہے خاتون جنت نے کہا میری وصیت بھی یاد رکھئے گا میرا وصال ہو جائے تو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنا کر مجھے خود دفن فرمائیں غریب اور یتیم کو دیکھیں تو میری یتیمی اور غربت یاد کر لیجئے گا میری موت کے بعد آہ وفغان نہ ہونے پائے حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کا خیال رکھئے گا آپ وصیت فرما رہی تھیں کہ ایک دم بولیں ابا جان تشریف لے آئے ہیں آسمان سے فرشتے آرہے ہیں اور عزرائیل بھی آچکے ہیں پھر سیدہ نے کہا جب مجھے دفن کرنے لگیں تو فلاں جگہ حریر کا ٹکڑا ہے اسے میرے کفن میں رکھ دیجئے گا لیکن اسے کھول کر پڑھنا نہیں حضرت علی نے سن کر کہا اے فاطمہ تجھے حرمت رسول کا واسطہ بتاؤ کہ حریر میں کیا ہے سیدہ

Marfat.com

نے فرمایا جب میرے نکاح کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا تھا تو میں نے کہا تھا کہ نکاح پر تو میں رضامند ہوں لیکن مہر پر نہیں اسی وقت جبریل نے آ کر کہا تھا اللہ نے امت عاصی کی مغفرت فاطمہ کا مہر مقرر کر دیا ہے حریر میں یہی لکھا ہے۔

(جامع المعجزات ۲۴۹)

فضائل حسنین کریمین

حدیث نمبر۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیاء علیہم السلام کا قیامت کے دن حشر سواریوں پر ہوگا حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہوں گے اور میں براق پر سوار ہوں گا اور امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم جنتی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔

(طبرانی کبیر ۳/۴۳، مجمع الزوائد ۱۰/۳۳۳، طبرانی صغیر ۲/۱۲۶، المستدرک ۳/۱۵۲)

حدیث نمبر۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا امامین کریمین حسنین رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا۔ (طبرانی کبیر ۳/۴۸)

حدیث نمبر۳:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامین

Marfat.com

حسنین رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو ان سے محبت کرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس سے اللہ محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ محبت کرتا ہے اللہ اسے جنات نعیم میں داخل فرمائے گا جو ان دونوں سے عداوت کرتا ہے اس سے میں عداوت رکھتا ہوں اور جس سے میں دشمنی رکھتا ہوں اس سے خدا دشمنی رکھتا ہے اور جس سے خدا دشمنی رکھتا ہے خدا اسے عذاب جہنم میں گرفتار کرے گا اور اس کے لئے ہمیشہ عذاب ہوگا۔

(طبرانی کبیر ۳/۵۰، مجمع الزوائد ۹/۱۸۱)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جب نبی کریم سجدہ کرتے تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار ہو جاتے اور جب آپ اٹھنے لگتے تو دونوں کو آہستہ سے زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدہ کرتے تو یہ دونوں پھر پشت پر بیٹھ جاتے جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھا لیا میں نے عرض کی یارسول اللہ میں ان دونوں کو لے جاؤں فرمایا نہیں ایک روشنی ظاہر ہوئی آپ نے دونوں سے فرمایا اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ وہ دونوں اس روشنی میں چلتے گئے حتیٰ کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ (طبرانی کبیر ۳/۵۱، المستدرک ۳/۱۶۷، بزار ۲/۲۴۶)

حدیث نمبر ۵:

حضرت عمران بن سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْ اَسْمَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَمْ یَکُوْنَا فِی الْجَاهِلِیَّتِ۔

حسن اور حسین اہل جنت کے نام ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ نام کسی کے

Marfat.com

نہ تھے۔(اسد الغابہ ۲/۱۸)

اللہ تعالیٰ نے یہ نام چھپائے ہوئے تھے یہاں تک کہ نبی کریم نے اپنے دونوں شہزادوں کے نام حسن اور حسین رکھے۔(تاریخ الخلفاء ۱۸۸)

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

كَانَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَعْوِيذَانِ فِيهِمَا زَغَبٌ مِنْ زَغَبِ جَنَاحِ جِبْرِيلَ۔(خصائص کبریٰ ۲/۲۶۵)

حسنین کریمین نے تعویذ پہن رکھے تھے جن میں جبریل کے شہپر میں سے ایک چھوٹا سا پر تھا۔

حدیث نمبر ۷:

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ امام حسن اور امام حسین جب کعبہ کا طواف کرنے نکلتے تو لوگوں کا اژدھام ہو جاتا اور آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور خطرہ پیدا ہو جاتا کہ بھیڑ کی وجہ سے کہیں آپ کچلے نہ جائیں۔(۸/۳۷ البدایہ النھایہ)

حدیث نمبر ۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم دونوں شہزادوں کی ولادت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے کانوں میں اذان کہی ہے۔(۳/۳۱ طبرانی کبیر)

حدیث نمبر ۹:

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم نے ایک بوڑھے آدمی کو دریائے فرات پر وضو کرتے دیکھا اس شخص

Marfat.com

نے نہ تو وضو اچھی طرح کیا اور نہ ہی نماز صحیح ادا کی بلکہ جلدی جلدی اختصار سے کام لے کر فارغ ہوگیا حسنین کریمین نے یہ منظر دیکھا تو بڑی حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کہا بڑے میاں ہم نوجوان ہیں جبکہ آپ عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہیں آپ کو وضو اور نماز مسائل کا بہتر علم ہوگا ہم آپ کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھاتے ہیں اگر ہمارے طریقہ میں کوئی کوتاہی یا غلطی ہوتو اصلاح کر دیں حسنین کریمین نے اپنے نانا کے طریقے کے مطابق وضو کر کے نماز ادا کی بوڑھے دیہاتی نے دیکھا تو اسے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا چنانچہ اس نے توبہ کی اور آئندہ درست نماز پڑھنے لگا۔ (۳۹/۱ مناقب لکردری)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اہل الجنۃ جنت میں قیام پزیر ہوجائیں گے تو جنت خدا کی بارگاہ میں عرض کریگی الٰہی تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے اپنے دو رکنوں میں مزین کریگا خدا فرمائیگا کیا میں نے تجھے حسن اور حسین سے زینت نہیں دی اس پر جنت دلہن کی طرح ناز کرے گی۔ (۲۳۸/۲ تاریخ بغداد) (۲۲۵/۱ طبرانی اوسط)

فضائل امام حسن رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا ایک صاحب نے دیکھ کر کہا

نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَاغُلَامُ اے لڑکے تمہاری سواری کتنی اچھی ہے

Marfat.com

نبی کریم نے فرمایا وَنِعْمَ الرَّكِبُ هُوَ سوار بھی تو بہترین ہے۔
(۲/۲۱۹ ترمذی شریف)

حدیث نمبر۲:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح بڑے حاضر جواب تھے ایک مرتبہ آپ نے بہت خوبصورت لباس زیب تن فرمایا تھا اور آپ حسین بھی بہت تھے ایک شکستہ حال یہودی نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگا ایک بات تو بتائیں آپ کے جدامجد کا فرمان ہے۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

مگر یہاں معاملہ اس کی برعکس نظر آرہا ہے آپ مومن ہیں اور میں کافر ہوں دینا میرے لئے قید خانہ اور آپ کے لئے جنت ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اللہ نے میرے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں اگر تو ان کو دیکھ لے تو یقین کر لے کہ ان نعمتوں کی نسبت میں اب قید خانے میں ہوں اسی اگر تو عذاب دیکھ لے جو اللہ نے تیرے لئے مقدر فرمایا ہے تو موجود حالت کو جنت سمجھنے لگے گا۔ (۱۲۰ نورالابصار)

حدیث نمبر۳:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو ایک لاکھ درہم سالانہ وظیفہ بھیجا کرتے تھے ایک مرتبہ کچھ تاخیر ہوگی آپ نے یاد دہانی کے لئے خط لکھنا چاہا مگر پھر رک گئے رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے پوچھا حسن کیا حال

Marfat.com

ہے آپ نے تنگ دستی کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے جیسی مخلوق سے مدد مانگنے کے لئے خط تحریر کرنے کا ارادہ کیا تمہیں بارگاہ الٰہی سے مانگنا چاہئے تھا آپ نے فرمایا یہ دعا:

اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَکَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتیٰ لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْئَالَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلَی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخَصِّنِیْ بِہٖ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ ورد شروع کیا ابھی ہفتہ ہی گزرا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ کی بجائے پندرہ لاکھ درہم بھجوائے آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا وہ کریم دعا کرنے والوں کو مایوس نہیں کرتا۔ خواب میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی پوچھا کیا حال ہے عرض کی اچھا ہے آپ نے فرمایا بیٹا جو شخص اپنے خالق سے مانگتا ہے اور مخلوق سے امید نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس پر ایسا ہی فضل فرماتا ہے۔ (۱۴۷ تاریخ الخلفاء)

نوٹ:

جو شخص اس دعا کو روزانہ تہجد کے بعد پڑھے گا خدا تعالیٰ اپنے فضل کرم سے اپنے خزانہ غیب سے اسکی امداد فرمائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

فضائل امام حسین رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے ان کانوں سے سنا اور ان آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا انہوں نے اپنے دونوں قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر چڑھو وہ چڑھتے گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر رکھ دیئے پھر فرمایا نیچے اترو وہ اترے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چوما اور پھر دعا مانگی الٰہی میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(طبرانی کبیر ۳/۴۹)(۹/۱۷۶ مجمع الزوائد)(ابن بی شیبہ ۱۲/۱۰۱)(۲/۳۵ حلیۃ الاولیاء)

حدیث نمبر۲:

شداد بن الھاد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور امام حسین کو اٹھائے ہوئے تھے رسول خدا نے امام حسین کو اپنے دائیں پاؤں کے قریب بٹھا کر نماز پڑھانی شروع کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا سجدہ کیا میرے باپ کہتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہیں اور امام حسین آپکی پشت پر بیٹھے ہوئے ہیں میں پھر سجدے میں چلا گیا جب نماز ختم ہوئی تو لوگوں نے حضور سے پوچھا کیا کسی بات کا حکم ہوا تھا یا وحی کا نزول ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے کوئی بات نہ تھی بلکہ میری پشت پر حسین بٹھا تھا میرا بیٹا میں نے جلدی کرنا مناسب نہ سمجھا

Marfat.com

میں نے چاہا کہ وہ جی بھر کر اپنی مرضی پوری کر لے (۲/۲۶۳ سنن کبریٰ)

حدیث نمبر ۳:

حضرت امام حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اور پیکر حسن و جمال تھے اندھرے میں بیٹھے ہوتے تو آپکی جبین اقدس اور رخساروں سے روشنی نکلتی تھی جس سے قرب وجوار جگمگا اٹھتے تھے۔ (۸۳۰۴ شواہد النبوت)

حدیث نمبر ۴:

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں زانو پر حضرت حسین کو اور بائیں زانو پر اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بٹھائے ہوئے تھے حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ دونوں کو یک جا آپ کے پاس رہنے نہیں دیگا ایک کو اپنے پاس بلا لے گا آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں رکھ لیں آپ نے فرمایا اگر حسین رخصت ہوں تو ان کے فراق میں میرے علاوہ علی اور فاطمہ کو بھی دکھ ہوگا جبکہ ابراہیم کی وفات کا رنج زیادہ تر مجھے ہوگا لہٰذا میں اپنے غم کو ترجیح دیتا ہون اس واقعہ کے تین روز بعد حضرت ابراہیم کا وصال ہوگیا پھر جب کبھی حسین آپ کی پاس آتے تو آپ انہیں مرحبا کہتے ان کو پیشانی سے دیتے اور فرماتے میں نے حسین پر اپنے بیٹے ابراہیم کو قربان کر دیا ہے۔

(۳۰۴ شواہد النبوت)

حدیث نمبر ۵:

ایک دن حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کشتی لڑنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے حسن پکڑلو حسین کو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بڑے کو کہہ رہے ہیں کہ چھوٹے کو پکڑ لے

Marfat.com

حضور علیہ السلام نے فرمایا جبریل بھی تو حسین ؑ سے کہہ رہے ہیں کہ حسن کو پکڑ لو۔
(۳۰۴ شواہد النبوت)

حدیث نمبر ۶:

ایک مرتبہ دونوں بھائی حج کے لئے جا رہے تھے راستے میں ایک بڑھیا نے مہمان نوازی کی طویل عرصہ کے بعد وہ بڑھیا انتہائی فقر و غربت کے عالم میں مدینہ منورہ آئی ایک گلی سے گزر رہی تھی امام حسن نے پہچان لیا اور ایک ہزار بکری اور ایک ہزار درہم عنایت فرمائے اور اپنے غلام کے ساتھ امام حسین کے پاس بھیج دیا آپ نے بھی اس بڑھیا کو پہچان لیا اور اپنے بھائی جان کی طرح ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار درہم عطا کئے۔

یہ بیٹھا ہے سکہ تمہاری عطا کا
کبھی ہاتھ اٹھنے نہ پایا گدا کا

❁❁❁

Marfat.com

فلسفہ شہادت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔

یا اللہ تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما ان لوگوں کے راستہ کی جن پر تو نے انعام کیا۔

شہادت حسین علیہ السلام تاریخ اسلام کا ایک ایسا زرین اور رنگین ورق ہے جس کے جمال رنگین کی چمک دمک دنیائے اسلام کو ہمیشہ روشن اور تابناک رکھے گی اس میں شک نہیں کہ ہر صاحب کمال کی خوبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے معرض وجود میں آئی مگر اس بارے میں شہادت امام حسین کو ایک ایسی خصوصیت حاصل ہے جو دوسری جگہ نہیں پائی جاتی۔

جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کونین کی نعمتوں کو چار نعمتوں میں جمع فرما دیا ہے ہم نماز میں دعا مانگتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔

یا اللہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

اور جن پر اللہ انعام کیا وہ یہ ہیں۔

فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ۔

وہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا اور اوہ ہیں نبی

Marfat.com

صدیق شہید اور صالحین معلوم ہوا ہر وہ چیز جو نعمت کہلانے کی مستحق ہے اس کا تعلق یا نبوت سے ہوگا یا صدیقیت سے یا شہادت سے اور یا صالحیت سے ہوگا جو چیز ان سے الگ ہو وہ اگرچہ بظاہر نعمت نظر آئے لیکن درحقیقت نعمت نہیں رسول خدا ان نعمتوں کے حصول کا ذریعہ اس وقت قرار دیا سکتے ہیں جبکہ ہر نعمت حضور کے دامن رحمت میں موجود ہوا گر کوئی نعمت حضور کے دامن میں نہ ہو تو وہ کسی صورت میں کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی نبوت صدیقیت قطبیت غوثیت اور ولایت جن کو ملی ہے مل رہی ہے یا ملے گی ان کو حضور کے وسیلے سے ملے گی اور انبیاء سابقین سے لے کر قیامت تک جن کو ان میں سے کوئی بھی منصب ملا ہے یا ملے گا وہ سب ہمارے نبی کریم ﷺ کا صدقہ ہے لیکن شہادت بظاہر حضور کو نہیں ملی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اے محبوب تیرا اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا کوئی آپ کو شہید کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا اگر کوئی آپ کو قتل کرنے میں کامیاب ہوجاتا تو خدا کا وعدہ جھوٹا ہوجاتا اور جس کا وعدہ جھوٹا ہوجائے وہ خدا نہیں ہوسکتا اور جو خدا ہوگا اس کا وعدہ جھوٹا نہ ہوگا لہٰذا حضور کا شہید ہونا محال ہے یہی وجہ ہے کہ جن کافروں نے آپ کو جانی نقصان پہنچانا چاہا وہ کامیاب نہ ہوسکے مثال کے طور پر غزوہ غطفان کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا کہ اس غزوہ میں دعثور بن حارث نے اپنی قوم کو جمع کر کے مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا حضور چار سو صحابہ کا لشکر لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکلے جب مقام ذی امر پہنچے وہ دیہاتی لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے اور کثرت سے بارش ہوئی حضور اپنی حاجت کے لئے وہاں سے دور چلے گئے بارش کی وجہ سے آپ کے کپڑے بھیگ گئے مقام ذی امر کا صحرا آپ کے اور آپ کے صحابہ کے درمیان حائل ہوگیا آپ نے اپنے کپڑے اتار کر ایک درخت پر ڈال دیئے تاکہ خشک ہو جائیں دعثور آپ کو

Marfat.com

اکیلا پا کر تلوار لے کر آپ کی طرف آیا آپ درخت کے سایے میں لیٹے ہوئے تھے اس نے تلوار میان سے نکالی اور کہا مجھ سے تمہیں کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ بچائے گا اس وقت جبریل نے اپنا پر دعشور کے سینے پر مارا اور اس کو پیچھے دھکیل دیا اس کی تلوار گر پڑی رسول خدا نے اس تلوار کو پکڑ لیا اور دعشور سے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا اس نے کہا کوئی نہیں بچا سکتا اور وہ لاالـــــہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (خصائص کبریٰ ۱/۵۶۱)

حافظ ابونعیم نے لکھا ہے کہ جب کوئی دشمن نبی کریم کو قتل کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور نبی پاک کے درمیان پانچ پردے حائل کر دیتا ہے اور وہ پانچ حجابات یہ ہیں، خدا فرماتا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالاً فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ..... پہلا حجاب

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں وہ ٹھوڑی تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا ..... دوسرا حجاب

اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی۔

وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ..... تیسرا حجاب

اور ان کے پیچھے ایک دیوار۔

فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَایُبْصِرُوْنَ ..... چوتھا حجاب

انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَاباً مَّسْتُوْراً۔

Marfat.com

پانچواں حجاب:

اور جب تو نے قرآن پڑھا تو ہم نے تیرے اور ان لوگوں کے درمیان ایک پوشیدہ حجاب کر دیا جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شہید کر نہیں سکتا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہیدوں کو شہادت کیسے ملی اور شہداء کو یہ نعمت کیسے دستیاب ہوئی دراصل شہادت حسنین کریمین اس شبہ کا حل اور اس سوال کا جواب ہے شہادت کے لئے خلوص نیت کا ہونا ضروری مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے کہ ایک دشمن دکھائی دیا جس کے آگے اس کا گدھا تھ اور اس پر اس کا سامان تھا نبی کریم نے فرمایا کون اس سے لڑے گا ایک آدمی نے کہا میں وہ چلا اور عرض کی اگر میں نے اسے قتل کر دیا تو گدھا اور اس پر جو سامان ہے وہ میرا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں تیرا ہوگا وہ گیا اور اس نے لڑائی کی لڑتے ہوئے قتل ہو گیا لوگوں نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس کو شہادت کی نعمت سے سرفراز کیا فرمایا نہیں وہ گدھے اور سامان کے لئے لڑا ہے یعنی شہادت کی نیت نہ دی اس لئے شہید نہیں ہوا۔

(سنن سعید بن منصور ۲/۱۴۲)

معلوم ہوا کہ شہادت کے لئے خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے اور یہ خلوص نیت ہمارے نبی کریم میں موجود تھا چنانچہ بخاری شریف میں حدیث ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ

قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری یہ تمنا ہے کہ میں

Marfat.com

اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

جس آدمی کے دل میں خدا کی راہ میں شہید ہونے کی تمنا نہ ہو وہ اگر میدان کارزار میں کافروں کے ہاتھ سے مارا بھی جائے تو خدا کے نزدیک وہ شہید نہیں اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ شہید ہو گا اور جس کے دل میں کلمۃ اللہ کو بلند کرتے ہوئے خدا کی راہ میں شہید اور مقتول ہونے کی محبت اور خواہش ہے وہ اللہ کے نزدیک شہید ہے اگرچہ وہ بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے کیونکہ حدیث میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور عملوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔ شہادت کی دو اقسام ہیں۔ شہادت جہری اور شہادت سری

شہادت جہری کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے آلہ جارحہ سے زخمی ہونا۔ جسم کا کوئی حصہ الگ ہونا۔ خون کا بہنا اور راہ خدا میں مقتول ہو کر جاں بحق ہونا۔

شہادت جہری کی ظاہری صورت بھی ہمارے نبی کریم میں ثابت ہے اور وہ اس طرح کہ جنگ احد میں جسم مبارک زخمی ہوا اور جسم اقدس سے خون بھی جاری ہوا اور جسم مبارک کا ایک نورانی جزو بھی علیحدہ ہوا لیکن ایسا جزو کہ جس کے الگ ہونے سے ذات مقدسہ میں کوئی عیب نہیں آیا ظاہر ہے اگر ناک کان آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ کٹ جائے تو جسم میں عیب آجاتا ہے حضور کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کا معنی ہے بہت تعریف کیا ہوا یعنی بے عیب کیونکہ عیب کی مذمت کی جاتی ہے اس لئے مشیت ایزدی کا تقاضا یہ ہوا کہ آپ کے جسم کا ایسا جزو الگ ہو جس

Marfat.com

سے کوئی عیب پیدا نہ ہو چنانچہ جنگ احد میں آپ کے دانت کا ایک کنارہ الگ ہوا جس کی کی وجہ سے آپ کی نوری شعاعیں اور بھی تیز ہو گئیں جیسے سچے موتی کا ایک کنارہ گر جائے تو اس جگہ کی چمک اور زیادہ ہو جاتی ہے اسی طرح نبی کریم کے دندان مبارک جس کی چمک سے ظلمت سب میں اجالا ہو جاتا تھا ایک کنارہ گر جانے سے بجائے عیب دار ہونے کے اور زیادہ چمکدار ہو گیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ دندان مبارک جڑ سے اکھڑ گیا یہ غلط ہے صحیح یہ ہے دندان مبارک جڑ سے نہیں ٹوٹا علاوہ ازیں دانت کا جڑ سے الگ ہونا حسن وخوبی کے خلاف تھا اس لئے محمدیت کا تقاضا یہ تھا کہ صرف کنارا گر جائے اور دندان مبارک اپنی جگہ بدستور قائم رہے۔

غرضیکہ شہادت جہری کے چار اجزاء میں تین پائے گئے جسم کا زخمی ہونا جسم سے خون نکلنا جزو لطیف بدن سے جدا ہونا اب اگر چوتھا جزو جسم سے روح کا پرواز کرنا بھی پایا جاتا تو خدا کا وعدہ جھوٹا ہو جاتا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ تیرا اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا اور وعدہ الٰہی کا غلط ہونا محال ہے لہٰذا اللہ نے اپنے حبیب کو چوتھے جزو سے بچا لیا اور چار میں سے تین جزو آپ کو عطا فرما دیئے بنا بریں اگر یوں کہہ دیا جائے لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلْ اکثر اجزاء کے لئے کل اجزا کا حکم ہے لہٰذا حکماً حضور کی ذات میں تمام اجزاء پائے گئے ان اجزاء کا پایا جانا شہادت جہری کی صورت کا پایا جانا قرار پایا۔

شہادت سری یہ ہے کہ دشمن زہر کھلا دے پانی میں ڈوب کر آگ میں جل کر یا عمارت کے نیچے دب کر موت واقع ہو جائے مقتول فی سبیل اللہ ہونے کی محبت وخواہش شہادت جہری اور شہادت سری دونوں کو شامل ہے اسلئے شہادت کی دونوں قسموں کا وجود نبی کریم کی ذات میں ثابت ہے۔

Marfat.com

شہادت سری کی ظاہر صورت:

شہادت سری کی ظاہری صورت یہ ہے کہ نبی کریم خیبر کے مقام پر تشریف لے گئے وہاں زینب نامی ایک یہودی عورت نے بکری کا گوشت پکا کر اس میں مہلک زہر ملا دیا اور حضور کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کی میں نے منت مانی تھی کہ جب آپ ہمارے علاقے میں تشریف لائیں گے تو میں بکری کے گوشت سے آپ کی ضیافت کروں گی لہٰذا یہ بکری کا گوشت حاضر ہے تناول فرمائیں آپ نے ایک لقمہ لیا تو بکری کے شانے سے آواز آئی یارسول اللہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے آپ تناول نہ فرمائیں حضور نے پھر اس سے نہ کھایا ایک صحابی زہر آلود شانہ کھانے کی وجہ سے اسی وقت شہید ہو گئے اس میں شک نہیں کہ آپ نے زہر آلود لقمہ کھایا اور اس کا اثر جسم میں آیا بلکہ اس کا اثر ہمیشہ باقی رہا لیکن اسکے کھانے سے وفات نہیں ہوئی اس لئے کہ خدا نے آپ سے وعدہ کیا ہے

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اور تیرا اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گ۔

لہٰذا حضور زندہ وسلامت رہے لیکن اس زہر آلود لقمہ سے اللہ کی حکمت پوری ہو گئی کہ آپ میں شہادت سری کی ظاہری صورت پیدا ہو گئی۔

اعتراض:

خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کو علم مَاکَانَ وَمَایَکُوْنَ عطا فرمایا ہے لہٰذا آپ کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اس بکری کے گوشت میں زہر ملا ہوا ہے لیکن زہر کا علم نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خدا نے آپ کو علم غیب عطا نہیں فرمایا اور اگر علم کے باوجود کھایا ہے تو یہ خودکشی کے مترادف ہے اور خودکشی حرام ہے اور نبی کا دامن حرام سے پاک ہوتا ہے۔

Marfat.com

الجواب:

حضور کو اس بات کا علم تھا کہ اس بکری کے گوشت میں زہر ملا ہوا ہے لیکن اس علم کی طرف توجہ نہ تھی اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ علم ہوتا ہے لیکن اس علم کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اس کی ایک مثال قرآن سے اور ایک مثال حدیث سے دی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کی مثال:

جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام دونوں جنت میں تھے تو خدا نے ان دونوں پر ایک پابندی لگا دی اور وہ یہ کہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

اس آیت کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام کو علم تھا کہ اس درخت کے قریب نہیں جانا لیکن اس کے باوجود اس درخت کے قریب گئے اور اس کا پھل آپ نے توڑ کر کھایا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا نے آپکی توجہ علم سے ہٹا کر اپنے حسن و جمال کی طرف مبذول کر لی تا کہ اس شجر ممنوعہ کا پھل توڑ کر کھالیں اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ہمیشہ جنت میں رہتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں اور جنت میں ہمیشگی سے خدا کا وعدہ جھوٹا ہو جاتا اور خدا کا وعدہ جھوٹا ہونا محال ہے لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام کی توجہ علم سے ہٹالی گی تا کہ اس درَت کا پھل کھا کر جنت سے نکل کر زمین پر آجائیں تا کہ خدا کا وعدہ سچا

Marfat.com

ہو جائے۔

حدیث کی مثال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو سفر کیا جب رات کے آخری حصے میں آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ آرام کے لئے اترے اور بلال سے فرمایا تم ہماری حفاظت کرو جب صبح ہو جائے تو جگا دینا بلال نوافل پڑھنے میں مصروف ہوئے اور جتنی نماز ممکن تھی پڑھی اور رسول خدا اور اصحاب سو گئے جب فجر کا وقت قریب آ گیا تو بلال نے اپنی سواری کا سہارا لیا اور مشرق کی جانب منہ کر لیا تا کہ روشنی نمودار ہو جائے تو حضور کو جگا دیں لیکن بلال کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ اونٹ سے کمر لگائے سو گئے پس نہ تو بلال کی آنکھ کھلی اور نہ حضور اور صحابہ میں کسی کی آنکھ کھلی یہاں تک کہ دھوپ کی حرارت پہنچی اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی آپ نے گھبرا کر فرمایا اے بلال کیا ہو گیا عرض کی یا رسول اللہ نیند غالب آ گئی آپ نے فرمایا یہاں سے جلدی نکل چلو چنانچہ وہاں سے اونٹوں کو تھوڑی دور آگے لے گئے پھر وضو کیا بلال نے اذان کہی پھر حضور نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا چکے تو فرمایا جو شخص بھول جائے نماز کو اس کو چاہئے جب یاد آ جائے تو اس وقت پڑھ لے کیونکہ خدا نے فرمایا واقم الصلوٰۃ لذکری میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

(مشکوٰۃ ۱/۱۴۸)

امام مالک نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز قضا کرنے کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کے سامنے بلال کے سو جانے کی وجہ بیان فرمائی کہ بلال نماز کے اندر مصروف تھا اس وقت شیطان

Marfat.com

اس کے پاس آیا اور انہیں سلا دیا اور پھر ان کو تھپکیاں دیتا رہا جیسے کہ بچے کے سلانے کے لئے تھپکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ گہری نیند سو گئے پھر نبی کریم نے بلال کو بلالیا تا کہ وہ اپنی زبانی اپنا عذر بیان کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وہی کچھ بیان کیا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا تھا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس معجزہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ (موطا امام مالک)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طلوع فجر کا علم تھا اسکی دلیل یہ ہے کہ آپ شیطان کا آنا اس کا بلال کو سلانا تھپکیاں دینا یہ سب ملاحظہ فرما رہے تھے لہٰذا فجر کا وقت آپ پر مخفی نہیں رہ سکتا لیکن اللہ نے آپ کی توجہ ادھر سے ہٹالی اور اپنے حسن و جمال کی طرف مبذول کردی اور اس میں حکمت یہ تھی کہ نماز قضا ہو جائے تو حضور اپنے صحابہ کو تعلیم دیں کہ قضا نماز اس طرح پڑھی جاتی اگر حضور کی نماز قضا نہ ہوتی تو امت کی قضا نمازوں کی کسی کے دامن میں پناہ ملتی۔

پس ثابت ہوا کہ بعض اوقات علم ہوتا ہے لیکن علم کی طرف توجہ نہیں ہوتی حضور کو علم تھا اس بکری کے گوشت میں زہر ملا ہوا ہے لیکن اس طرف سے خدا نے حضور کی توجہ کو ہٹالیا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ زہر آلود لقمہ کھالیں اور آپ کی ذات ہیں شہادت سری کا وصف پیدا ہو جائے اور آپ میں شہادت سری کی ظاہری صورت پائی جائے اگر آپ کی توجہ علم کی طرف رہتی آپ وہ لقمہ نہ کھاتے تو شہادت سری کا وصف نہ پیدا ہوتا اور یہ کمی باقی رہ جاتی اور یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کے کسی وصف میں کوئی کمی رہ جائے۔

Marfat.com

امامین حسنین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے

یحییٰ بن یعمر رحمۃ اللہ علیہ خراسان میں رہتے تھے اور وہاں کے لوگوں سے بیان کرتے تھے کہ حضرات حسنین کریمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں اس واقعہ کو اتنی شہرت ہوئی کہ عراق میں حجاج کو معلوم ہوا تو اس نے خراسان کے گورنر قتیبہ بن مسلم کو لکھا کہ میرے پاس یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے بھیج دو جب وہ آئے تو حجاج نے ان سے کہا اگر تم اپنے دعویٰ کی مضبوط دلیل نہ دو گے تو میں تمہارا سر اُڑا دونگا اس پر یحییٰ نے سورہ انعام ساتویں پارے کی یہ آیت پیش کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ ..... وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ۔

اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو انکی قوم پر عطا فرمائی.....

اور اسکی (ابراہیم) کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کاروں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ۔

اور کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتنی پشتوں بعد پیدا ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کہا ہے اور حضرات حسنین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیدا ہوئے اور آپکی گود میں پلے وہ کیوں نہ حضرت کی اولاد ہونگے اس پر حجاج بولا تم نے ایسی دلیل دی ہے جس سے تمہاری جاں بخشی ہوگئی بخدا میں نے یہ آیت تو پڑھی مگر مطلب نہ سمجھا..... سبحان اللہ کیا عجیب

Marfat.com

وغریب اور نادر استدلال ہے خدا تعالیٰ یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ کی قبر پر نزول رحمت فرمائے آمین۔ (تاریخ ابن خلکان ۲/۲۲۷)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ماں کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں نہ کو باپ کی وجہ سے تو ثابت ہوا کہ نواسہ کو بھی بیٹا کہا جاتا ہے لہٰذا امامین کریمین نواسے ہونے کی وجہ سے حضور کے بیٹے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور انکے آنے کی غرض وغایت آپ سے مناظرہ کرنا تھا صحابہ فرماتے ہیں کہ ایسی شان وشوکت والی جماعت ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی انہوں نے آتے ہی بہت المقدس کی طرف منہ کے اپنی نماز شروع کردی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھ لینے دو جب وہ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ایمان لے آؤ وہ کہنے لگے ہم تو آپ سے پہلے ایمان لا چکے ہیں آپ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو تمہیں ایمان لانے سے چند باتیں روکتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کو بیٹا مانتے ہو خنزیر کھاتے ہو وہ بولے وہ تو واقعی خدا کے بیٹے ہیں ورنہ بتاؤ ان کا باپ کون ہے آپ نے فرمایا اگر یہی دلیل ان کے ابن اللہ ہونے کی ہے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں تمہیں بدرجہ اولیٰ یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کیونکہ وہ تو ماں اور باپ کے بغیر پیدا ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو پھر بھی والدہ ہیں باوجود اس کے کہ ان کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا محض ہٹ دھرمی سے جھگڑنے لگے تو آپ نے ان کو دعوت مباہلہ دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَ اَبْنَائَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَائَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

Marfat.com

وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

میرے حبیب ان سے فرما دیجئے کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اپنی جانیں اور تمہاری جانیں مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

انہوں نے تین دن کی مہلت مانگی آپ نے مہلت دے دی وہ تنہائی میں جمع ہوئے اور بنونضیر اور بنوقریظہ کو بھی بلایا جب مشورہ شروع ہوا تو ان دونوں قبیلوں کے یہودیوں نے کہا عیسائیو ان کو تم پہچان چکے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہوجاؤ گے اگر اپنا دین قائم رکھنا ہے تو مباہلہ نہ کرو اور اپنے گھروں کو لوٹ چلو یہ وہی نبی ہیں جنکی خبر تورات میں آئی ہے یہ مشورہ ہونے کے بعد مقررہ وقت پر شاندار لباس پہن کر اپنے بڑے پادریوں کو ساتھ لے کر آئے ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے نکلے کہ بائیں طرف گود میں امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور دائیں طرف آپ کا ہاتھ پکڑے امام حسن ہیں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں آپ کے پیچھے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا پھر آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا مانگی اللھم ھؤلآء اھل بیتی یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں عیسائیوں کے سب سے بڑے پادری نے جب یہ حسین بے نظیر منظر دیکھا تو پکارا اے عیسائیو!

اِنِّیْ لَاَرٰی وُجُوْهًا لَوْسَاَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُّزِيْلَ جَبَلًا مِنْ مَّكَانِهٖ لَاَزَالَهٗ بِهَا فَلَاتُبَاهِلُوْا فَتَهْلِكُوْا وَلَا يَبْقَ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ نَصْرَانِيٌّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹانے کے لئے کہیں تو اللہ انکی دعا سے پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دیگا ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ

Marfat.com

ہلاک ہوجاؤ گے اور روئے زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔

آخر کار انہوں نے کہا ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے جزیہ دینے پر صلح کرتے ہیں ہر سال آپ کو دو ہزار جوڑے ۳۳ اونٹ اور ۳۴ گھوڑے دیا کریں گے حضور نے قبول فرما لیا اور فرمایا قسم ہے رب کی نجران والوں پر عذاب قریب آ گیا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندر اور خنزیر بن جاتے اور ان کا جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران کے پرندے درندے نیست ونابود ہو جاتے بلکہ ایک سال کے اندر روئے زمین کے عیسائی ہلاک ہوجاتے۔

(۲/۴۶۴ تفسیر کبیر)(۲۴۲/۱ تفسیر خارن)

شیعہ اعتراض کرتے ہیں کہ مباہلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب ثلاثہ کو ساتھ نہیں لیا معلوم ہوا کہ یہ تینوں صدیق اکبر فاروق اعظم اور عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مخلص مومن نہ تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات مومن نہ تھے تو انکی گواہی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیسے ہوگیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میرے جانب سے جاکر ابوبکر عمر عثمان عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص طلحہ زبیر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور چند انصار کو بلالاؤ حضرت انس ان تمام حضرات کو بلالائے جب یہ سب حضرات حاضر خدمت ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کسی کام سے گھر سے باہر تشریف لے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا اور اسی دوران آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ کردوں پس تم لوگ اس چیز کے گواہ ہوجاؤ کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ کردیا اور مہر

Marfat.com

چار سو مثقال چاندی مقرر ہوا پھر کھجوروں کا تھال منگا کر سب کے سامنے رکھ دیا فرمایا اس کو لوٹ لو اور آپس میں جھپٹ کر کھا لو ہم جھپٹ چھین کر کھانے لگے اسی اثنا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کے ساتھ چار سو مثقال چاندی کے عوض تیرا نکاح کر دوں اگر تم اس چیز پر راضی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں راضی ہوں اور مجھے منظور ہے۔ (۲/۲۴۱ الریاض النضرۃ)

اگر یہ حضرات مومن نہ تھے تو انکی گواہی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح کیسے درست ہوگیا چونکہ مومن کے نکاح کے گواہ بھی مومن ہوا کرتے ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ متذکرہ تمام صحابہ مومن تھے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آیت مباہلہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضرات حسنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے کیونکہ آپ نے وعدہ فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو مباہلہ کے لئے بلائیں گے پھر آپ نے حسنین کو بلایا سو واجب ہوا کہ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہوں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کی متذکرہ دو آیات سے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہونا ثابت ہوگیا اب ذرا احادیث کی طرف آیئے تو متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ حسنین کریمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

امامین کریمین رضی اللہ عنہم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں

حدیث نمبر ۱:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ایک ضرورت سے

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں آپ سے اپنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا حضور یہ آپ کیا چیز لئے ہوئے ہیں آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسن اور حسین تھے جن کو آپ نے دونوں پہلوؤں پر اٹھا رکھا تھا آپ نے فرمایا۔

هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ (۳/۲۷۵ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۲:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے اچانک امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم آ گئے جو اس وقت سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے اور گر پڑتے یہ دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھایا اور پھر دونوں کو سامنے بٹھا دیا اور فرمایا خدا تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ تمہارے مال اور اولاد آزمائش کی چیزیں ہیں میں نے دونوں بچوں کو دیکھا ہے کہ چلتے ہیں اور گر پڑتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور دونوں کو اٹھا لیا۔
(۳/۲۷۶ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا

Marfat.com

حسن اور حسین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے۔

اُدْعِیْ لِیْ اِبْنَیَّ فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا اِلَیْهِ۔

میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے۔ (۳/۲۷۶ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۴:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا۔

اَیْنَ ابْنَایَ یعنی حَسَناً وَحُسَیْناً میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین کہاں ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آج ہم نے صبح اس حال میں کی کہ ہمارے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا حضرت علیؓ نے کہا میں ان دونوں کو لے جاتا ہوں مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ دونوں رو کر تمہیں تنگ نہ کریں اور تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں وہ فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لے گئے دیکھا کہ دونوں درخت خرما کی جڑ میں جمع شدہ پانی سے کھیل رہے ہیں اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا اے علی دھوپ زیادہ ہونے سے پہلے میرے بیٹوں کو گھر لے چلو انہوں نے عرض کی آج ہم نے صبح اس حال میں کی ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف رکھیں میں فاطمہ کے لئے کچھ کھجوریں اکٹھی کرلوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کچھ کھجوریں فراہم کرلیں ان کو ایک کپڑے میں باندھ لیا پھر ایک بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لیا اور دوسرے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور گھر واپس آ گئے۔ (۴/۲۱۰ الترغیب والترہیب)

Marfat.com

حدیث نمبر۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مرض میں انکی وفات ہوئی اس میں مروان آپ کے پاس آیا مروان نے کہا کیا وجہ ہے تم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے بڑی محبت کرتے ہو آپ نے جواب دیا کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے رونے کی آواز سنی اور وہ دونوں اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور حصرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ماشان ابنی میرے دونوں بیٹوں کا کیا حال ہے انہوں نے کہا ان کو پیاس لگی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ دیکھا اس میں پانی نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے پاس پانی ہے لیکن کہیں سے بھی پانی دستیاب نہ ہوا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ان دونوں میں سے ایک بچہ مجھے دے دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردے میں سے ایک بچہ آپ کو دے دیا اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بازوں کی سفیدی دیکھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو سینے سے لگا کر اپنی زبان ان کے منہ میں ڈالدی زبان چوسنے پر بچے کو سکون، آ گیا اور رونا بند کر دیا دوسرا بچہ رو رہا تھا آپ نے فرمایا یہ بچہ بھی مجھے دے دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دے دیا اس نے بھی آپکی زبان چوسی اور رونا موقوف کر دیا۔

(۳/۵۰ طبرانی کبیر)

حدیث نمبر۶:

حضرت براٗ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے تھے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ آئیں اور عرض کی یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین گم ہوگئے ہیں اور اس وقت دن کافی چڑھ چکا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا اِبْنَیَّ اٹھو میرے دونوں بیٹوں کو تلاش کرو ہر شخص تلاش کے لئے نکلا اور میں نبی کریم کے ساتھ ہولیا یہاں تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کے قریب آئے دیکھا کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک سانپ اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ نکل رہی ہے اس کے قریب آپ آئے اس نے کچھ کلام کیا پھر وہ ایک سوراخ میں داخل ہوگیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو کندھوں پر بٹھالیا میں نے کہا اے شہزادو تمہاری سواری کتنی اچھی ہے فرمایا سوار بھی تو اچھے ہیں اور انکا باپ ان دونوں سے اچھا ہے۔ (۲/۳۴۳ کشف الغمہ)

حدیث نمبر ۷:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِبْنَایَ امام حسن اور امام حسین دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا اس نے خدا کو محبوب رکھا اور جس نے اللہ کو محبوب رکھا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے ان دونون سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا اللہ اسے جہنم میں داخل کریگا۔ (۳/۱۶۶ المستدرک)

Marfat.com

امام حسن رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں:

حدیث نمبر ۸:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے اور آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرماتے اور فرماتے جاتے:

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

میرا یہ بیٹا سید ھے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرادے گا۔ (۲۷۱/۳ مشکوٰۃ)

امام حسین رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں:

حدیث نمبر ۹:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز آپ نیند سے بیدار ہوئے اور کہنے لگے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ خدا کی قسم حسین قتل کردئے گئے لوگوں نے تعجب کرتے ہوئے پوچھا کیسے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ کے ہاتھ میں خون سے بھری ایک شیشی ہے آپ فرمارہے ہیں اے ابن عباس کیا تجھے معلوم نہیں کہ میری امت نے میرے بعد کیا کام کیا ہے میرے بیٹے حسین کو قتل کردیا ہے یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لیجارہا ہوں۔ اس خواب کے چوبیس روز بعد خبر آئی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کردئے گئے۔ (باب منامات احیاء العلوم)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج بہت برا خراب دیکھا ہے آپ نے پوچھا وہ کیا انہوں نے کہا وہ بہت سخت ناگوار ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسدا اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آ گیا ہے آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں رکھا جائیگا چنانچہ حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا پھر میں ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور حسین کو آپکی گود میں دیدیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کی اے خدا کے رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے۔

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا انہوں خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کردیگی میں نے عرض کیا اس بیٹے کو آپ نے فرمایا ہاں اور میرے پاس وہاں کی سرخ مٹی لائے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ (۳/۲۷۹ مشکوٰۃ)

اب سنئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پانچ مرتبہ دی گئی۔

پہلی مرتبہ:

جیسے کہ حدیث نمبر ۱۰ میں بیان ہوا ہے کہ ولادت کے وقت آپکی

Marfat.com

شہادت کی خبر حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔

دوسری مرتبہ:

جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر چار ماہ کی ہوئی تو اس وقت بھی آپ کی شہادت کی خبر دی گئی چنانچہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس ہوئے تو آپ کا گزر ایک ریگستان سے ہوا آپ نے وہاں کے رہنے والوں سے اسکا نام پوچھا انہوں نے کہا اس کا نام کربلا ہے یہ سنتے ہی شیر خدا کی آنکھوں میں آنسو آگئے احباب نے رونے کی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا ایک پرانی یاد آگئی ہے ایک دفعہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی مجھے ابھی ابھی جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میرے وصال کے بعد میرے حسین کو بھوکا اور پیاسا میدان کربلا میں شہید کردیا جائیگا آج جب میں نے اس خونی زمین کو دیکھا تو بے ساختہ رونے لگا۔

(۲/۳۰۰ تہذیب التہذیب) (۱۹۳-الصواعق محرقہ)

تیسری مرتبہ:

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے زندگی کے تین سال گزار لئے تو اس وقت بھی آپکی شہادت کی خبر دی گئی چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارش کے فرشتے نے خدا سے اجازت لی میری زیارت کے لئے اور اس دن حضرت ام سلمہ کی باری کا دن تھا حضور نے فرمایا ام سلمہ دروازے پر بیٹھ جاؤ کوئی اندر نہ آئے وہ بیٹھ گئیں اتنے میں حسین آئے اور وہ اندر آگئے اور حضور اس کو چومنے لگے فرشتے نے پوچھا آپ اس سے محبت کرتے ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا: اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ

Marfat.com

اَلَّذِیْ یُقْتَلُ بِہٖ۔

بے شک آپکی امت اس کو شہید کردیگی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھادوں جہاں یہ قتل ہونگے اس نے وہ جگہ دکھا دی اور وہاں کی مٹی بھی لادی۔ (۱۹۲ صواعق محرقہ)

چوتھی مرتبہ:

جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چوتھے سال میں قدم رکھا تو اس وقت بھی آپکی شہادت کی خبر دی گئی چنانچہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے آپ کے واسطے کھانا تیار کیا ام ایمن نے ہمیں تھوڑا سا دودھ بھیجا تھا، وہ بھی حاضر کیا آپ نے کھانا کھا کر دودھ پیا میں نے آپ کے ہاتھ مبارک دھلوائے آپ نے چہرے پر ہاتھ پھیرے اور دعا کی اور سجدے میں چلے گئے اور رونا شروع کردیا ہم لوگ ہیبت سے کچھ دریافت نہ کر سکے اتنے میں حسین آپکی پشت پر گر کر رونے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا رونا دیکھ کر اپنا رونا بھول گئے اور انکی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے اے حسین میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تم کیوں رورہے ہو انہوں نے کہا آپ رورہے ہیں اس لئے میں بھی رونے لگا فرمایا میں اس لئے رویا کہ جبریل نے مجھے خبر دی کہ میری امت تمہیں غربت اور کربت میں شہید کردیگی یہ خبر سن کر میں نے دعا مانگی کہ دنیا میں یہ مصیبت ان پر ہونی ہے تو ہوجائے مگر آخرت بہتر ہو۔

(۱۵۸ جذب القلوب)

پانچویں مرتبہ:

جب آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو ایک دن عید کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حسن اور حسین عید کے لئے نئے جوڑوں کا مطالبہ کر رہے ہیں اتنے میں جبریل آئے اور امامین کے لئے دو سفید جوڑے سلے ہوئے لائے لیکن شہزادوں نے کہا ہمیں رنگین کپڑے چاہئیں جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے میں پانی منگوایئے جب پانی آیا آپ نے امام حسن سے پوچھا کون سا رنگ چاہئے کہا سبز جبریل نے پانی ڈالا تو جوڑا سبز ہو گیا وہ امام حسن کو دے دیا پھر دوسرا جوڑا لیا اس پر پانی ڈالا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرضی کے مطابق سرخ ہو گیا وہ امام حسین کو دے دیا دنوں شہزادے خوش ہو گئے پھر نبی کریم نے دیکھا کہ جبریل رو رہے ہیں آپ نے وجہ دریافت کی عرض کی ان دونوں کے پسندیدہ رنگوں سے مجھے ان کا انجام یاد آ گیا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا جائے گا اور شہادت پا جائیں گے اور ان کی رنگت سبز ہو جائے گی۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے خشک حلق پر خنجر پھیرا جائے گا اور وہ خون سے رنگین ہو جائیں گے۔

(عناصر الشہادتین ۱۱۹)

شہادت محمدی کا ظہور تام:

شہادت محمدی کا ظہور تام مندرجہ ذیل تین اوصاف کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

(ا) مظہر اتم شہادت ایسا شخص ہونا چاہئے جو جسمانیت میں رسول خدا کے ساتھ کمال قرب رکھتا ہو کیونکہ شہادت کا تعلق جسم سے ہے اور وہ حسنین حضرات ہیں جو نبی کریم کے بیٹے ہیں جیسے کہ گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرد ہیں لہٰذا جو حضرات آپ کی شہادت کا مظہر اتم ہیں وہ بھی مرد ہونے چاہئیں اور وہ دونوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

Marfat.com

امام حسن رضی اللہ عنہ شہادت سری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہیں کیونکہ آپ کی وفات زہر سے واقع ہوئی ہے چنانچہ امام عبدالرزاق نے لکھا ہے کہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جس مرض میں وفات پائی اس میں آپ بار بار جائے ضرورت میں جاتے تھے ایک مرتبہ آپ کو وہاں کافی دیر لگی پھر آپ نے واپس آ کر فرمایا میں نے اس وقت اپنے جگر کے ٹکڑوں کو باہر نکلتے دیکھا ہے اور بلاشبہ میں کئی مرتبہ زہر دیا گیا ہوں مگر اس جیسا سخت زہر پہلے ہرگز نہیں دیا گیا۔ (مصنف عبدالرزاق ۱۱/۴۵۲)

امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر دیا:

اس کے لئے تحقیق انیق پیش کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر۱: قتادہ بن دعامۃ سدوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

سمت ابنة الا شعث بن قیس الحسن بن علی وکانت تحته ورشیت عن ذالك مالا۔ اشث بن قیس کی بیٹی (جعدہ) نے حسن بن علی کو زہر دیا اور وہ آپ کی زوجہ تھی اور اس کو زہر دینے پر مال کی رشوت دی گئی۔

(المستدرک ۳/۱۷۶)

نمبر۲: امام حافظ ابن عبدالبر نے حضرت قتادہ وابوبکر بن حفص سے روایت کی ہے فرماتے ہیں۔سم الحسن بن علی سمته امرأته بنت الا شعث بن قیس۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو انکی بیوی (جندہ) بنت اشعث بن قیس نے زہر دیا۔

(الاستیعاب ۱/۳۷۵)

نمبر۳: امام المحدثین حافظ ابن حجر عسقلانی نے ام موسیٰ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ان جعدة بنت الا شعث بن قیس سقت الحسن السم۔

Marfat.com

بیشک جعدہ بنت اشعث بن قیس نے حضرت حسن کو زہر پلایا تھا

اس سے آپ کو سخت تکلیف ہوئی آپ کے نیچے ایک طشت رکھا جاتا اور دوسرا اٹھالیا جاتا اسی طرح چالیس روز تک ہوا۔ (تہذیب التہذیب ۳۰۰)

نمبر۴: علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں۔

وفی ھٰذہ السنة توفی الحسن بن علی سمته زوجته جندہ بنت الا شعث بن قیس۔

اور اسی سال ۴۹ھ میں حضرت حسن بن علی نے وفات پائی ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے ان کو زہر دیا۔ (اسد الغابہ ۲/۱۱۵)

نمبر۵: علامہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ:

امام حسن رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس کو یزید نے پیغام بھیجا تھا کہ اگر تو حسن کو زہر دے کر ہلاک کر دے تو میں تجھے ایک لاکھ درہم دوں گا اور تجھ سے نکاح بھی کرلوں گا تو اس نے آپ کو زہر دے دیا چنانچہ آپ چالیس روز بیمار رہے جب آپ کی وفات ہوئی تو اس نے یزید کو ایفائے عہد کے لئے کہا یزید نے اس سے کہا بے شک ہم نے تمہیں حسن کے لئے پسند نہیں کیا تو اپنے لئے کیسے پسند کریں اور حضرت حسن زہر سے شہید ہوئے۔ (الصواعق المحرقہ ۱۳۸)

نمبر۶: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

توفی الحسن رضی اللہ عنہ بالمدینة مسموما سمته زوجته جعدہ بنت اشعث۔

امام حسن کی وفات مدینہ میں ہوئی آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر دیا۔ (تاریخ الخلفاء ۱۴۷)

Marfat.com

نمبر۷: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ کے درمیان صلح ہونے کے بعد امام حسن کوفہ سے مدینہ آ گئے اور وہاں دس سال مقیم رہے پھر آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر پلا دیا۔ (نورالابصار ۱۳۶)

نمبر۸: مشہور یہی ہے کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے یزید بن معاویہ کے کہنے سے آپ کو زہر دیا۔ از مولانا جامی (شواہد النبوت ۳۰۳)

نمبر۹: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

وسبب موته ان زوجته جندہ بنت الا شعث سمته باغوائے یزید بن معاویه ۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے یزید کے بہکانے سے ان کو زہر دے دیا۔

(سر الشہادتین ۱۰، ابن عساکر ۲۲۹/۴)

نمبر۱۰: علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے۔

ان جندہ بنت الاشعث سقت الحسن السم۔

جعدہ بنت اشعث نے حضرت حسن کو زہر پلایا۔ (البدایہ والنہایہ ۴۳/۸)

نمبر۱۱: علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے کہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ ان کی بیوی جعدہ بنت الاشعث بن قیس نے ان کو زہر پلایا تھا وہ اس زہر کے اثر سے چالیسن روز بیمار رہے اور پھر فوت ہو گئے۔ (شرح صحیح مسلم ۹۸۲/۶)

نمبر۱۲: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر محترم مولانا حسن رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

اس خبیث (یزید) کا پہلا حملہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پر چلا جعدہ زوجہ امام عالی

Marfat.com

مقام کو بہکایا کہ اگر تو زہر دے کر امام کا کام تمام کر دے گی تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گا وہ شقیہ بادشاہ کی بیگم بننے کے لالچ میں شاہان جنت کا ساتھ چھوڑ کر سلطنت عقبیٰ سے منہ موڑ کر جہنم کی راہ پر ہولی کئی بار زہر دیا کچھ اثر نہ ہوا پھر تو جی کھول کر جہنم کے انگارے اپنے پیٹ میں بھرے اور امام جنت کو سخت زہر دیا یہاں تک کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے کو اعضائے باطنی پارہ پارہ ہوکر نکلنے لگے۔ (آئینہ قیامت ٦)

حضرت العلام مولانا احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا حسن رضا کی کتاب ''آئینہ قیامت'' کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب ''آئینہ قیامت'' میں صحیح روایات ہیں۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ۲/۱۲۲)

نمبر۱۳: اور مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا نے لکھا ہے کہ آئینہ قیامت حضرت عمی جناب استاذمن مولانا حسن رضا خاں صاحب حسن رحمۃ اللہ علیہ میں بھی یہی لکھا ہے (زہر جعدہ بنت اشعث نے دیا) یہ کتاب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی دیکھی اور مجالس میں کتنی ہی بار سنی ہوئی ہے۔ (الفتاوی المصطفویہ ۴۶۳)

معلوم ہوا کہ آئینہ قیامت میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے لہٰذا اعلیٰ حضرت کی رائے بھی یہی ہے کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو زہر دیا ہے نیز اعلیٰ حضرت کی عادت یہ تھی کہ ان کے سامنے اگر کوئی غلط بات کرتا تو آپ فوراً روک دیتے جب آئینہ قیامت آپ نے کئی مرتبہ سنی تو یقیناً یہ عبارت بھی آپ نے کئی بار سنی ہوگی کہ جعدہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا اگر یہ روایت غلط ہوتی آپ فوراً روک دیتے بلکہ اس عبادت کو کتاب سے نکالنے کا حکم دیتے لیکن ایسا نہیں ہوا جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک یہ بات امر مسلمہ ہے

Marfat.com

کہ جعدہ بنت اشعث ہی نے امام عالی مقام امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا ہے جس سے آپ کی وفات ہوئی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر مولانا محمد مصطفےٰ رضا مفتی اعظم ہند نے لکھا ہے۔

کان سبب موته ان زوجته جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی دس الیها یزید ان تسمه ویتزوجها وبزل مائة الف درهم ففعلت فمرض اربعین یوما۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ ان کی بیوی جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی نے یزید کے ورغلانے سے ان کو زہر دیا اس بنا پر کہ اس نے اس کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرلے گا اور ایک لاکھ درہم دے گا۔

اس کے بعد لکھا ہے کہ توفی الحسن رضی الله تعالیٰ عنه بالمدینة مسموما سمة زوجة جعدہ بنت الاشعث

امام حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں وفات پائی انکی بیوی جعدہ بنت الاشعث نے ان کو زہر دیا اور آگے لکھا سبب موته ان زوجة جعدہ بنت الاشعث سمته باغوائے یزیدین معاویه ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ انکی بیوی جعدہ بنت الاشعث نے یزید کے بہکانے سے ان کو زہر دیا (۴۶۲ الفتاوی المصطفویہ)

رہا امام حسین رضی اللہ عنہ کا امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کرنا اور انکا قاتل کا نام نہ بتانا تو اس کے متعلق مفتی اعظم فرماتے ہیں کہ:

امام حسین رضی اللہ عنہ کا سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے استفسار کہ کس نے آپ کو زہر دیا اس کے کچھ منافی نہیں شہرت اور استفاضہ کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے اسی وقت شہرت ہوجانا ضروری نہیں خصوصاً ایسا معاملہ جس کے اخفا کی شدید

Marfat.com

کوشش کی جائے ہوسکتا ہے کہ امام حسین کو اسکی اطلاع نہ ہو پھر ہوئی ہو یا یہ کہ حضرت کو اطلاع ہوگئی ہو مگر مزید اطمینان کے لئے دریافت فرماتے ہوں یا یہ کہ یہ استفسار محض دریافت منشا کے لئے ہو کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا اس میں کیا منشا ہے معاملہ سخت نازک تھا۔ (۴۶۰ الفتاوی المصفویہ)

حضرت صدر الافاضل کی عبارت کے بارے میں مفتی اعظم فرماتے ہیں۔

سوانح کربلا میں جو یہ لکھا ہے کہ یہ روایت غیر معتبر ہے اپنا عندیہ لکھا ہے اور یہ لکھا کہ اسکی بنا پر امام کے قتل کا الزام جعدہ کے سر نہیں لگا سکتے یہ بھی اپنا عندیہ ہے۔ (۴۶۲ الفتاوی المطفویہ)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی کتاب سوانح کربلا میں لکھا ہے وہ انکا اپنا نظریہ ہے تحقیق نہیں تحقیق کے لئے ادلہ اربعہ کو بنیاد بنایا جاتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن وحدیث اور علمائے متقدمین کی آراء بیان کی جاتیں لیکن ایسا نہیں کیا گیا کوئی ذی عقل عالم دین سوانح کربلا کی عبارت کو تحقیق کا نام نہیں دے سکتا۔

اب تک احقر العباد محمد صدیق ملتانی نے جو کچھ لکھا ہے وہ حدیث کی کتاب المستدرک کے حوالے کے علاوہ جید علمائے کرام کی تحقیق انیق پیش کی ہے علامہ ابن حجر عسقلانی علامہ ابن عبدالبر علامہ ابن الاثیر علامہ ابن حجر مکی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی امام جلال دین سیوطی علامہ عبدالرحمٰن جامی مولانا حسن رضا اور مفتی اعظم ہند یہ وہ علماء ہیں کہ انکا علمی پایہ مولانا صدر الافاضل سے کہیں زیادہ ہے امام سیوطی کو ستر سے زیادہ مرتبہ جاگتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے دو لاکھ احادیث کے حافظ ہیں نیز اعلیٰحضرت کا بھی یہی مسلک ہے اب اتنے مشاہیر علمائے کے مقابلے میں صرف ایک عالم کے ذاتی نظریے کو کیسے ترجیح دی

Marfat.com

جائے وہ نام نہاد رضوی جو صدر الافاضل کے ہمنوا ہیں ان کو اپنی ذاتی علمی استعداد پر بھی غور کرنا چاہئے کہ وہ علم سے اتنے ہی دور ہیں جتنا زمین سے آسمان دور ہے کیا یہ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا اور مفتی اعظم کی تحقیق کا انکار کر کے رضوی کہلا سکتے یا تو رضوی کہلانا چھوڑ دیں یا پھر رضویت کے گھر کی بات مان لیں اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ امام حسن کو زہرا سکی بیوی جعدہ نے دیا ہے وہ اہلبیت کا گستاخ (یہ ایک جاہل پیر کے جاہل مریدوں کا قول ہے) وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جنکی عبارات پیش ہوئی ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ سب اہلبیت کے گستاخ ہیں کیا اعلیٰ حضرت مولانا حسن مفتی اعظم ہند حضرات گستاخ اہلبیت تھے ہرگز نہیں یہ نفوس قدسیہ تو رسول خدا اور اہلبیت کی محبت کا پیکر تھے ان کا مسلک برحق ہے اور عوام اہلسنت کو انکی تحقیق پر مکمل اعتماد کرنا چاہئے لیکن یتیم الفہم پیر اور اجہل الجہلاء مریدوں کو کون سمجھائے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت جہری کا مظہر اتم ہیں کہ میدان کربلا میں آپ یزیدیوں کے سامنے کوہ گراں بن کر ڈٹ گئے بہادری اور شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے سورماؤں کے چھکے چھڑا دئے بہت سے لوگوں کو واصل جہنم کرنے کے بعد دشمنوں کے نرغے میں آ گئے۔ اب چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہونی شروع ہوئی تلواروں اور نیزوں کی بوچھاڑ ہوئی آپ گھوڑے سے نیچے گر پڑے آپ کیا کرے گویا چودھویں رات کا چاند غروب ہوگیا کسی شاعر نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں۔

ڈوبا شفق میں جب مہ تابان مصطفیٰ
یعنی حسین ابن علی جان مصطفیٰ
بادخزاں تھی اور گلستان مصطفیٰ

Marfat.com

جب گر پڑا زمیں پر وہ جانان مصطفیٰ
خو مصطفیٰ نے فرش سے اٹھالیا
اور فاطمہ نے اپنے گلے سے لگالیا

خوں سے بھرا ہوا جو بدن کا لباس تھا
حور وملک کا دیکھ کے جسے دل اداس تھا
پر شاہ کربلا کو نہ مطلق ہراس تھا جب گر پڑے زمیں پہ تو کوئی نہ پاس تھا
خود مصطفیٰ نے فرش زمیں سے اٹھالیا
اور فاطمہ نے اپنے گلے سے لگالیا
آیا جو وقت ظہر تو سجدہ ادا لیا
تن پر جو دیکھے زخم تو شکر خدا کیا
طے آپ نے تمام مقام رضا کیا
دشمن نے جب کہ سر کو بدن سے جدا کیا
خود مصطفیٰ نے فرش زمیں سے اٹھالیا
اور فاطمہ نے اپنے گلے سے لگالیا

۵۵ سال ۴ مہینے اور ۵ دن کی عمر میں آپ کے خشک حلق آبدار خنجر چلا کر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اس پورے بیان کو یوں سمجھ لیں کہ ایک درخت کی دو شاخیں ہیں اور دونوں کو پھل لگے ہوئے ہیں ہر عقل مند یہی کہے گا کہ پھل اگر چہ شاخوں کو لگے ہوئے ہیں مگر یہ شاخوں کے نہیں بلکہ درخت کے پھل ہیں بس یوں سمجھئے کہ شجر محمدی کی دو شاخیں ہیں ایک حضرت حسن اور دوسری حسین امام حسن کی شاخ کو

Marfat.com

شہادت سری کا پھل لگ گیا اور امام حسن کی شاخ کو شہادت جہری کا پھل لگ گیا پھل اگرچہ شاخوں میں لگا ہوا ہے لیکن درحقیقت درخت کا پھل ہے شہادت حسنین بظاہر امام حسن اور امام حسین میں پائی جاتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ شہادت محمدی ہے جس کا ظہور حسنین کریمین میں ہوا۔

مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنِ اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ۔

امام حسن سینے سے لے کر سر تک رسول خدا کے مشابہ ہیں اور امام حسین جسم کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اس حدیث کا ترجمہ یوں فرمایا:

ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جامیوں میں ہے نیما. نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو ام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

خط توام یہ ہے کہ پرانے زمانے میں شاہی خاندان کی عورتیں جب اپنے سے کم حیثیت کے آدمی کی محبت میں گرفتار ہو جاتیں تو اس کے ساتھ پیغام وسلام کا سلسلہ اس طرح جاری کرتیں کہ ایک کاغذ لے کر اس کو درمیان سے دوہرا کر لیتیں اور اس طرح خط لکھتیں کہ ایک لفظ ایک حصے پر اور دوسرا لفظ ایک حصہ پر اپنے محبوب کو. روانہ کر دیتیں جب وہاں سے پیغام آتا کہ تمہارا آدھا خط مجھے مل گیا ہے یہ دوسرا حصہ روانہ کر دیتیں جب وہ دوسرا حصہ پہنچتا تو محبوب دونوں

Marfat.com

حصوں کو ملا کر پڑھتا تو خط کا مضمون مکمل سمجھ میں آجاتا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جس طرح دونوں حصوں کو ملایا جائے تو مکمل خط بن جاتا ہے اسی طرح دونوں شہزادوں امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ کھڑا کیا جائے تو مکمل تصویر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن جاتی ہے جس طرح دونوں شہزادوں کو ملایا جائے تو تصویر مصطفیٰ بن جاتی ہے اسی طرح دونوں شہزادوں کی شہادتوں کو جمع کیا جائے تو شہادت مصطفیٰ بن جاتی ہے۔

اب تک تقریر سے از روئے قرآن و حدیث ثابت ہوا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور اسکی وجوہات یہ ہیں۔

وجہ اول:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِب: خدا نے ہر نبی کی اولاد اسکی صلب میں رکھی ہے اور میرے اولاد علی کی پشت میں رکھی ہے۔

وجہ دوم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام لاولد تھے انکی اولاد بھی خدا نے ان کے بھائی حضرت ہارون کی پشت میں رکھی خدا فرماتا ہے۔ وبقیۃ مما ترک آل موسیٰ و آل ھارون اس میں آل موسیٰ و آل ہارون کے تبرکات تھے۔

وجہ سوم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بمصداق آیہ مباہلہ نفس رسول قرار پائے لہٰذا انکی اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد قرار پائی۔

Marfat.com

وجہ چہارم:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے اسحاق اور اسماعیل حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے آخری حجت لڑکی کی اولاد قرار پائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی لڑکی مریم سے پیدا ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بھی ایسا ہی ہوا کہ آخری حجت کی اولاد قرار پائی اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com